صبح صادق	05:04
طلوع آفتاب	06:20
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:01

آج کی حدیث

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرے کے، البتہ تھوڑی گولائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا، بلکہ دونوں کے درمیان تھا۔) آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز۔ (ترمذی)

مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 233, Sunday- 23 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۳۳ ۞ اتوار، ۲۳ر اگست، ۲۰۲۶، ۹ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین منن کمار مشرا کی کرسی خطرے میں!

شریک چیئرمین نے مانگا استعفیٰ، ۱۵ر روز کا دیا الٹی میٹم، بی سی آئی کے شریک چیئرمین سداشیو ریڈی نے چیئرمین مشرا کے استعفیٰ کے پیچھے ۱۵۰ر کروڑ روپے کا غلط استعمال، خاندان کے افراد کی تقرریاں اور نلسار کے طلبہ کے خلاف غیر قانونی کارروائی جیسی وجوہات بتائی ہیں۔

بی سی آئی کے شریک چیئرمین سداشیو ریڈی نے چیئرمین مشرا کے استعفیٰ کے پیچھے 150 کروڑ روپے کا غلط استعمال، خاندان کے افراد کی تقرریاں اور نلسار کے طلبہ کے خلاف غیر قانونی کارروائی جیسی وجوہات بتائی ہیں۔ بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کے چیئرمین منن کمار مشرا کا نام ان دنوں سرخیوں میں ہے۔ اسی دوران بی سی آئی کے شریک چیئرمین اور سینئر ایڈوکیٹ وائی آر سداشیو ریڈی نے منن کمار مشرا کے استعفیٰ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انہوں نے چیئرمین پر کئی الزامات عائد کیے ہیں۔ ساتھ ہی انہیں 15 روز کا الٹی میٹم بھی دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سداشیو ریڈی نے بی سی آئی کی قیادت سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے منن کمار مشرا سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے مطابق بار کونسل بہتر کا حقدار ہے۔ انہوں نے منن مشرا کی قیادت میں کونسل کے کام کاج کے حوالے سے کئی سنگین الزامات عائد کیے اور سوالات اٹھائے ہیں۔ واضح رہے کہ سداشیو ریڈی نے چیئرمین منن مشرا کے استعفیٰ کے پیچھے 150 کروڑ روپے کا غلط استعمال، خاندان کے افراد کی تقرریاں اور نلسار کے طلبہ کے خلاف غیر قانونی کارروائی جیسی وجوہات بتائی ہیں۔ ریڈی نے چیئرمین منن مشرا کو 6 صفحات پر مشتمل ایک خط لکھ کر ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے مشرا کو لکھا ہے کہ بار کونسل کا معیار برقرار رکھنے کے لیے انہیں استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ استعفیٰ کے لیے انہوں نے منن مشرا کو 15 روز کا وقت بھی دیا ہے۔ بار کونسل کے چیئرمین سداشیو ریڈی نے اپنے خط میں چیئرمین کے خلاف کئی سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ان میں فنڈز کی ہیرا پھیری کا الزام سب سے نمایاں ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ کونسل کے فنڈز سے 150 کروڑ روپے چیئرمین کے زیر کنٹرول ٹرسٹ میں ٹرانسفر کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ان پر یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے اپنے خاندان کے افراد کو کونسل میں شامل کیا۔ ریڈی نے بی سی آئی کی ویب سائٹ پر کونسل کے ملازمین کی مکمل تفصیلات عام کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ادارے کے کام کاج میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے ایسی معلومات کا عام ہونا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی خط میں نلسار یونیورسٹی کے طلبہ کے خلاف غیر قانونی اور یکطرفہ کارروائی کرنے کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ کچھ دنوں سے وکلاء مسلسل منن کمار مشرا کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ وکلاء نے بار کونسل آف انڈیا کے دفتر کا گھیراؤ کر کے ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مشرا گزشتہ 14 سالوں سے اس عہدے پر ہیں اور انہوں نے وکلاء کی فلاح و بہبود کے لیے کام نہیں کیا۔ دوسری جانب بار ایسوسی ایشن نے بھی نلسار طلبہ کے معاملے پر ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کے چیئرمین منن کمار مشرا کی کرسی اس وقت شدید خطرے میں آ گئی ہے کیونکہ بی سی آئی کے شریک چیئرمین اور سینئر ایڈوکیٹ وائی آر سداشیو ریڈی نے ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے 15 روز کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔

پٹرول 340 روپئے کے پار اور ڈیزل 368 روپئے لیٹر

پاکستانی عوام خون کے آنسو رونے پر مجبور!

مشرق وسطیٰ میں بڑھتے تناؤ اور بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں بھاری اتار چڑھاؤ کے پیش نظر

پاکستان میں حکومت نے ہر 15 دن کے وقفے سے کی جانے والی قیمتوں کے جائزے کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ بڑھتی مہنگائی کے درمیان پاکستان کی عوام کو مزید ایک شدید جھٹکا لگا ہے۔ پاکستان میں 22 اگست سے پٹرول 3.81 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل 3.59 روپے فی لیٹر مہنگا ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے ایندھن پر بڑھی اس مہنگائی کا اثر ضروری اشیا پر بھی پڑے گا۔ یعنی پاکستانی عوام بڑھتی مہنگائی میں خون کے آنسو رونے پر مجبور ہیں۔ دی گئی جانکاری کے مطابق آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (او جی آر اے) کی جانب سے جاری کی گئی یہ نئی قیمتیں 24 اگست 2026 تک نافذ رہیں گی۔ بہرحال، پٹرول کی قیمت میں 3.81 روپے فی لیٹر اضافے کے بعد اب اس کی نئی قیمت 341.59 پاکستانی روپے ہو گئی ہے۔ اسی طرح ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 3.59 روپے فی لیٹر کے اضافے کے بعد اب 368.29 پاکستانی روپے فی لیٹر ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے شہباز حکومت نے قیمتوں میں یہ اضافہ کیا ہے۔ پاکستان میں اس سے پہلے 21 اگست کو ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا تھا۔ اس وقت پٹرول 27 پیسے اور ڈیزل 1.64 روپے مہنگا ہوا تھا۔ پیٹرولیم ڈویژن کی اطلاع کے مطابق پاکستان میں حکومت عوام سے پٹرول پر 114 روپے فی لیٹر اور ڈیزل پر 100 روپے فی لیٹر ٹیکس اور لیوی وصول کر رہی ہے۔ ملک میں ایندھن کی مسلسل بڑھتی قیمتوں کے باعث لاجسٹکس پر خرچ بڑھ رہا ہے، پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ بڑھ گیا ہے، ٹرانسپورٹیشن مہنگی ہونے سے روزمرہ کی اشیا بھی مہنگی ہوتی جا رہی ہیں۔ اس سے عام عوام کا جینا محال ہو گیا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں بڑھتے تناؤ اور بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں بھاری اتار چڑھاؤ کے پیش نظر پاکستان میں حکومت نے ہر 15 دن کے وقفے سے کی جانے والی قیمتوں کے جائزے کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ پٹرولیم وزیر علی پرویز ملک نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان میں ایندھن کی قیمتیں اب روزانہ کی بنیاد پر طے کی جا رہی ہیں۔

گاندھی جی کے ہاتھ سے لکھے خطوط کا مجموعہ ۷ر لاکھ ڈالر میں نیلام

یہ خط انہوں نے ہنکو رانی کو ان کی بیوی ودیہ کی وفات کے بعد لکھے تھے

گاندھی جی کے ہاتھ سے لکھے خط ۷ر لاکھ ڈالر میں نیلام ہوئے، یہ خط انہوں نے ہنکو رانی کو ان کی کی بیوی ودیہ کی وفات کے بعد لکھے تھے۔ ہندوستان کی آزادی کے ہیرو مہاتما گاندھی کے ہاتھ سے لکھے ہوئے خطوط کا ایک مجموعہ ممبئی میں ۷ر لاکھ ڈالر میں فروخت ہوا، جو کسی ہندوستانی تاریخی دستاویز کے لیے اب تک کی سب سے زیادہ قیمت ہے۔ ممبئی میں قائم نیلام گھر سیفرونارٹ نے کہا کہ یہ مجموعہ گاندھی کے قریبی ساتھی اور آزادی پسند جنگجو آنند ٹی ہنکو رانی کے خاندان نے محفوظ کیا تھا۔ یہ ۶۸۸ر نوٹس ہنکو رانی کی بیوی ودیہ کی وفات کے بعد گاندھی نے ہنکو رانی کو لکھے، اور انہیں "اے تھاٹ فار دی ڈے" کے عنوان سے ایک کتاب میں جمع کیا گیا۔ یہ پیغامات، جو ۱۹۴۴ء اور ۱۹۴۶ء کے درمیان لکھے گئے، کئی موضوعات پر مشتمل ہیں جن میں سچائی، خدا اور عدم تشدد شامل ہیں۔ بعد ازاں سیفرونارٹ نے جمعرات کو ایک بیان میں کہا، "اے تھاٹ فار دی ڈے" ۷ر لاکھ ڈالر میں فروخت ہوا، جس نے نیلام میں فروخت ہونے والی کسی ہندوستانی تاریخی دستاویز کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔" یہ نوٹس اس مجموعے کی مرکزی کشش تھے، جس کا عنوان تھا "گاندھی: آنند ٹی ہنکو رانی کے ذخیرے سے۔" اس لاٹ میں دیگر اشیاء میں گاندھی کا پورٹیبل چرخہ اور چرخہ چلانے کے نظم و ضبط پر نوٹس شامل تھے۔ سیفرونارٹ کے شریک بانی دنیش وزیرانی نے ایک بیان میں کہا، "اس مجموعے کو خاص طور پر دلکش بنانے والی چیز یہ ہے کہ ہندوستان کی تاریخ کی ایک اہم ترین شخصیت کو قریبی ذاتی تعلق کے ذریعے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔" مزید برآں نیلام گھر نے کہا کہ یہ فروخت "گاندھی کی زندگی اور ورثے میں پائیدار دلچسپی اور بنیادی ماخذ مواد کی خاص کشش کو اجاگر کرتی ہے جو ہندوستان کی آزادی تحریک کے نمایاں شخصیات میں سے ایک سے تعلق قائم کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ واضح رہے کہ گاندھی، جو ہندوستان کی تاریخ کے سب سے زیادہ بااثر شخصیات میں سے ایک ہیں، نے برطانوی حکمرانی کے خلاف عدم تشدد کی تحریک کی قیادت کی اور دنیا بھر میں اسی طرح کی مزاحمتی تحریکوں کو متاثر کیا۔ انہیں جنوری ۱۹۴۸ء میں ناتھورام گوڈسے نامی انتہا پسند نے قتل کر دیا تھا۔

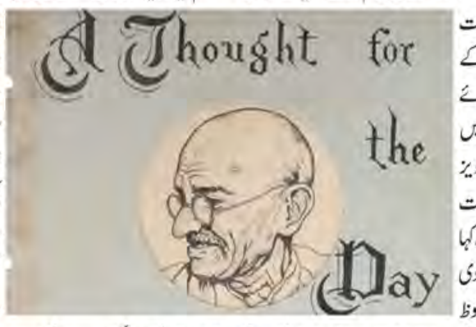

این ٹی اے کو پھر طلبا کی ناراضگی کا سامنا، جئے پور سنٹر پر بجلی کٹنے کے سبب چھوٹ گیا امتحان

حیرت کی بات یہ رہی کہ بجلی کٹنے پر کالج کے جنریٹر کو چلانے کی کوشش کی گئی لیکن اس میں ڈیزل نہیں تھا۔ اس کے بعد دوسرا جنریٹر منگوایا گیا

جئے پور کے شری ستیہ سائی کالج میں آل انڈیا آیوش پی جی انٹرنس امتحان کے دوران بجلی کٹنے سے زبردست ہنگامہ مچ گیا۔ این ٹی اے کی جانب سے منعقد کیے گئے آن لائن امتحان کے دوران بجلی کٹنے کے سبب کچھ امیدوار پرچہ درمیان میں چھوڑ کر باہر آ گئے اور این ٹی اے کے خلاف اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ بعد میں این ٹی اے کی جانب سے ان طلبا کے لیے دوبارہ امتحان منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جن کا امتحان چھوٹ گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ پہلی شفٹ کا امتحان صبح 10 بجے سے 12 بجے تک ہونا تھا، لیکن 10.15 بجے ہی بجلی گل ہو گئی۔ بجلی نہ آنے کی وجہ سے امتحان متاثر ہوا۔ پہلی شفٹ میں بجلی کٹنے کے باوجود انتظامات درست نہیں ہو سکے، جس کا اثر دوسری شفٹ کے امتحان پر بھی پڑا۔ دوسری شفٹ میں بھی بڑی لاپروائی دیکھنے کو ملی۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے آن لائن امتحان وقت پر شروع نہیں ہو سکا۔ امیدواروں کی انٹری دوپہر 1 بجے سے 2.30 بجے تک ہونی تھی، لیکن تقریباً 3 بجے تک بھی امیدوار باہر بیٹھے رہے۔ حیرت کی بات یہ رہی کہ بجلی کٹنے پر کالج کے جنریٹر کو چلانے کی کوشش کی گئی، لیکن اس میں ڈیزل نہیں تھا۔ اس کے بعد دوسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن وہ بھی تکنیکی وجوہات کی بنا پر شروع نہیں ہو سکا۔ پھر تیسرا جنریٹر منگوایا گیا، لیکن اس سے بھی کافی دیر تک بجلی کی سپلائی شروع نہیں ہو سکی۔ ان ہنگاموں کے درمیان این ٹی اے نے شری ستیہ سائی پی جی کالج میں بجلی گل ہونے سے متاثر ہونے والے امیدواروں کا دوبارہ امتحان کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ این ٹی اے کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 22 اگست کو اے آئی اے پی جی ای ٹی امتحان کی پہلی شفٹ میں ملک بھر کے 200 مراکز پر 35,837 امیدوار شامل ہوئے، جن میں سے 35,788 نے امتحان مکمل کیا۔ تاہم، جئے پور کے شری ستیہ سائی پی جی کالج مرکز پر امتحان میں شامل 192 امیدواروں میں سے 49 امیدوار بجلی گل ہونے کی وجہ سے امتحان مکمل نہیں کر سکے۔ این ٹی اے نے اس پریشانی کے لیے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان 49 امیدواروں کا دوبارہ امتحان یکم ستمبر 2026 کو صبح 10 بجے راجستھان کالج آف انجینئرنگ فار ویمن، جئے پور میں منعقد کیا جائے گا۔ اس سے متعلق مزید معلومات ترمیم شدہ ایڈمٹ کارڈ کے ذریعے دی جائیں گی۔

مختصر مگر اہم خبریں

وزیر اعظم مودی کی جاپانی وزیر دفاع سے ملاقات

بھارت جاپان دفاعی و اسٹریٹجک تعلقات مزید مضبوط بنانے پر زور

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے جاپان کے وزیر دفاع شنجیر وکوئزومی سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان دفاعی اور سکیورٹی تعاون کو مزید گہرا کرنے پر زور دیا۔ ملاقات میں بھارت اور جاپان کی خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم مودی نے جاپانی وزیر اعظم سانائے تاکائچی کے جولائی 2026 میں بھارت کے دورے اور 16 ویں بھارت جاپان سالانہ سربراہی اجلاس کے دوران ہونے والی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون میں مسلسل پیش رفت کا خیر مقدم کیا۔ مودی نے کہا کہ بھارت جاپان دفاعی اور سکیورٹی تعاون انڈو پیسیفک خطے اور اس سے آگے امن، استحکام اور خوشحالی کے لیے اہم ہے۔ انہوں نے جاپانی کمپنیوں کے لیے بھارتی دفاعی کمپنیوں اور اسٹارٹ اپس کے ساتھ شراکت داری کے امکانات کو بھی اجاگر کیا۔ وزیر اعظم نے خاص طور پر میک اِن انڈیا کے تحت دفاعی شعبے میں مشترکہ ترقی اور مشترکہ پیداوار کی ضرورت پر زور دیا۔ جاپانی وزیر دفاع کوئزومی نے دوطرفہ دفاعی تعاون میں ہونے والی پیش رفت سے مودی کو آگاہ کیا اور بھارت کے ساتھ تعلقات مزید گہرے کرنے کے لیے جاپانی حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔

معاہدے پر اتفاق نہ ہونے کے بعد

امریکہ نے کناڈا پر ۵۰ر فیصد ٹیرف عائد کر دیا

امریکہ کی جانب سے 50 فیصد ٹیرف عائد کیے جانے کے جواب میں کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے بھی امریکہ پر اتنا ہی ٹیرف عائد کرنے کا عہد کیا ہے۔ امریکہ اور کناڈا کے درمیان تجارتی معاہدے پر اتفاق نہیں ہو سکا ہے۔ دونوں ممالک کسی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے، جس کے باعث آج سے امریکہ نے 20 ارب ڈالر سے زائد مالیت کی کناڈا کی اشیاء پر 50 فیصد ٹیرف عائد کر دیا ہے۔ امریکہ کی جانب سے ٹیرف عائد کیے جانے کے جواب میں کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے بھی امریکہ پر اتنا ہی ٹیرف عائد کرنے کا عہد کیا ہے۔ وزیر اعظم کارنی نے کہا کہ حالیہ ہفتوں میں ہم نے امریکہ کے ساتھ کناڈا کے لیے دنیا کا بہترین معاہدہ کرنے کی سمت میں تیزی سے پیش رفت کی تھی، لیکن یہ کناڈا کے عوام کی توقعات کے مطابق اہداف پورے نہیں کر سکا۔ کارنی نے مزید کہا کہ کناڈا ابھی امریکہ کے نئے ٹیرف کا ڈالر کے بدلے ڈالر کے حساب سے جواب دے گا۔ دوسری جانب خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق امریکی تجارتی نمائندہ جیمیسن گریر نے جمعہ کو کہا تھا کہ کناڈا نے اس ہفتے کے آغاز میں طے شدہ شرائط کو آخری شکل دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسٹیل اور ایلومینیم جیسے شعبوں پر پر ٹیرف کم کرنے کی امریکی تجاویز کے باوجود کناڈا نے اسے مسترد کر دیا۔ کناڈ کے وزیر اعظم کارنی نے جواب دیا کہ امریکہ کی طرف سے تجویز کردہ شرائط میں آخری وقت میں کی گئی تبدیلیاں غیر منصفانہ، نقصان دہ تھیں اور کسی بھی معاہدے کی ساکھ پر سوال کھڑے کرتی تھیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت آنے والے دنوں میں کینیڈین تاجروں اور کاروباروں کے لیے اضافی امداد کا اعلان کرے گی۔ واضح رہے کہ کناڈا امریکہ کی جانب سے آٹوموبائل، اسٹیل اور ایلومینیم پر عائد ٹیرف سے راحت کا مطالبہ کر رہا ہے، جس نے اس کی معیشت پر دباؤ ڈالا ہے، ملازمتوں کے نقصان میں اضافہ کیا ہے اور امریکہ کے ساتھ اس کے کبھی مضبوط تجارتی تعلقات میں کشیدگی پیدا کی ہے۔ کارنی نے بار بار کناڈا کے عوام کو خبردار کیا ہے کہ کسی بھی انفرادی تجارتی معاہدے کے نتائج کی پروا کیے بغیر، امریکہ کے ساتھ تعلقات میں ایک مستقل تبدیلی آ چکی ہے۔

نیتن یاہو نے ترکی کے صدر اردگان کو "یہود مخالف آمر" قرار دیا

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے ترکی کے صدر طیب اردگان کو "یہود مخالف آمر" قرار دیا، ساتھ ہی ترکی پر خطے کو غیر مستحکم کرنے کا الزام عائد کیا

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے ترکی کے صدر طیب اردگان کو "یہود مخالف آمر" قرار دیا، ساتھ ہی ترکی پر خطے کو غیر مستحکم کرنے کا الزام عائد کیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے دفتر نے جمعہ کو ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کو "یہود مخالف آمر" قرار دیا اور عہد کیا کہ "اسرائیل خطے کو غیر مستحکم کرنے کی ترکی کی کوششوں کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھے گا۔" واضح رہے کہ یہ بیان اس الزام کے چند دنوں بعد سامنے آیا ہے جب شام نے اسرائیل پر الزام لگایا کہ اس نے ملک کے شمال میں واقع ایک ایئربیس پر بمباری کی ہے، جو ترکی کی سرحد سے قریب ہے۔ بعد میں نیتن یاہو نے اس حملے کو واضح طور پر تسلیم کیا۔ نیتن یاہو نے کہا تھا کہ ترکی وہاں فوجی موجودگی قائم کرنا چاہتا ہے، جبکہ ترکی نے اس الزام کی تردید کی ہے۔ مزید برآں یہ اس اعلان ترکی نے نیتن یاہو کے خلاف بین الاقوامی گرفتاری وارنٹ طلب کرنے کے بعد بھی آیا ہے، جس میں نیتن یاہو پر غزہ کے لیے امدادی قافلے کی اسرائیل کے ذریعے روک تھام حوالے سے نسل کشی کا الزام لگایا گیا تھا۔ دریں اثناء یاہو کے دفتر کے بیان میں کہا گیا، "اسرائیل طویل عرصے سے ترکی کی منافقت سے متاثر نہیں ہوا۔ اردگان ایک یہود مخالف آمر ہے جس نے کردوں کا قتل عام کیا، حماس کی دہشت گرد تنظیم کے قتل عام کی حمایت کی، اور اپنے ہی لوگوں کو زیر کیا۔" اس میں مزید کہا گیا کہ اسرائیل "خطے کو غیر مستحکم کرنے کی ترکی کی کوششوں اور اپنی سلامتی کو لاحق ہر خطرے کے خلاف بھرپور کارروائی جاری رکھے گا۔" بعد ازاں منگل کو شام نے اسرائیل پر الزام لگایا کہ اس نے شمال مغربی شہر حلب کے قریب ایک متروک فوجی ایئربیس پر حملہ کیا، جو خانہ جنگی کے دوران تباہ ہو گیا تھا اور ۲۰۱۳ء سے غیر فعال ہے۔ اسرائیل نے کہا کہ ایک ترکی فوجی وفد نے حال ہی میں اس جگہ کا دورہ کیا تھا، جبکہ ایک شامی جنگی نگراں کار نے کہا کہ یہ بیس کو دوبارہ فعال کرنے کی کوششوں کا حصہ تھا۔ تاہم جمعرات کو ترکی نے بیس پر کسی فوجی موجودگی کی تردید کی اور شام کی خودمختاری کی پرزور حمایت جاری رکھنے کا عزم کیا۔ جبکہ جمعہ کو ایک انگریزی بیان میں نیتن یاہو کے دفتر نے اردگان پر الزام لگایا کہ "وہ اسرائیل کے خلاف اپنی جارحیت کو شام تک بڑھانا چاہتا ہے۔" بیان میں کہا گیا، "اسرائیل اسے برداشت نہیں کرے گا۔"

کینیڈا کے نانکسر سکھ گوردوارے میں چاقو زنی

ایڈمنٹن (کینیڈا): کینیڈا کے شہر ایڈمنٹن میں جمعہ کی صبح نانکسر سکھ گوردوارے میں چاقو زنی کے واقعے میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے 27 سالہ مشتبہ شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایڈمنٹن پولیس سروس کے مطابق ملزم کا پرتشدد جرائم کا سابقہ ریکارڈ ہے اور اسے حال ہی میں وفاقی ادارے سے رہا کیا گیا تھا، جہاں وہ سنگین حملہ اور پولیس اہلکار پر حملے کے جرم میں سزا کاٹ رہا تھا۔ واقعے سے قبل وہ مقررہ ہاف وے ہاؤس میں رپورٹ کرنے میں بھی ناکام رہا تھا۔ پولیس کو صبح 49:4 بجے ہائی وے 15 کے قریب ایک شخص کے ٹریفک کے درمیان چلنے کی اطلاع ملی۔ تقریباً 05:5 بجے نانکسر سکھ گوردوارے کے اندر چاقو زنی کی اطلاع موصول ہوئی۔ پولیس کے مطابق مشتبہ شخص گوردوارے میں داخل ہوا اور عبادت گاہ کے حصے تک پہنچنے کی کوشش کی۔ عملے کی جانب سے روکے جانے پر صورتحال کشیدہ ہو گئی اور دو افراد پر چاقو سے حملہ کیا گیا۔ موقع پر موجود افراد نے ملزم کو قابو کر لیا، جس کے بعد پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ زخمیوں میں 75 سالہ اور 51 سالہ دو مرد شامل ہیں۔ ایمرجنسی میڈیکل سروسز نے انہیں اسپتال منتقل کیا، جہاں دونوں کی حالت خطرے سے باہر بتائی گئی ہے۔ پولیس کی تحقیقاتی ٹیم نے تفتیش کی ذمہ داری سنبھال لی ہے اور ہیٹ کرائمز یونٹ کے ساتھ مل کر یہ معلوم کر رہی ہے کہ آیا حملہ مذہبی نفرت سے متاثر تھا۔ ملزم کے خلاف الزامات کا باضابطہ اعلان فی الحال باقی ہے۔ ایڈمنٹن پولیس چیف وارن ڈریشل نے کہا کہ واقعے میں مزید سنگین جانی نقصان نہ ہونے پر اطمینان ہے، تاہم متاثرین اور سکھ برادری کو پہنچنے والے صدمے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں اس نوعیت کے تشدد کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ابتدائی اطلاعات میں ایک سکھ مذہبی صحیفے کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا تھا، تاہم گوردوارے کے عہدیداروں نے سی بی سی نیوز کو بتایا کہ کسی مقدس متن کو نقصان نہیں پہنچا۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے واقعے کو "انتہائی افسوسناک" قرار دیتے ہوئے زخمیوں اور متاثرہ کمیونٹی سے اظہار ہمدردی کیا۔ البرٹا کی وزیر اعلیٰ ڈینئیل اسمتھ نے بھی زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتے ہوئے سکھ برادری کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کو اپنی برادری اور عبادت گاہوں میں محفوظ رہنے کا حق حاصل ہے۔

امریکی بحریہ کے طیارہ نے ٹرمپ کے ساتھ شی جن پنگ کی ملاقات سے قبل آبنائے تائیوان کو عبور کیا

ہند۔بحرالکاہل کے علاقے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان، جمعہ کو امریکی بحریہ کے P-8A پوسیڈن طیارے نے آبنائے تائیوان کو بین الاقوامی فضائی حدود میں ٹرانزٹ کیا۔

تائی پے:۔ ہند۔ بحرالکاہل کے علاقے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان، جمعہ کو امریکی بحریہ کے P-8A پوسیڈن طیارے نے آبنائے تائیوان کو بین الاقوامی فضائی حدود میں ٹرانزٹ کیا۔ امریکی 7 ویں بحری بیڑے نے کہا کہ یہ اقدام "ایک آزاد اور کھلے ہند۔ بحرالکاہل کے لیے امریکہ کے عزم کو ظاہر کرتا ہے"۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق، چینی فوج نے پورے ٹرانزٹ کے دوران جدید ترین گشتی اور جاسوس طیاروں کا سراغ لگایا اور ان کی نگرانی کی۔ گلوبل ٹائمز نے ایک فوجی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ "صورتحال قابو میں ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ امریکی فوجی بحری جہاز یا ہوائی جہاز ہر چند ماہ بعد اس آبی گزرگاہ سے یا اس کے اوپر سے گزرتے ہیں جو جمہوری طور پر حکومت کرنے والے تائیوان کو چین سے الگ کرتی ہے۔ ان مشنوں نے اکثر بیجنگ کو ناراض کیا ہے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب چینی صدر شی جن پنگ کا آئندہ ماہ امریکہ کا دورہ متوقع ہے جہاں وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کریں گے۔ دونوں ممالک تائیوان، تجارتی تنازعات اور ٹیکنالوجی کی روک تھام سمیت مسائل کی وجہ سے خراب تعلقات کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ 7 ویں بحری بیڑے نے ایک بیان میں کہا، بین الاقوامی قانون کے مطابق آبنائے تائیوان کے اندر کام کر کے، امریکہ تمام اقوام کے بحری حقوق اور آزادیوں کو برقرار رکھتا ہے۔ تائیوان کی آبنائے سے ہوائی جہاز کی آمدورفت ایک آزاد اور کھلے ہند۔ بحرالکاہل کے لیے ریاستہائے متحدہ کے عزم کو ظاہر کرتی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی فوج جہاں بھی بین الاقوامی قانون اجازت دیتا ہے وہاں پرواز کرتا ہے، جہاز چلاتا ہے اور چلاتا ہے۔ دریں اثنا، جمعرات کو، تائیوان کی حکومت نے 2027 کے لیے دفاعی اخراجات میں 18 فیصد اضافے کی تجویز پیش کی۔ اس میں ڈرونز اور میزائلوں میں سرمایہ کاری شامل ہے، جس میں اسے پہلی بار 1 ٹریلین ڈالر سے اوپر لے جانا ہے کیونکہ تائی پے نے چین کو روکنے کے لیے اپنی فوج کو تقویت دی ہے۔ بجٹ میں تبدیلی اس وقت ہو رہی ہے جب بیجنگ، جو کہ تائیوان کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے، نے اپنے دعوؤں پر زور دینے کے لیے گزشتہ چند سالوں میں فوجی اور سیاسی دباؤ بڑھایا ہے، جسے تائی پے سختی سے مسترد کرتا ہے۔ تائیوان کو امریکہ کی طرف سے اپنے دفاع پر زیادہ خرچ کرنے کے مطالبات کا بھی سامنا ہے، جو یورپ پر امریکی دباؤ کی عکاسی کرتا ہے، جسے صدر لائی چنگ۔ ٹی نے جوش و خروش سے قبول کیا ہے۔ حکومت نے 2027 کے عام بجٹ کی منظوری کے لیے کابینہ کے اجلاس کے بعد ایک بیان میں کہا کہ 2027 میں دفاعی اخراجات 1225.1 ٹریلین تائیوانی ڈالر تک پہنچ جائیں گے، جو کہ مجموعی گھریلو پیداوار کے 3 فیصد سے زیادہ ہے۔ مشن کا مقصد: امریکی بحریہ کے 7ویں بیڑے نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ اس پرواز کا مقصد بین الاقوامی قوانین کے تحت تمام ممالک کے لیے جہاز رانی اور پرواز کی آزادی برقرار رکھنا ہے۔ یہ واشنگٹن کے ایک "آزاد اور کھلے انڈو۔ پیسفک" کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔

تھانہ جلوس عید میلاد النبیؐ پر نیاز لنگر کی تقسیم پر پولس کی نظر

ممبئی محرم میں فیاض کی زہریلی سازش کے بعد سوشل میڈیا پر بھی نگرانی، ماحول خراب کرنے اور نفرتی ایجنڈہ چلانے والوں کو بخشا نہیں جائے گا

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) تھانہ پولس عید میلاد النبی ﷺ کے پیش نظر تھانہ پولس نے بھی الرٹ جاری کیا ہے یہاں ممبئی محرم میں فیاض کی زہریلی سازش کے بعد اب تھانہ میں جلوس محمدی میں نیاز اور لنگر کی تقسیم پر پولس کی خاص نگرانی ہوگی اور پولس تنظیموں کا اندراج بھی کرے گی جو لنگر اور نیاز تقسیم کرتے ہیں جلوس کے روٹ پر سخت حفاظتی انتظامات کے ساتھ سوشل میڈیا پر بھی پولس نظر رکھے گی اگر کوئی جلوس میں گڑبڑی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے یا ماحول خراب کرتا ہے تو اس پر سخت کارروائی ہوگی یہ انتباہ تھانہ پولس کمشنر آشوتوش ڈومبرے نے دیا ہے انہوں نے کہا کہ تھانہ میں جلوس سے قبل میٹنگ کا بھی انعقاد کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی محلہ کمیٹیوں اور پیس کمیٹی کی میٹنگ میں رہنمایانہ اصولوں اور قانون کی پابندی سے متعلق ہدایات بھی جاری کی گئی ہیں۔ عاشقان رسول سے پولس کمشنر ڈومبرے نے اپیل کی ہے کہ وہ جلوس میں خرافات، ٹرپیل سیٹ، رش ڈرائیونگ اور قانون کی خلاف ورزی سے گریز کرے کیونکہ بحالت مجبوری پولس کو ان پر کارروائی کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ آشوتوش ڈومبرے نے واضح کیا ہے کہ جلوس محمدی کے لیے ضروری اجازت نامے فراہم کئے جاتے ہیں اس میں کوئی بھی بے جا شرائط کا اطلاق نہیں کیا گیا ہے قانون کے مطابق پولس سبھی کو اجازت دیتی ہے اس میں پولس پر کسی بھی قسم کی جانبداری یا بھید بھاؤ کا الزام عائد کرنا غلط ہے بھیونڈی میں جلوس کے جھنڈے کو لے کر سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوا تھا جس پر پولس کمشنر نے وضاحت کی ہے کیونکہ جھنڈے کی لمبائی پر اعتراض کیا گیا تھا پولس کمشنر ڈومبرے نے کہا کہ قانون کے مطابق ہر تہوار کو اجازت دی جاتی ہے اس میں بھید بھاؤ یا اضافی شرائط کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ڈومبرے نے کہا کہ جلوس میں بچوں پر خاص توجہ دی جائے انہیں ٹرک کے ٹپ پر ہرگز بھی بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ اس سے حادثہ کا خطرہ ہے انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر بھی عید میلاد النبی کے دوران نگرانی میں شدت پیدا کردی گئی ہے اگر کوئی سوشل میڈیا پر متنازع پوسٹ کرتا ہے جس سے حالات خراب ہونے اور دو فرقوں میں نفرت کا خطرہ ہوتا ہے ایسے افراد کے خلاف فوری طور پر کارروائی کرتی ہے انہوں نے مزید کہا کہ سوشل میڈیا پر نفرتی ایجنڈہ ناقابل برداشت ہے اس سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے اور سماج و معاشرے میں دوری پیدا کرنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ تھانہ، ممبرا، بھیونڈی، کلیان رابوڑی ڈومبیولی جیسے علاقوں میں بڑے پیمانے پر جوش وخروش کے ساتھ جلوس عید میلاد النبی نکالا جاتا ہے جلوس میں نوجوان جوش میں ہوش نہ کھو بیٹھے اس بات کا بھی انہیں خاص خیال رکھنا لازمی ہے انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا کا غلط استعمال ماحول خراب کرنے کا سبب بنتا ہے اس لئے غیر مصدقہ مواد اور مشمولات کو شیئر نہ کیا جائے کیونکہ ایسے میں ان کے خلاف بھی کارروائی ہوسکتی ہے جو ان کے ایجنڈے اور نفرتی مشمولات کو آگے بڑھاتے ہیں۔ آشوتوش ڈومبرے نے یہاں ایک معاصر اردو روز نامہ اور اردو کی ویب سائٹ سے بات کرتے ہوئے عید میلاد النبی پر خصوصی انتظامات کا دعوی کیا ہے انہوں نے کہا کہ پولس ہر طرح سے تیار ہے جلوس پر نگرانی کے ساتھ ساتھ ہر اسکے روٹ پر بھی سخت بندوبست ہوگا عاشقان رسول سے کمشنر آشوتوش ڈومبرے نے درخواست کی ہے کہ وہ نظم ونسق اور قانون کی پابندی کرے کیونکہ نبی رحمت حضور پاک امن کے پیامبر ہے اور رحمت للعالمین بن کر تشریف لائے ہیں اس لئے ہمیں حضور کے طریقے اور تعلیمات پر ہی امن وامان کا دامن تھامتے ہوئے جلوس میں شرکت کرنا چاہیے۔ ڈومبرے نے کہا کہ فرقہ پرستوں پر جلوس محمدی کے دوران خاص نظر رکھی جائے گی اس کے ساتھ ہی اگر کوئی بھی ماحول خراب کرنے اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا گیا تو اس پر کارروائی ہوگی۔

مالیگاؤں: منشیات اسمگلر فیروز خان سمیت دو گرفتار

نشہ کے خلاف پولس کی بڑی کارروائی، لاکھوں کا مال ضبط

مالیگاؤں:(نامہ نگار) ناسک ضلع کے ایس پی ڈاکٹر ڈی ایس سوامی کی ہدایت پر مالیگاؤں پولیس نے منشیات اور ممنوعہ ادویات کی اسمگلنگ کے خلاف ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے گجرات سے مالیگاؤں لائی جانے والی کوڈین سیرپ اور الفرازولم گولیوں کا بڑا ذخیرہ برآمد کیا ہے۔ اس کارروائی میں پولیس نے تین اہم ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے پاس سے ساڑھے چھ لاکھ روپے سے زائد کی مالیت کا سامان اور ایک گاڑی ضبط کر لی ہے۔ اس طرح کی تفصیلات آج مالیگاؤں شہر کے ایڈیشنل ایس پی سورج گنجال نے کنٹرول روم میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں دی۔ پریس بریفنگ کے دوران سورج گنجال نے بتایا کہ ۲۰ تاریخ کو پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ گجرات کا رہنے والا ایک شخص الفرازولم ٹیبلیٹس اور کوڈین سیرپ کی بوتلوں پر مشتمل ممنوعہ ادویات ایک پک اپ گاڑی کے ذریعے مالیگاؤں لے کر آ رہا ہے۔ اطلاع ملتے ہی مالیگاؤں شہر پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے کلوکٹی میدان کے قریب چھاپہ مارا اور گاڑی کو تحویل میں لے لیا۔ پولیس نے موقع پر کی گئی کارروائی میں ۲،۷،۳،۲۰۰ روپے مالیت کی ۱۲۰۰ کوڈین سیرپ کی بوتلیں (۱۰ باکس) اور ۱،۶۲،۵۸۰ روپے مالیت کی ۲۰،۶۷ الفرازولم گولیاں (۴۸۰،۴ سٹرپس) ضبط کی ہیں۔ اس کے علاوہ نقل وحمل کے لیے استعمال کی جانے والی ۲ لاکھ روپے کی ایک ٹاٹا ایس (Tata Ace) پک اپ گاڑی اور ۳ موبائل فون بھی تحویل میں لیے گئے ہیں۔ برآمد کیے گئے کل سامان کی مالیت ۸۷۹،۳۵،۲ روپے بتائی گئی ہے۔ پریس کانفرنس میں سورج گنجال نے بتایا کہ گرفتار کیے گئے ملزمان میں گجرات کے عمر واڑا (سورت) کا رہائشی فیروز خان لقمان خان، نیز مالیگاؤں کے شکاری چوک کا رہائشی رئیس خان سید خان اور دیانہ رمضان پورہ کا رہائشی وحید خان حسن صدیق حسن شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق مرکزی ملزم فیروز اس سے پہلے بھی آزاد نگر اور پوار واڑی پولیس اسٹیشنوں میں این ڈی پی ایس اور موکا (MOCA) کے تحت درج مقدمات میں مفرور تھا۔ مالیگاؤں شہر پولیس اسٹیشن میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور عدالت نے تمام ملزمان کو ۵ دن کی پولیس تحویل (کسٹڈی) میں بھیج دیا ہے۔ پولیس کے مطابق اس نیٹ ورک کا سراغ گجرات سے جڑا ہوا ہے اور مال کا آرڈر دینے والے دیگر افراد کی تلاش اور مزید سنسنی خیز انکشافات کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ اس موقع پر ڈی وائے ایس پی سدھارتھ باروال، سٹی پولیس اسٹیشن کے پی آئی پاٹل، ایڈیشنل ایس پی اسکواڈ کے جوان سمیت کرائم برانچ کے پولیس ملازمین موجود تھے جنہوں نے اس کارروائی میں اہم کردار ادا کیا۔ گرفتار ملزمان کو پانچ دنوں کی پولس تحویل دی گئی ہے۔

بھائیندر کیشوسروشتی سیاحت و سفر تعلیم کے بھگواکرن کی سازش

بی ایم سی انتظامیہ تعلیم میں زعفرانیت پر قدغن لگائے: ایم ایل اے رئیس شیخ

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے اسکولوں کے طلباء کے لیے اتن، بھائندر میں کیشو سروشتی کے لیے مجوزہ تعلیمی میدان کا سفر منسوخ کیا جائے، اور یہ کہ بی ایم سی انتظامیہ کے ذریعہ "تعلیم کی بھگوا کاری" پر ضرب لگانے کے ساتھ اس پر مکمل پابندی عائد ہو۔ بی ایم سی اسکولوں سے کلاس ساتویں کے طلباء کو تمام میڈیم کے ماحولیات کے مطالعہ اور تربیتی فیلڈ ٹرپ پر اتن، بھائندر میں کیشو سروشتی پر لے جانے کی تجویز پر 28 اگست کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ شہری ادارہ اس سفر پر 43.2 کروڑ روپے خرچ کرنے کی توقع ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڈے کو خط لکھ کر اس تجویز کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ "کیشو سروشتی کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے بانی ڈاکٹر کیشو بلیرام ہیڈگیوار کی یاد میں ایک تنظیم کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کے عہدیدار وہاں تربیت سے گزرتے ہیں۔ آر ایس ایس بی جے پی کی نظریاتی سرپرست تنظیم ہے اور اس کا ایک ہندو راشٹر کے قیام کا مقصد ہے۔ بی ایم سی اسکول کے طلباء کو کسی ادارے میں فیلڈ ٹرپ پر لے جانا جیسے کہ کیشو سروشتی، مذہبی طور پر یکطرفہ کردار کا حامل ہے، یہ تعلیم کی بھگوا کاری کے مترادف ہے۔ بی ایم سی انتظامیہ آئین کے سامنے جوابدہ ہے اور ہمارا آئین سیکولر ہے۔ طلباء کے لیے مذہبی مقاصد کے ساتھ کسی ادارے میں تعلیمی میدان کے دورے کا اہتمام کرنا غیر آئینی ہے۔ شیخ نے جنوری 2024 میں ایودھیا میں رام مندر کے افتتاح کے دوران ایک واقعہ کا بھی حوالہ دیا، جب بی ایم سی اسکولوں نے بھگوان رام کی زندگی اور کردار پر ایک مقابلہ منعقد کیا تھا۔ اس اقدام کو اس وقت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ شیخ نے کہا، "اس سے قطع نظر کہ بی ایم سی میں کون سی سیاسی جماعت اقتدار میں ہے، انتظامیہ مذہبی مقاصد کے لیے کام نہیں کر سکتی، شیخ نے کہا انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ بی ایم سی کی ادارہ جاتی وراثت کو محفوظ رکھا جائے اور اس پر سمجھوتہ نہ کیا جائے۔

دادر پھول منڈی اور سبزی منڈی میں روزانہ پیدا ہونے والے

فضلے کے انتظام کے لیے اختراعی پروجیکٹوں کو نافذ کریں

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) ممبئی ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورما لاونگارے نے ہدایت دی کہ دادر میں ماتا صاحب مینا تائی ٹھاکرے پھول مارکیٹ کے آس پاس دکانداروں کے ذریعہ ضائع کیے گئے پھولوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے ایک خصوصی پروجیکٹ شروع کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ 'کرانتی سنگھ نانا پاٹل میونسپل ویجیٹیبل مارکیٹ' جو کہ دادر اسٹیشن (مغربی) کے قریب واقع ہے، میں پیدا ہونے والے فضلے کو اسی مقام پر ٹھکانے لگانے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے مقامی کچرے کو ٹھکانے لگانے کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے جدید منصوبوں پر عمل درآمد کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ضائع کیے گئے پھولوں کو ٹھکانے لگانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کی تلاش کی تجویز پیش کی تاکہ اس کچرے کو لینڈ فل تک لے جانے کے روزمرہ کے بوجھ کو کم کیا جا سکے۔ پراجکتا ورما لاونگارے نے جی نارتھ وارڈ کو ہدایت کی کہ وہ این جی اوز اور تاجروں کی انجمنوں کے ساتھ مل کر مقامی کچرے کو ٹھکانے لگانے کے لیے خصوصی کوششیں کریں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر پراجکتا ورما لاونگارے نے آج (22 اگست 2026) ایف-نارتھ اور جی-نارتھ وارڈز (زون 2 کے تحت) کے اندر مختلف علاقوں اور پروجیکٹ سائٹس کا دورہ کیا اور یہ ہدایات جاری کیں۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر (زون 2) پرشانت سپکالے، اسسٹنٹ کمشنر (ایف-ساؤتھ) بھی موجود تھیں۔ ورشالی انگلے، اسسٹنٹ کمشنر (جی نارتھ) یوگیش دیسائی، اور اسسٹنٹ کمشنر (مارکیٹس) سنیل مانے سمیت مختلف محکموں کے افسران اور عملہ موجود تھے۔ دادر کے ماتوشری مینا تائی ٹھاکرے پھولوں کی منڈی میں روزانہ تقریباً 10 میٹرک ٹن پھولوں کے فضلے کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ اس فضلے کو لینڈ فل میں منتقل کرنے کے بجائے، اردگرد کے پھولوں سے نامیاتی کھاد اور اگربتی جیسی اشیاء تیار کرنا ممکن ہے۔ اس مقصد کے لیے، جی-نارتھ وارڈ کو پھولوں کے فضلے کو ٹھکانے لگانے کے لیے ایک پروجیکٹ شروع کرنا چاہیے۔ اس سے پھولوں کے فضلے کے ساتھ دوسرے فضلے کو الگ کرنے میں بھی سہولت ہوگی۔ کچرے کو مقامی طور پر ٹھکانے لگانے سے نہ صرف روزگار پیدا ہوگا بلکہ ویسٹ مینجمنٹ کا مسئلہ بھی حل ہوگا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو اس سمت میں اقدامات کرنے کی ہدایت دی۔ ٹریفک کی بھیڑ کے بارے میں، ورما لاونگارے نے جی-نارتھ وارڈ کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس طریقے سے منصوبہ بندی کریں جس سے اس راستے پر گاڑی چلانے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ مال گاڑیوں کو پھول منڈی کے باہر پارکنگ سے روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے تاجروں کی انجمنوں سے بھی اپیل کی کہ وہ سڑک پر گاڑیوں کی بجائے مخصوص جگہوں پر گاڑیاں پارک کر کے انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ دادر اسٹیشن (مغربی) کے قریب کرانتی سنگھ نانا پاٹل میونسپل سبزی منڈی میں روزانہ تقریباً 15 میٹرک ٹن سبزیوں کا فضلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس فضلے کو مقامی طور پر بھی ٹھکانے لگانا ممکن ہے۔ کھاد پاؤڈر، بائیوگیس، اور نامیاتی اشیاء جیسی مصنوعات روزانہ پیدا ہونے والے فضلے سے تیار کی جا سکتی ہیں۔ لہٰذا، پراجکتا ورما لاونگارے نے ہدایت دی کہ سبزیوں کے فضلے کو مقامی سطح پر ٹھکانے لگانے کیلئے خصوصی کوششیں کی جائیں۔

مسلمان عملی زندگی سے اسلام کا سچا پیغام عام کریں

دھولیہ میں جمعیۃ علماء کا عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ و اصلاحِ معاشرہ

دھولیہ: جمعیۃ علماء کے زیرِ اہتمام دھولیہ میں ایک عظیم الشان اور تاریخی "جلسہ سیرت النبی ﷺ و اصلاحِ معاشرہ" کا انعقاد کیا گیا، جس میں عوام الناس کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جلسے کی صدارت حافظ حفظ الرحمٰن صاحب نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض جناب ایاز احمد ایاز نے اپنے منفرد اور شاندار اسلوب میں انجام دیے۔ اجلاس کے مقررِ خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد ہارون صاحب ندوی (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر، ڈائریکٹر وائرل نیوز لائیو) نے اپنے فکر انگیز اور رقت انگیز خطاب میں مسلمانوں کو سیرتِ نبویؐ پر گامزن ہونے کی سخت تاکید کی۔ مفتی محمد ہارون ندوی نے کہا کہ "مسلمانو! اپنی غلط حرکتوں اور کردار سے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے لائے ہوئے دین کو بدنام نہ کرو۔ آپؐ کی پیاری تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کر کے دنیا کے سامنے اسلام کا واقعی خوبصورت چہرہ پیش کرو۔" سیرت صرف ایک دن یا مہینے کے لیے نہیں: انہوں نے کہا کہ ہمارے نبی کریمؐ ایسی ذات نہیں کہ انہیں صرف کسی ایک خاص دن یا مہینے میں یاد کیا جائے، بلکہ آپؐ کی ذاتِ مبارکہ وہ ہے جنہیں ہر وقت اور ہر لمحہ یاد رکھا جائے اور ان کی ہر سنت کو زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ انہوں نے زور دیا کہ حالات چاہے جیسے بھی ہوں، نبی کریمؐ کے اخلاق کو اپنا کر ہی دنیا کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ نوجوانوں کو بیدار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شباب کو ہر قسم کے نشے سے پاک رہنا چاہیے اور نشے کے کاروبار میں ملوث افراد کا مکمل سماجی بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ تمام مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کے ساتھ موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسٹیج پر جمعیۃ علماء کے ذمہ داران مولانا شکیل قاسمی، مشتاق صوفی، یوسف عرف پاپا سر، مولانا مبین ملّی، حافظ جمیل، شوال انصاری، حافظ خالد جلگاؤں اور شہر کی سیاسی سماجی شخصیات بڑی تعداد میں موجود تھی، جمعیۃ علماء کا یہ اجلاس کافی کامیاب اجلاس رہا۔ یہ اجلاس کامیابی کی نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے اور حاضرین کے قلوب کو بیدار کرتے ہوئے حسنِ اختتام کو پہنچا۔ مسلمان اپنی عملی زندگی کے ذریعے اسلام کا سچا اور پرامن پیغام دنیا بھر میں عام کر سکتے ہیں۔ جب ایک مسلمان کا کردار اور اخلاق بلند ہوتا ہے، تو وہ لفظوں سے زیادہ اپنے عمل سے لوگوں کے دلوں کو متاثر کرتا ہے۔

عید میلاد النبیؐ کے موقع پر تمہیدِ ایمان بآیت قرآن کی تقسیم واجراء

دار العلوم حنفیہ رضویہ قلابہ ممبئی میں بابرکت تقریب، طلبہ و اساتذہ میں کتاب کی تقسیم

ممبئی: جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے پُرمسرت اور بابرکت موقع پر مجددِ دین وملت، امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی معروف علمی تصنیف "تمہیدِ ایمان بآیتِ قرآن" کی تقسیم اور اجراء کی ایک پروقار تقریب دار العلوم حنفیہ رضویہ، قلابہ، ممبئی میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں کتاب "تمہیدِ ایمان بآیتِ قرآن" طلبۂ کرام اور اساتذۂ عظام کے درمیان تقسیم کی گئی، جبکہ علمائے کرام اور معزز شخصیات کے ہاتھوں کتاب کا باقاعدہ اجراء بھی عمل میں آیا۔ اس موقع پر عالیجناب الحاج سعید نوری، عالیجناب الحاج حافظ عبد القادر، قاری نیاز، مولانا محمد اشرف، قاری دین محمد، قاری ظہیر الدین، قاری ناصر، قاری جمیل، قاری اسرار، قاری ہارون، قاری سہیل اور قاری نظام الدین نے کتاب کے اجراء میں شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ "تمہیدِ ایمان بآیتِ قرآن" ایک اہم علمی و دینی تصنیف ہے جو عقائدِ اہلِ سنت کی معرفت، ایمان کی پختگی اور اور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی کو مضبوط بنانے میں معاون ہے۔ طلبۂ علم کے درمیان اس کتاب کی تقسیم کا مقصد نئی نسل کو اسلامی عقائد اور دینی تعلیمات سے مزید روشناس کرانا ہے۔ تقریب کے شرکاء نے اس اقدام کو قابلِ تحسین قرار دیتے ہوئے کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر علمی اور دینی کتب کی اشاعت و تقسیم ایک مفید اور بابرکت عمل ہے، جس کے ذریعے معاشرے میں علمِ دین کے فروغ اور مطالعۂ کتب کا ذوق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ آخر میں علمائے کرام نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس علمی و دینی کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے، اساتذہ وطلبہ کو علمِ دین کی خدمت کی توفیق بخشے اور تمام مسلمانوں کو محبتِ رسولِ اکرم ﷺ اور عقائدِ اہلِ سنت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

مالیگاؤں میں میلادِ مصطفیٰؐ کا جلوس اتحاد

عقیدت اور روایتی شان وشوکت کے ساتھ نکلے گا

مالیگاؤں:(نامہ نگار) عید میلاد النبی ﷺ کی آمد کے پیش نظر آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلماء جلوس عید میلاد النبی ﷺ کمیٹی کی ایک اہم مشاورتی وانتظامی نشست گزشتہ شب اسلام پورہ واقع دار العلوم حنفیہ سنیہ کی قدیم عمارت میں منعقد ہوئی، جس میں شہر کے علمائے کرام، ائمہ، مشائخ، سماجی وملی شخصیات، جلوس کے ذمہ داران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معززین نے شرکت کی۔ نشست میں جلوسِ میلاد کے انتظامات، روٹ، ٹریفک، امن و امان، سرکاری محکموں سے تال میل، عوامی شرکت اور بالخصوص ڈی جے کے استعمال سے متعلق تفصیلی گفتگو ہوئی۔ نشست کی صدارت کرتے ہوئے مفتی واجد علی یار علوی نے کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس پوری آن بان، شان وشوکت، محبت، عقیدت، اتحاد اور نظم وضبط کے ساتھ برآمد ہوگا۔ عامتہ المسلمین سے اپیل ہے کہ وہ جوش وخروش کے ساتھ جلوسِ مبارکہ میں شریک ہوکر اپنے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار کریں، تاہم جلوس کے تقدس، وقار اور اسلامی تہذیب کا ہر حال میں خیال رکھا جائے۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ جلوس میں ڈی جے قطعی نہ لائے جائیں۔ جلوس کے منتظمین کی جانب سے کی جانے والی اس اپیل کو سنجیدگی سے قبول کیا جائے اور نوجوان بالخصوص اس معاملے میں ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ جلوس محض ایک عوامی اجتماع نہیں بلکہ عشقِ رسول ﷺ کے اظہار کا عظیم اور روحانی ذریعہ ہے، اس لئے اس کے ماحول کو ہر ایسی چیز سے محفوظ رکھنا ضروری ہے جو اس کے وقار، نظم یا امن کو متاثر کر سکتی ہو۔ میٹنگ میں ڈی جے کے مسئلے پر شرکائے نشست نے بھی اپنی آراء اور تجاویز پیش کیں۔ اس بات پر خصوصی زور دیا گیا کہ صرف میٹنگوں میں اپیل کرنے کے بجائے عوامی سطح پر بھی مسلسل کام کیا جائے۔ علمائے اہل سنت اور جلوس کے ذمہ داران ہر سال ڈی جے نہ لانے کی گزارش کرتے ہیں، مگر بعض اوقات نوجوانوں کی جانب سے اس کی خلاف ورزی ہوجاتی ہے، جس سے انتظامیہ کے ساتھ مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عوامی قوت، محلہ وار ذمہ داران، نوجوانوں اور جلوس سے وابستہ کارکنان مل کر اس رجحان کی حوصلہ شکنی کریں اور میلاد کے جلوس کو اس کے حقیقی وقار کے ساتھ کامیاب بنائیں۔ اس موقع پر امن وامان کے حوالے سے بھی واضح کیا گیا کہ جلوس میں شریک ہر شخص پولیس اور سرکاری انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کرے، ٹریفک کے نظام میں خلل نہ ڈالے، کسی بھی اشتعال انگیز یا دل آزار نعرے سے گریز کرے اور ایسی کوئی حرکت نہ کرے جس سے کسی فرد یا طبقے کی دل آزاری ہو یا شہر کے پرامن ماحول پر اثر پڑے۔ نشست میں مقامی پولیس ڈپارٹمنٹ، بالخصوص ایڈیشنل ایس پی سورج گنجال، ڈی وائے ایس پی مسٹر سدھارتھ بروال اور سٹی پولیس اسٹیشن عملہ کے ذریعے تشکیل کردہ آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلماء جلوس عید میلاد النبی ﷺ کمیٹی کے اراکین مفتی احمد رضا ازہری، مفتی نعیم رضا مصباحی، شاہد ریشم والا، حاجی ذوالفقار الیاس (ذلّو سیٹھ)، صوفی نور العین صابری، رئیس احمد رضوی، عقیل احمد رضوی، حاجی شریف میمن، عرفان آمدنی اور قاری ہارون رضوی بنفسِ نفیس شریک رہے۔ نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے مختار عدیل نے نشست کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ میلادِ پاک کا جلوس مالیگاؤں کی روحانی، تاریخی اور اسلامی تہذیبی روایت کا اہم حصہ ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس شہر میں جلوسِ میلاد کے انعقاد کے لئے تن، من، دھن سے خدمات انجام دیں اور اس روایت کو زندہ رکھا۔

نئی نسل کی دینی وتعلیمی بیداری اور ہماری ذمہ داریاں جمعیۃ علماء بھیونڈی مغرب کا فکر انگیز اجلاس

اگر بچوں کی دینی بنیاد مضبوط نہ کی گئی تو صرف دنیاوی تعلیم ان کے ایمان، عقیدے اور اسلامی شناخت کی حفاظت کی ضمانت نہیں بن سکتی: علماء کرام کا اظہار خیال

بھیونڈی (پریس ریلیز) قرآنِ کریم، نماز، روزہ، عقائد اور ضروری مسائل سے واقفیت پیدا کرنے، حفظ اور قرآنِ کریم کو سمجھنے کا شوق پیدا کرنے، نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کو درست اور مضبوط بنیاد فراہم کرنے، والدین میں دینی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے، ہر محلے اور بستی میں بچوں کے لیے دینی تعلیم کا باقاعدہ انتظام کرنے، نوجوان نسل کی فکری و اخلاقی حفاظت اور غلط نظریات، بے راہ روی اور غیر اسلامی تہذیبی اثرات سے بچانے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر یکم اگست سے 30/ اگست تک صوبائی سطح پر دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی بابت کل گذشتہ جمعیۃ علماء بھیونڈی مغرب کے زیرِ اہتمام "نئی نسل کی دینی وتعلیمی بیداری اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے ایک عظیم الشان اجلاسِ عام مسجدِ اقصیٰ، پترے والی مسجد، درگاہ روڈ، بھیونڈی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا مفتی سید محمد حذیفہ صاحب قاسمی، صدر جمعیۃ علماء ضلع تھانہ وناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے فرمائی۔ پروگرام کی نظامت حضرت مولانا محمد کاشف صاحب قاسمی، استاذ مدرسہ وصیۃ العلوم بھیونڈی وامام وخطیب سوناپور مسجد، بھیونڈی نے فرمائی، جبکہ تلاوتِ کلامِ پاک حضرت مولانا قاری محمد اظہر صاحب قاسمی، استاذِ قرأت مدرسہ ارقم، کھاڑی پاڑ، بھیونڈی نے پیش کی۔ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ حضرت مولانا محمد ساجد صاحب قاسمی نے پیش کی۔ اجلاس میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے حضرت مولانا مفتی محمد احمد صاحب قاسمی مدظلہ العالی، جانشین حضرت مولانا محمد ارشاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بانی ومہتمم المعہد العلمی الاسلامی دیوبند نے شرکت فرمائی اور اپنے خطاب میں نئی نسل کی دینی واخلاقی تربیت کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیتے ہوئے والدین کو متوجہ کیا کہ آج ہماری توجہ کا سب سے بڑا مرکز بچے اور نئی نسل ہونی چاہیے۔ اگر بچوں کی دینی بنیاد مضبوط نہ کی گئی تو صرف دنیاوی تعلیم ان کے ایمان، عقیدے اور اسلامی شناخت کی حفاظت کی ضمانت نہیں بن سکتی۔ حضرت نے تاریخِ اندلس سے سبق حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ خطہ جہاں کبھی اسلام کے عظیم علماء اور ائمہ پیدا ہوئے، ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہاں اسلامی شناخت انتہائی کمزور ہوگئی۔ اس تاریخی واقعے سے یہ سبق ملتا ہے کہ نسلوں کی دینی تربیت کا مضبوط اور منظم نظام موجود نہ ہو تو بڑی سے بڑی اسلامی تہذیب بھی کمزور پڑ سکتی ہے۔ صدر اجلاس مفتی سید حذیفہ قاسمی صاحب نے ریاست بھر میں چل رہی دینی تعلیمی بیداری مہم کی اہمیت اور ضرورت پر گفتگو کرتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ بچوں کو صرف اسکول کی تعلیم کے حوالے کر دینا کافی نہیں۔ انہیں قرآنِ کریم، بنیادی عقائد، نماز، دینی مسائل، اسلامی آداب اور اپنے دین کی بنیادی معلومات سے واقف کرانا والدین اور معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ آج ضرورت ہے کہ ہر محلے میں مکاتب کا نظام مضبوط ہو، والدین اپنے بچوں کو باقاعدگی سے مکتب بھیجیں اور دینی تعلیم کو دنیاوی تعلیم کی طرح اہم سمجھیں۔ انہوں نے نماز کی مثال نہایت مؤثر انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ والدین اپنے بچوں سے بار بار کہتے ہیں: "بیٹا جلدی سو جاؤ، صبح اسکول جانا ہے"۔ اس تکرار سے بچے کے ذہن میں اسکول کی اہمیت پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اگر والدین محبت اور حکمت کے ساتھ بار بار بچوں سے کہیں کہ "بیٹا نماز کا وقت ہوگیا ہے، نماز پڑھ لو" تو رفتہ رفتہ ان کے دل میں نماز کی اہمیت پیدا ہوگی۔ اجلاس میں علماء کرام، ائمہ مساجد ذمہ داران جمعیہ، خاص طور پر جمعیہ علماء بھیونڈی مغرب کے صدر محترم جناب الحاج حافظ حفیظ اللہ فاروقی صاحب، جنرل سکریٹری محترم جناب الحاج نعمان خان صاحب، حافظ عمران خان صاحب، خزانچی مولانا محمد کاشف صاحب قاسمی، مسجد اقصیٰ کے امام مفتی اعجاز احمد صاحب قاسمی، عیسی بھائی، طلحہ انصاری ساحل بھائی وغیرہ نوجوانان محلہ، جمعیہ علماء بھیونڈی مشرق کے صدر مولانا جمیل الرحمن صاحب قاسمی، خزانچی مولانا تہذیب احمد صاحب قاسمی نائب صدر مولانا محمد ساجد صاحب قاسمی، ناظم مدرسہ عائشہ صدیقہ مومن پورہ خان کمپاؤنڈ غیبی نگر بھیونڈی و سربراہ عالم نشریات اسلامک میڈیا ہاؤس انڈیا حافظ محمد عالم سراجی صاحب وغیرہ علماء کرام وائمہ مساجد نے شرکت کی اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

چین کی معیشت کا تاریک پہلو

عالمی غیرقانونی کاروبار میں چینی نیٹ ورکس کا بڑھتا کردار

بیجنگ۔ 22/اگست۔ ایم این این۔ چین کی معاشی ترقی کو عموماً اس کی وسیع مینوفیکچرنگ صلاحیت، برآمدات اور صنعتی پالیسی کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے، لیکن ایک تازہ تجزیے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسی معاشی ڈھانچے نے عالمی سطح پر غیر قانونی مالیاتی اور تجارتی سرگرمیوں کے لیے بھی ایک وسیع انفراسٹرکچر فراہم کیا ہے۔ مضمون کے مصنف ایلون کامبا کے مطابق چین سے منسلک غیر قانونی معیشت کی سالانہ آمدنی تقریباً ایک ٹریلین ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ تجزیے کے مطابق چین ایران کی پابندیوں کی زد میں آنے والی تیل کی برآمدات کا تقریباً 90 فیصد خریدتا ہے، جبکہ بعض معاملات میں ایرانی تیل کو ملائیشیا سمیت دیگر ممالک سے منسوب کرکے اور شیل کمپنیوں اور چھوٹے مالیاتی اداروں کے ذریعے ادائیگیاں کرکے پابندیوں سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح چین اور ہانگ کانگ میں موجود بعض کرپٹو کرنسی بروکرز پر شمالی کوریا سے منسلک ہیکرز کی چوری شدہ ڈیجیٹل کرنسی کو نقد رقوم میں تبدیل کرنے میں مدد دینے کے الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چینی زیرزمین مالیاتی نیٹ ورکس کو میکسیکو کے منشیات کارٹلز، جنوب مشرقی ایشیا کے آن لائن فراڈ مراکز اور دیگر بین الاقوامی جرائم پیشہ گروہوں نے بھی استعمال کیا ہے۔ دنیا بھر میں کسٹمز حکام کی جانب سے ضبط کی جانے والی نقلی اشیا میں تقریباً دو تہائی چین سے آتی ہیں یا ہانگ کانگ کے راستے منتقل ہوتی ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کے نام نہاد "اسکیم کمپاؤنڈز" سے متعلق اندازہ ہے کہ وہاں کم از کم 66 ممالک کے تین لاکھ سے زیادہ افراد کو جبری مشقت میں دھکیلا گیا اور یہ مراکز سالانہ تقریباً 40 ارب ڈالر منافع پیدا کرتے ہیں۔ مضمون میں اس رجحان کی ایک بڑی وجہ چین کے سخت کیپیٹل کنٹرولز کو قرار دیا گیا ہے۔ چینی شہریوں کے لیے سالانہ غیر ملکی کرنسی خریدنے کی حد 50 ہزار ڈالر ہونے کے باعث دولت بیرون ملک منتقل کرنے کے لیے غیر رسمی بینکاری، شیل کمپنیوں اور دیگر متبادل ذرائع کی مانگ پیدا ہوئی۔ بعد میں یہی مالیاتی نظام منشیات کی آمدنی کو قانونی بنانے، پابندیوں سے بچنے اور غیر قانونی رقوم سرحد پار منتقل کرنے کے لیے بھی استعمال ہونے لگا۔ تجزیے میں چین کی صنعتی اضافی پیداواری صلاحیت کو بھی مسئلے کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔ سستا تعمیراتی سامان، موبائل فون، کمپیوٹر اور مواصلاتی آلات جنوب مشرقی ایشیا میں بڑے پیمانے پر آن لائن فراڈ مراکز قائم کرنے کی لاگت کم کرتے ہیں۔ نومبر 2025 میں میانمار کے شوے کوکو میں کارروائی کے دوران ایک ہی مقام سے تقریباً 10 ہزار موبائل فون ضبط کیے گئے تھے۔ چینی حکومت نے بعض مواقع پر کارروائیاں بھی کی ہیں۔ 2023 کے بعد چین اور میانمار کی مشترکہ کارروائیوں میں ٹیلی کام فراڈ کے شعبے میں 57 ہزار سے زیادہ چینی شہریوں کو گرفتار کیا گیا اور متعدد فراڈ مراکز بند کیے گئے۔ تاہم مضمون کا استدلال ہے کہ بیجنگ کی کارروائی اکثر انتخابی نوعیت کی ہوتی ہے، خصوصاً وہاں جہاں بعض غیر رسمی مالیاتی یا تجارتی نیٹ ورکس چین کے وسیع تر معاشی یا خارجہ پالیسی مفادات سے مطابقت رکھتے ہوں۔ مصنف کے مطابق مسئلہ محض جرائم پیشہ گروہوں تک محدود نہیں بلکہ چین کے قانونی اور غیر قانونی معاشی نظام کے درمیان موجود پیچیدہ روابط سے جڑا ہوا ہے۔ سخت مالیاتی پابندیاں، صنعتی زائد پیداوار اور بین الاقوامی تجارت کے وسیع نیٹ ورکس نے ایسے راستے پیدا کیے ہیں جنہیں قانونی کاروبار کے ساتھ ساتھ منی لانڈرنگ، پابندیوں سے بچنے، سائبر جرائم اور بین الاقوامی اسمگلنگ کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

میانمار میں برمی نژاد امریکی اسکالر کی گرفتاری پر سوالات

ینگون: میانمار میں معروف برمی نژاد امریکی اسکالر یومن زِن کی گرفتاری نے ملک میں چین کے بڑھتے ہوئے معاشی اور سیاسی اثر و رسوخ پر تحقیق کرنے والے ماہرین کی سلامتی سے متعلق نئے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ ایک تازہ تجزیے کے مطابق یہ معاملہ اس بات کی مثال ہے کہ میانمار میں چین کے مفادات کا جائزہ لینے والے محققین کس طرح وسیع تر جغرافیائی سیاسی کشمکش کی زد میں آ سکتے ہیں۔ یومن زِن ایک معروف اسکالر اور انسٹی ٹیوٹ فار اسٹریٹیجی اینڈ پالیسی میانمار کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ ان کے ادارے نے میانمار میں چین کی سرمایہ کاری، سرحدی علاقوں میں اس کے معاشی مفادات، مسلح گروہوں کے ساتھ تعلقات اور قدرتی وسائل سے منسلک منصوبوں پر مسلسل تحقیق کی ہے۔ تجزیے کے مطابق ان کی گرفتاری کو اسی حساس تحقیقی کام کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ خصوصاً میانمار میں نایاب زمینی معدنیات کی کان کنی ایک اہم مسئلہ بن چکی ہے۔ چین کی صنعت کے لیے ضروری ان معدنیات کو نکالنے کے عمل میں زہریلے کیمیکلز کے استعمال اور اس کے نتیجے میں مقامی ماحول اور آبادی کو پہنچنے والے ممکنہ نقصانات پر سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ میانمار کے قدرتی وسائل اور چین سے جڑی سپلائی چین پر تحقیق اس لیے بھی حساس ہے کہ یہ بیجنگ کے لیے اقتصادی اور تزویراتی اہمیت رکھتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ یومن زِن کی گرفتاری اس وسیع تر ماحول کو ظاہر کرتی ہے جس میں میانمار کی فوجی حکومت، چین اور ملک کے مختلف مسلح گروہوں کے مفادات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ فروری 2021 کی فوجی بغاوت کے بعد ملک میں آزاد تحقیق اور علمی سرگرمیوں کے لیے پہلے ہی جگہ محدود ہوئی ہے اور بڑی تعداد میں ماہرین تعلیم ملک چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ چین کے لیے میانمار کی اہمیت محض ایک ہمسایہ ملک کی نہیں ہے۔ چین میانمار اقتصادی راہداری کے ذریعے بیجنگ کو بحر ہند تک زمینی رسائی حاصل ہوتی ہے، جبکہ تیل و گیس کی پائپ لائنیں، بندرگاہیں، معدنی وسائل اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبے میانمار کو چین کی علاقائی حکمت عملی کا اہم حصہ بناتے ہیں۔ مضمون کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ یومن زِن کا معاملہ ایک فرد کی گرفتاری سے کہیں بڑا ہے۔ یہ اس سوال کو سامنے لاتا ہے کہ کیا میانمار میں چین کے کردار اور مفادات کی آزادانہ جانچ خود ایک خطرناک سرگرمی بنتی جا رہی ہے؟ مصنف کے مطابق اس گرفتاری نے یہ خدشہ مزید گہرا کیا ہے کہ چین سے متعلق حساس معاملات پر تحقیق کرنے والے اسکالرز بھی سیاسی اور تزویراتی مفادات کی کشمکش میں کولاٹیرل ڈیمیج بن سکتے ہیں۔ میانمار میں معروف برمی نژاد امریکی اسکالر یومن زِن کی گرفتاری نے ملک میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ پر تحقیق کرنے والے ماہرین اور محققین کی سلامتی کے حوالے سے سنگین سوالات اور خدشات کو جنم دیا ہے۔ تحقیق کا محور: ان کا ادارہ میانمار میں چین کی اربوں ڈالر کی معاشی سرمایہ کاری، سرحدی علاقوں میں چینی اثرات، مقامی مسلح گروہوں کے ساتھ بیجنگ کے تعلقات، اور قدرتی وسائل پر قبضے جیسے حساس موضوعات پر گہری تحقیق کر رہا تھا۔

چین میں کیتھولک مذہبی سرگرمیوں پر پابندیاں مزید سخت

شنگھائی اور بیجنگ میں نئے اقدامات

بیجنگ: چین میں کیتھولک مذہبی سرگرمیوں پر حکومتی پابندیوں میں مزید سختی کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ شنگھائی کے کیتھولک شہریوں کے مطابق گزشتہ ایک سال کے دوران بائبل اور دیگر مذہبی کتابوں کی فروخت، مذہبی زیارات، آن لائن دعائیہ سرگرمیوں اور آخری رسومات سمیت متعدد مذہبی معاملات پر نئی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق تازہ ترین اقدام 18 اگست کو سامنے آیا، جب شنگھائی کے جنازہ گھروں میں رواں ماہ سے کیتھولک مذہبی رسومات ادا کرنے پر مبینہ طور پر پابندی عائد کر دی گئی۔ یہ معلومات ایک مقامی کیتھولک شہری کی جانب سے مرتب کی گئی تھیں، جنہیں بعد میں بیرون ملک مقیم ایک چینی مخالفِ حکومت اکاؤنٹ نے سوشل میڈیا پر شیئر کیا۔ شنگھائی کے معروف سینٹ اگنیشس کیتھیڈرل میں بھی مذہبی مواد کی دستیابی محدود ہونے کی اطلاعات ہیں۔ مقامی کیتھولک افراد کا کہنا ہے کہ چرچ کی دکان پر بائبل، دعائیہ کتابوں اور مذہبی علوم سے متعلق لٹریچر کی فروخت بند یا انتہائی محدود کر دی گئی ہے۔ اسی طرح مذہبی زیارات اور آن لائن عبادت پر بھی نگرانی بڑھائی گئی ہے۔ چین نے پہلے ہی آن لائن مذہبی سرگرمیوں کے لیے سخت ضوابط نافذ کر رکھے ہیں، جبکہ انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ صدر شی جن پنگ کی مذہب کو چینی ریاستی نظریات کے مطابق ڈھالنے کی پالیسی کے تحت کیتھولک برادری پر نظریاتی کنٹرول، نگرانی اور سفری پابندیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ چینی آئین مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے، تاہم عملی طور پر مذہبی تنظیموں اور سرگرمیوں کو سرکاری ضوابط اور ریاستی نگرانی کے تحت کام کرنا پڑتا ہے۔ کیتھولک ازم چین میں سرکاری طور پر تسلیم شدہ پانچ مذاہب میں شامل ہے۔

پاکستان میں سرکاری ملازمین کے سوشل میڈیا استعمال پر مزید سخت پابندیاں

اسلام آباد: پاکستان کی وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کے سوشل میڈیا استعمال سے متعلق قواعد مزید سخت کرتے ہوئے خلاف ورزی کرنے والے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ نئے سول سرونٹس (کنڈکٹ) رولز 2026 کے تحت سرکاری ملازمین کے ذاتی سوشل میڈیا اکاؤنٹس بھی حکومتی نگرانی اور ضابطوں کے دائرے میں آئیں گے۔ نئے قواعد کے مطابق ایسے سرکاری ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جا سکے گی جو حکومت کی نظر میں حکومت مخالف سرگرمیوں یا بیانیے کو فروغ دیتے پائے جائیں۔ حکومت یا ریاستی اداروں کو تنقید یا بدنام کرنے کے لیے فرضی یا گمنام اکاؤنٹس استعمال کرنے والے اہلکاروں کے خلاف بھی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ سرکاری ملازمین کو اپنے ذاتی سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر حکومتی کام کو ذاتی تشہیر یا شہرت کے لیے استعمال کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔ اسی طرح سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو ذاتی برانڈنگ یا تشہیر کے لیے استعمال کرنے پر پابندی ہوگی۔ حکام سرکاری ملازمین سے ان کے ذاتی اور سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی تفصیلات بھی طلب کر سکیں گے۔ سرکاری اکاؤنٹ چلانے کے لیے پیشگی تحریری اجازت درکار ہوگی اور اس پر صرف تصدیق شدہ حکومتی معلومات اور مجاز سرکاری سرگرمیوں سے متعلق مواد شائع کیا جا سکے گا۔ نئے ضوابط کا دائرہ صرف روایتی سوشل میڈیا تک محدود نہیں بلکہ ٹیلی ویژن، ریڈیو، پوڈکاسٹ، بلاگز، ویڈیوز اور ویب سائٹس تک بھی پھیلا ہوا ہے۔ سرکاری ملازمین کو ایسے خیالات یا معلومات شائع کرنے سے بھی روکا گیا ہے جو حکومتی پالیسی یا سرکاری موقف سے متصادم ہوں۔

نیدرلینڈز میں بلوچ نیشنل موومنٹ کا احتجاج

ایمسٹرڈیم: بلوچ نیشنل موومنٹ (بی این ایم) نے نیدرلینڈز میں احتجاجی مظاہرہ اور ریلی منعقد کرتے ہوئے بلوچستان کے علاقے سوراب، جسے گیدر بھی کہا جاتا ہے، میں مبینہ پاکستانی فضائی حملوں کی مذمت کی ہے۔ تنظیم کا دعویٰ ہے کہ ان حملوں میں خواتین اور بچوں سمیت عام شہری متاثر ہوئے۔ احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے لطیف بلوچ، شے جامی اور آسا بجار نے سوراب واقعے کو سنگین انسانی المیہ قرار دیا۔ مقررین نے الزام عائد کیا کہ بلوچستان میں انسانی حقوق کی صورتحال مسلسل خراب ہو رہی ہے اور شہریوں کو درپیش خطرات پر عالمی برادری کی خاموشی تشویشناک ہے۔ مظاہرین نے اقوام متحدہ، یورپی یونین اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ سوراب میں رپورٹ کیے گئے فضائی حملوں کی آزادانہ اور شفاف تحقیقات کرائی جائیں تاکہ واقعے کے حقائق اور جانی نقصان کی مکمل تفصیلات سامنے آ سکیں۔ بی این ایم نے نیدرلینڈز کی سول سوسائٹی، سیاسی نمائندوں اور یورپی حکومتوں سے بھی بلوچستان میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر توجہ دینے اور متاثرہ خاندانوں کی حمایت کرنے کی اپیل کی۔ تنظیم نے کہا کہ وہ نیدرلینڈز سمیت دیگر یورپی ممالک میں اپنی آگاہی مہم جاری رکھے گی۔

عمران خان کے اہل خانہ نے حکومت پر ہسپتال کے حکم کی خلاف ورزی کا الزام لگایا

عمران خان کے ساتھ شدید ناانصافی اور اذیت کا سلوک کیا جا رہا ہے، بہن عظمیٰ خان کا الزام

اسلام آباد: عظمیٰ خانم نے تقریباً ایک سال سے اپنے بھائی کو نہیں دیکھا تھا۔ جب اس نے آخرکار، جمعہ کی نصف شب پاکستانی دارالحکومت میں حکومت کے زیر انتظام چلنے والے پمز ہسپتال کے ایک مستعار دفتر میں کیا، تو وہ صدمے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے اردگرد موجود ڈاکٹروں سے کہا، "یہ میری بہن ہے، میں اس سے 10 ماہ بعد مل رہا ہوں۔ ملک کی سپریم کورٹ نے منگل کے روز پاکستانی حکام کو حکم دیا تھا کہ سابق وزیراعظم عمران خان کو متعدد الزامات میں تین سال قید کے بعد جمعرات کی آدھی رات تک اڈیالہ جیل سے نجی طور پر چلائے جانے والے شفا انٹرنیشنل ہسپتال منتقل کیا جائے۔ لیکن جب تک خانم اور عمران خان کے ذاتی معالج فیصل سلطان نے جمعہ کی سہ پہر کو ایک نیوز کانفرنس میں رات کو بیان کیا، یہ ان کے کھاتے میں ایک الجھن کی کہانی بن چکی تھی -جس کی نشاندہی ان کے کہنے پر حکومت کی جانب سے عدالت کے حکم پر عمل کرنے میں "ناکامی" تھی۔ ان کے وکیل نے الجزیرہ کو بتایا کہ حکم کے تحت، خان کو 16 ستمبر کو کیس کی اگلی سماعت ہونے تک طبی نگہداشت کے تحت وہاں رہنا تھا۔ اس کے بجائے، اس نے چند گھنٹے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں گزارے، اس سے پہلے کہ وہ جمعہ کی صبح 5 بجے تک اپنے سیل میں واپس آئے، بغیر کبھی شفاء ہسپتال کے اندر قدم رکھے۔ خان، 73، اگست 2023 سے ان کی پارٹی، پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کو سیاسی طور پر کارفرما قرار دینے کے سلسلے میں سزاؤں کے سلسلے میں جیل میں بند ہے۔ ایک کے علاوہ سبھی کو معطل یا اپیل پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان کی دائیں آنکھ کی حالت پر تشویش، جس کے لیے مہینوں کے ماہرانہ علاج کی ضرورت ہے، نے ان کی رہائی کے لیے پی ٹی آئی کی مہم کو آگے بڑھایا اور میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کا مرکز تھا جس کی وجہ سے عدالت نے ان کی منتقلی کا حکم دیا۔

پاکستان کے سابق وزیراعظم اور پاکستان تحریک انصاف کے بانی عمران خان کی بہن عظمیٰ خان نے الزام عائد کیا ہے کہ جیل میں ان کے بھائی کے ساتھ گزشتہ کئی ماہ سے شدید ناانصافی کی جا رہی ہے اور انہیں طویل تنہائی میں رکھ کر اذیت دی جا رہی ہے۔ عظمیٰ خان نے عمران خان سے ملاقات کے بعد اسلام آباد میں پریس کانفرنس کے دوران یہ دعوے کیے۔ عظمیٰ خان کے مطابق عمران خان نے ملاقات کے دوران بار بار کہا کہ گزشتہ تقریباً 10 ماہ سے ان کے ساتھ انتہائی ناانصافی ہو رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہیں تنہائی میں رکھا جا رہا ہے اور انسانی رابطے کی کمی کے باعث ان کی صحت بھی متاثر ہوئی ہے۔ تاہم عظمیٰ خان کا کہنا تھا کہ ملاقات کے وقت عمران خان بظاہر جسمانی طور پر فٹ تھے اور ان کا بلڈ پریشر 120/80 ریکارڈ کیا گیا۔ عظمیٰ خان نے بتایا کہ انہیں جمعرات کی رات تقریباً ساڑھے آٹھ بجے اڈیالہ جیل بلایا گیا، جہاں سے بعد میں انہیں عمران خان سے ملاقات کے لیے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لے جایا گیا۔ ان کے مطابق عمران خان کی آنکھ کا طبی معائنہ اور علاج بھی کیا گیا۔

جرمنی نے چین کو سرحد پار جبر کے بڑے ذمہ دار ممالک میں شامل کیا

مخالفین کو دھمکیوں اور نگرانی کا سامنا

برلن: جرمنی کی داخلی انٹیلی جنس ایجنسی بی ایف وی (BfV) نے چین کو روس اور ایران کے ساتھ ان اہم ممالک میں شمار کیا ہے جو مبینہ طور پر دوسرے ممالک میں مقیم اپنے ناقدین اور مخالفین کے خلاف سرحد پار جبر کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ جرمن حکام کے مطابق آمرانہ حکومتوں سے فرار ہو کر جرمنی پہنچنے والے افراد بھی نگرانی، دھمکیوں اور ہراسانی سے محفوظ نہیں رہتے۔ بی ایف وی نے اس خطرے سے متاثرہ افراد کیلئے ایک خصوصی ہیلپ لائن بھی قائم کی ہے۔ اس سلسلے میں جاری 16 صفحات پر مشتمل معلوماتی کتابچے میں سیاسی مخالفین، صحافیوں اور دیگر ایسے افراد کو رابطہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جنہیں اپنے آبائی ممالک سے وابستہ عناصر کی جانب سے دباؤ یا خطرات کا سامنا ہو۔ جرمن انٹیلی جنس کے مطابق ایسے واقعات میں نگرانی، دھمکیاں، خوف زدہ کرنے کی کوششیں، اغوا اور حتیٰ کہ قتل کی کوششیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ متاثرہ افراد سے ملنے والی معلومات کے ذریعے جرمن حکام ان کارروائیوں کے طریقۂ کار کو سمجھنے اور ذمہ دار عناصر کی شناخت کرنے کی کوشش کریں گے۔

بنگلہ دیش میں اصلاحات کی تاخیر کے

باعث آئی ایم ایف قرض کی فراہمی تعطل کا شکار

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے ملنے والی قرض کی رقم اہم اقتصادی اور مالیاتی اصلاحات مکمل نہ ہونے کے باعث بدستور تعطل کا شکار ہے۔ حکومت موجودہ قرض پروگرام کے باقی حصے کے ساتھ مزید 2 ارب ڈالر کی بجٹ سپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تاہم آئی ایم ایف نے نئی مالی معاونت کو اصلاحاتی اقدامات سے مشروط کر رکھا ہے۔ آئی ایم ایف کی شرائط میں بینکاری شعبے اور بینکنگ قوانین میں اصلاحات، نیشنل بورڈ آف ریونیو (این بی آر) کی استعداد بڑھانا، ٹیکس دہندگان کی معلومات تک مربوط رسائی، بجلی اور ایندھن پر سبسڈی میں کمی، مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ اور موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت بہتر بنانا شامل ہیں۔ بنگلہ دیش کی حکومت معطل شدہ پروگرام کو دوبارہ فعال کرنے کے ساتھ آئی ایم ایف سے نئے مالیاتی انتظام پر بھی بات چیت کر رہی ہے۔ جون میں حکام نے تصدیق کی تھی کہ ڈھاکہ موجودہ پروگرام سے نکل کر ایک نیا قرض معاہدہ چاہتا ہے، جس میں اصلاحات کو ملک کی موجودہ اقتصادی صورتحال کے مطابق مرحلہ وار نافذ کرنے کی گنجائش ہو۔ آئی ایم ایف کے فسکل افیئرز ڈیپارٹمنٹ کا ایک اعلیٰ سطحی وفد حال ہی میں ڈھاکہ کا دورہ کر چکا ہے۔ وفد نے ٹیکس پالیسی، مالیاتی شعبے، میکرو اکنامک صورتحال اور موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنے کے لیے بنگلہ دیش کی ادارہ جاتی صلاحیت کا جائزہ لیا۔ اس مشن کے نتائج مستقبل کے قرض پروگرام کی شرائط طے کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خصوصاً آر ایس ایف کے تحت بنگلہ دیش کو ایک ارب ایس ڈی آر، یعنی تقریباً 1.4 ارب ڈالر کی سہولت دی گئی تھی۔ اس رقم کا تقریباً دو تہائی حصہ جاری ہو چکا ہے، جبکہ باقی رقم کی فراہمی رکی ہوئی ہے اور حکومت اسے دوبارہ بحال کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ قرض میں تاخیر بنگلہ دیش کی معیشت کے لیے ایک اہم چیلنج ہے، کیونکہ ملک کو مہنگائی، بینکاری شعبے کی کمزوریوں، کم ریونیو وصولی اور توانائی پر سبسڈی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ اس سے قبل بھی آئی ایم ایف نے ریونیو اور بینکاری اصلاحات، سبسڈی میں کمی اور مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ پر ناکافی پیش رفت کے باعث قرض کی قسطیں روک دی تھیں۔ بنگلہ دیش کے فنانس سیکریٹری ڈاکٹر محمد خیرالزمان مزمدار نے امید ظاہر کی ہے کہ آئی ایم ایف ملک کو تمام شرائط مکمل کرنے میں درپیش عملی مشکلات کو مدنظر رکھے گا اور بالآخر قرض کی فراہمی بحال کر دی جائے گی۔

مکہ دفاعی معاہدے سے بھارت کو گھبرانے کی ضرورت نہیں

خلیج میں نئی دہلی کی اصل طاقت کہیں زیادہ گہری

نئی دہلی: سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے درمیان سامنے آنے والے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کو ایک نئی علاقائی سکیورٹی صف بندی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، تاہم ایک تجزیے کے مطابق بھارت کے لیے اس پیش رفت پر ضرورت سے زیادہ ردعمل ظاہر کرنے یا اپنی خارجہ پالیسی کی بنیادی سمت تبدیل کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ معاہدے میں ایک رکن پر مسلح حملے کو تمام اراکین پر حملہ تصور کرنے کی بات کی گئی ہے، لیکن تینوں ممالک کے مختلف اسٹریٹجک مفادات اور واضح مشترکہ فوجی ڈھانچے کی عدم موجودگی اس کی عملی اہمیت پر سوال اٹھاتی ہے۔ تجزیے کے مطابق پاکستان اس معاہدے کے ذریعے مسلم دنیا میں اپنی سفارتی اہمیت دوبارہ بڑھانے، معاشی مدد حاصل کرنے اور اپنی فوج کے علاقائی کردار کو نمایاں کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ تاہم پاکستان کی کمزور معاشی صورتحال اور داخلی سلامتی کے چیلنجز اس کے لیے کسی بڑے علاقائی فوجی کردار کو طویل عرصے تک نبھانا مشکل بنا سکتے ہیں۔ معاہدے میں متحدہ عرب امارات کی عدم شمولیت کو بھی اہم قرار دیا گیا ہے۔ یو اے ای خلیج کی ایک بڑی تجارتی، اقتصادی اور اسٹریٹجک طاقت بن چکا ہے، جبکہ فجیرہ سمیت اس کا بندرگاہی اور لاجسٹکس نیٹ ورک علاقائی تجارت اور توانائی کی سلامتی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایسے میں یو اے ای کے بغیر کسی بھی انتظام کو جامع خلیجی سکیورٹی نظام قرار دینا مشکل ہوگا۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت کو یہ تصور نہیں کرنا چاہیے کہ مذہبی وابستگی کی بنیاد پر خلیجی ممالک لازماً پاکستان کے زیادہ قریب ہوں گے۔ بھارت کے سعودی عرب، یو اے ای، قطر، بحرین، کویت اور عمان کے ساتھ تعلقات صدیوں پرانے تجارتی اور سماجی روابط پر قائم ہیں، جبکہ لاکھوں بھارتی شہری خلیجی معیشتوں کا اہم حصہ ہیں۔ بھارتی برادری کی جانب سے سالانہ تقریباً 60 ارب ڈالر کی ترسیلات زر بھی اس گہرے اقتصادی تعلق کی عکاسی کرتی ہیں۔ تجزیے کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ خلیج میں بھارت کی طاقت کسی نئے فوجی معاہدے پر منحصر نہیں بلکہ اس کی معیشت، ساکھ، انسانی سرمایہ، تاریخی روابط، اسٹریٹجک خودمختاری اور کئی دہائیوں میں قائم ہونے والے اعتماد میں پوشیدہ ہے۔ بھارت کو مکہ معاہدے کے اثرات پر نظر ضرور رکھنی چاہیے، لیکن پاکستان کی ہر نئی سفارتی پیش رفت کو اپنی خارجہ پالیسی کا محور بنانے سے گریز کرنا چاہیے۔

چکوال میں آسٹریلوی لڑکی کی

ہلاکت کیلئے محکمہ کرائم کنٹرول کا کانسٹیبل قصوروار قرار

چکوال: نو سالہ آسٹریلوی شہری ہانیہ احمد کے قتل کی تحقیقات میں کرائم کنٹرول ڈپارٹمنٹ (سی سی ڈی) (پنجاب کے کانسٹیبل کو قصوروار پایا گیا، جس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس نے سینئر افسران کی پیشگی اجازت کے بغیر ایک کار پر اندھا دھند فائرنگ کی۔ یہ واقعہ 10-11 جون کی درمیانی شب چکوال شہر میں سی سی ڈی تھانے کے باہر پیش آیا۔ ایک آسٹریلوی شہری عدیل احمد، اس کی بیوی اور دو کمسن بچوں کو دو مسلح افراد لوٹ رہے تھے جب کانسٹیبل نے عدیل کی گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ ہانیہ جاں بحق جبکہ عدیل اور اس کا بیٹا عفان دونوں زخمی ہو گئے۔ 18 جون کو سی سی ڈی کے چیف ایڈیشنل آئی جی سہیل ظفر چٹھہ اور پنجاب پولیس کے آئی جی عبدالکریم نے لاہور میں مشترکہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ ایک ہفتے میں انکوائری مکمل کر لی جائے گی۔ تاہم، رپورٹ 28 جولائی کو چالان کے طور پر پراسیکیوٹر کے دفتر میں جمع کرائی گئی۔ 200 صفحات پر مشتمل رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تفتیش سی سی ڈی چکوال کے سب انسپکٹر محمد عرفان نے کی۔ رپورٹ کے مطابق ملزم کانسٹیبل نے بتایا کہ وہ سی سی ڈی تھانے کے مین گیٹ کے قریب کھڑا تھا جب اسے باہر شور سنائی دیا۔ اس نے بتایا کہ اس نے اسٹیشن کے مغربی کونے پر دو مسلح افراد کو ایک سفید کار کو لوٹتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے دیکھتے ہی ایک مسلح شخص نے مجھ پر پستول سے فائرنگ کی اور میں نے بھی ڈاکوؤں کی طرف فائرنگ کی۔ "فائرنگ سے خود کو بچانے کے لیے میں نے دیوار کے پیچھے ڈھانپ لیا، اسی دوران کار تیزی سے اسلامیہ چوک کی طرف بڑھی اور میں نے پرائیویٹ موٹر سائیکل پر لفٹ لی اور کار کے پیچھے گیا لیکن گاڑی نہیں ملی۔" تاہم ڈیوٹی آفیسر انسپکٹر جہانزیب خان نے کانسٹیبل کے بیان کو مسترد کر دیا۔ اس نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ کانسٹیبل نے سرکاری ایس ایم جی سے ان کی یا کسی اعلیٰ افسر کی اجازت کے بغیر فائرنگ کی اور نجی موٹر سائیکل پر گاڑی کا پیچھا کیا، وہ بھی بغیر اجازت کے۔ اس وقت اسٹیشن پر موجود تین دیگر اہلکاروں نے انسپکٹر خان کے بیان کی تصدیق کی۔ انکوائری نے نجی دفاع میں کام کرنے کے کانسٹیبل کے دعوے کو مکمل طور پر غلط اور حقائق کے برعکس قرار دیا۔ اس میں بتایا گیا کہ جائے وقوعہ سے 14 پستول کی گولیوں کے خول اور 13 کلاشنکوف کے ڈبے برآمد ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں چوبیس گواہوں کو شامل کیا گیا۔ ان میں سے ایک محلہ سرکلر روڈ کے احمد نواز نے بتایا کہ وہ کانسٹیبل کو جانتا ہے۔ اس نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ وہ قریبی سرپاک گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد گھر واپس آ رہا تھا جب وہ سی سی ڈی پولیس اسٹیشن پہنچا تو کانسٹیبل کو کلاشنکوف کے ساتھ باہر کھڑا دیکھا۔

بلوچ شناخت کو شک کی علامت بنا دیا گیا ہے

بلوچ عوام مسلسل ریاستی جبر کا سامنا کر رہے ہیں: ڈاکٹر صبیحہ بلوچ

کوئٹہ: بلوچ یکجہتی کمیٹی کی مرکزی رہنما ڈاکٹر صبیحہ بلوچ نے کہا ہے کہ سکیورٹی کے نام پر پورے ملک میں بلوچ شناخت کو شک کی علامت بنا دیا گیا ہے۔ جہاں کہیں بھی بلوچ آباد ہیں، ڈیرہ غازی خان، کراچی یا بلوچستان میں، وہ مسلسل منظم ریاستی جبر کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں بلوچ شہریوں کو ڈرون حملوں اور فضائی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، جبکہ کراچی میں نسلوں سے آباد بلوچ برادریوں کو بڑھتی ہوئی ہراسانی، چھاپوں اور کارروائیوں کا سامنا ہے۔ ماڑی پور، لیاری اور دیگر بلوچ آبادی والے علاقوں میں مسلسل چھاپے اور آپریشن جاری ہیں، اور بہت سے لوگوں کو جبری طور پر لاپتا کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں حالیہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے تناظر میں بلوچ یکجہتی کمیٹی کی سوشل میڈیا مہم کے بارے میں انہوں نے کہا کہ مہم کا مقصد ان زیادتیوں پر چھائی خاموشی کو توڑنا، متاثرہ خاندانوں کی آواز کو بلند کرنا، اور کراچی میں جبری گمشدگیوں اور ظلم و ستم کی جانب توجہ مبذول کرانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سب سے اپیل کرتی ہوں کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی کی اس مہم میں شامل ہوں اور اس ظلم کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ مزید کہا کہ زندہ رہنے کا حق ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ جبری گمشدگیوں کا خاتمہ کیا جائے۔ سکیورٹی کو بلوچ عوام پر ظلم و ستم اور ان کی تباہی کے جواز کے طور پر استعمال کرنا بند کیا جائے۔ جب کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے، جہاں جولائی اور اگست 2026 میں کوئٹہ سے دو نوجوانوں کے جبری لاپتہ ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں، جبکہ پانچ افراد مختلف اوقات میں لاپتہ کیے جانے کے بعد بازیاب ہو گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق شعیب بلوچ ولد محمد آصف بلوچ، عمر 19 سال، رہائشی کلی الماس، ایئرپورٹ روڈ کوئٹہ، کو 4 اگست 2026 کی صبح تقریباً 4 بجے گھر سے جبری لاپتہ کیا گیا۔ اسی طرح محمد نصیر بلوچ ولد عبدالنبی، عمر 23 سال، رہائشی کیچی بیگ کوئٹہ، پیشے کے اعتبار سے ڈرائیور، کو 18 جولائی 2026 کی رات تقریباً ساڑھے 12 بجے گھر سے جبری لاپتہ کیا گیا۔ دوسری جانب پانچ افراد کی بازیابی بھی رپورٹ ہوئی ہے۔ لطیف ولد حاجی سلیم، سکنہ پروم، پنجگور، کو 20 جون کو لاپتہ کیا گیا تھا اور وہ 18 اگست 2026 کو کوئٹہ کے ٹیکسی اسٹینڈ سے بازیاب ہوئے۔ صدیق ولد رسول جان، سکنہ پروم، پنجگور، کو 26 جون کو لاپتہ کیا گیا تھا، جن کی 18 اگست کو پروم، پنجگور سے بازیابی ہوئی۔ نصرت خان ولد خان محمد، رہائشی پروم، پنجگور، کو 2 مئی 2026 کو لاپتہ کیا گیا تھا اور وہ 18 اگست کو کوئٹہ سے بازیاب ہوئے۔ اسی طرح سید نظام شاہ ولد سید غیاث اور اظہر اللہ حق ولد عبدالحکیم، سکنہ چاغی، دونوں کو 4 اگست 2026 کو لاپتہ کیا گیا تھا۔ دونوں کی 19 اگست کو دالبندین سے بازیابی ہوئی۔ واضح رہے کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ متعدد کیسز ریاستی دباؤ، خوف اور دیگر وجوہات کے باعث رپورٹ نہیں ہو پاتے، جبکہ بعض افراد کئی ماہ یا سالوں تک لاپتہ رہنے کے بعد بازیاب ہوتے ہیں۔ متاثرہ خاندانوں کے مطابق بعض بازیاب افراد کو خاموش رہنے اور اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات کے بارے میں بات نہ کرنے کی دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ربیع الاول رحمت عالمؐ کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں

ربیع الاول اسلامی سال کا وہ بابرکت مہینہ ہے جس کا ذکر آتے ہی دلوں میں محبت رسولؐ کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس نے تاریخ انسانی کو سب سے عظیم ہستی، محسن انسانیت، رحمتِ عالم حضرت محمدؐ کی آمد کی خوش خبری دی۔ آپؐ کی تشریف آوری صرف عرب کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت تھی۔ آپؐ ایسے وقت میں دنیا میں تشریف لائے جب جہالت، ظلم، تعصب، بت پرستی، طبقاتی تقسیم اور اخلاقی زوال نے انسانی معاشرے کو اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ آپؐ نے انسان کو انسان کی قدر سکھائی، دلوں کو ایمان کی روشنی عطا کی اور زندگی گزارنے کا ایسا جامع دستور دیا جس میں عبادت بھی ہے، اخلاق بھی، حقوق بھی ہیں، فرائض بھی، محبت بھی ہے اور عدل بھی۔ ربیع الاول ہمیں صرف خوشی منانے کا موقع نہیں دیتا بلکہ اپنے تعلق بالرسولؐ کا جائزہ لینے کی دعوت بھی دیتا ہے۔

پروفیسر عذرا بانو

ربیع الاول اسلامی سال کا وہ بابرکت مہینہ ہے جس کا ذکر آتے ہی دلوں میں محبت رسولؐ کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس نے تاریخ انسانی کو سب سے عظیم ہستی، محسنِ انسانیت، رحمتِ عالم حضرت محمدؐ کی آمد کی خوش خبری دی۔ آپؐ کی تشریف آوری صرف عرب کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت تھی۔ آپؐ ایسے وقت میں دنیا میں تشریف لائے جب جہالت، ظلم، تعصب، بت پرستی، طبقاتی تقسیم اور اخلاقی زوال نے انسانی معاشرے کو اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ آپؐ نے انسان کو انسان کی قدر سکھائی، دلوں کو ایمان کی روشنی عطا کی اور زندگی گزارنے کا ایسا جامع دستور دیا جس میں عبادت بھی ہے، اخلاق بھی، حقوق بھی ہیں، فرائض بھی، محبت بھی ہے اور عدل بھی۔ ربیع الاول ہمیں صرف خوشی منانے کا موقع نہیں دیتا بلکہ اپنے تعلق بالرسولؐ کا جائزہ لینے کی دعوت بھی دیتا ہے۔ نبی کریمؐ سے محبت ایمان کا لازمی حصہ ہے، مگر سچی محبت صرف زبان سے اظہار کا نام نہیں، اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کو رسول اللہؐ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ ہماری گفتگو، ہمارے معاملات، ہمارے گھر، ہماری تجارت، ہماری تعلیم، ہماری معاشرت اور ہماری اجتماعی زندگی میں اگر سیرت مصطفیؐ کی جھلک نظر آنے لگے تو یہی ربیع الاول کا سب سے خوبصورت پیغام ہوگا۔

رسول اکرمؐ نے ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جہاں انسان کی عزت اس کے مال، خاندان، رنگ، زبان یا قبیلے سے نہیں بلکہ اس کے کردار اور تقویٰ سے متعین ہوتی تھی۔ آپؐ نے کمزوروں کے حقوق کی حفاظت فرمائی، یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی، پڑوسی کے حقوق بیان کیے، عورت کو عزت دی، غلاموں کے ساتھ انسانی سلوک کا حکم دیا اور دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا معیار بلند رکھا۔ آج جب دنیا ترقی کے باوجود نفرت، تشدد، خودغرضی، معاشرتی انتشار اور ذہنی بے سکونی کا شکار ہے، سیرت نبویؐ پہلے سے کہیں زیادہ ہماری رہنمائی کر سکتی ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ ربیع الاول کے اجتماعات، محافل اور نعتیہ پروگرام ہماری زندگی میں کیا تبدیلی پیدا کر رہے ہیں؟ اگر ہم نبی کریمؐ کی محبت میں محفل سجاتے ہیں لیکن معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں، وعدہ خلافی کرتے ہیں، کسی کا حق دباتے ہیں، والدین کو تکلیف پہنچاتے ہیں، پڑوسیوں سے بدسلوکی کرتے ہیں یا اپنے ماتحتوں کے ساتھ ناانصافی کرتے ہیں تو ہمیں اپنے دعوائے محبت کا احتساب ضرور کرنا چاہیے۔ محبت رسولؐ کا حقیقی ثبوت یہ ہے کہ ہماری ذات سے دوسروں کو امن، خیر، راحت اور بھلائی پہنچے۔

آج ہمیں سب سے زیادہ ضرورت سیرت رسولؐ کو زندگی کے عملی میدان میں اتارنے کی ہے۔ نوجوان نسل کو صرف واقعات سیرت سنانے کے بجائے یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ رسول اللہؐ نے علم کی قدر کیسے پیدا کی، وقت کی اہمیت کیسے بتائی، اختلاف کے باوجود اخلاق کیسے برقرار رکھا اور مشکلات کے باوجود امید کا دامن کیسے تھامے رکھا۔ اگر ہماری نئی نسل سیرت نبویؐ کو اپنی شخصیت سازی کا مرکز بنا لے تو وہ نہ صرف ایک اچھا مسلمان بلکہ ایک ذمہ دار شہری، باکردار انسان اور معاشرے کے لیے مفید فرد بھی بن سکتی ہے۔

ربیع الاول کا ایک اہم پیغام یہ بھی ہے کہ ہم اپنے گھروں کو محبت، احترام اور اخلاق کا مرکز بنائیں۔ رسول اللہؐ کی گھریلو

زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ اہل خانہ کے ساتھ شفقت فرماتے، بچوں سے محبت کرتے، بڑوں کا احترام کرتے اور کمزوروں کا خیال رکھتے تھے۔ آج ہمارے گھروں میں معمولی اختلافات بڑے تنازعات بن جاتے ہیں، رشتے انا کی نذر ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو معاف کرنے کا حوصلہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے ماحول میں سیرتِ طیبہ ہمیں صبر، برداشت، عفو و درگزر اور حسنِ معاشرت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اسی طرح معاشرتی زندگی میں بھی ہمیں حضور اکرمؐ کے اخلاق کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا کے اس دور میں زبان اور قلم کی ذمہ داری پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کسی خبر کی تحقیق کیے بغیر اسے پھیلانا، کسی کی عزت مجروح کرنا، طنز و تضحیک کرنا یا اختلاف رائے کو دشمنی میں تبدیل کر دینا اسلامی اخلاق کے منافی ہے۔ نبی کریمؐ نے ہمیں زبان کی حفاظت، دوسروں کی عزت اور حسنِ کلام کی تعلیم دی۔ اگر ربیع الاول میں ہم صرف ایک عادت بھی بدلنے کا عزم کر لیں اور اپنی زبان کو جھوٹ، غیبت، الزام اور دل آزاری سے محفوظ رکھیں تو یہ بھی محبت رسولؐ کا ایک عملی اظہار ہوگا۔

ربیع الاول ہمیں اتحاد اور اخوت کا سبق بھی دیتا ہے۔ رسول اللہؐ نے منتشر قبائل کو ایک امت بنایا اور دلوں میں ایسی محبت پیدا کی جس کی مثال انسانی تاریخ میں کم ملتی ہے۔ آج امت مختلف فکری، سیاسی اور سماجی اختلافات میں بٹی ہوئی ہے۔ اختلاف رائے اپنی جگہ فطری ہے، لیکن اختلاف کو نفرت اور دشمنی میں تبدیل کرنا کسی طرح درست نہیں۔ ہمیں سیرت مصطفیٰؐ سے یہ سبق لینا چاہیے کہ خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں، اختلاف میں شائستگی اختیار کریں اور امت کے وسیع تر مفاد کو ذاتی پسند و ناپسند پر ترجیح دیں۔

ربیع الاول کا اصل جشن یہ ہے کہ ہمارے کردار میں مصطفیٰؐ کی تعلیمات کا نور پیدا ہو۔ ہمارے ہاتھ کسی پر ظلم نہ کریں، ہماری زبان کسی کا دل نہ توڑے، ہماری آنکھ کسی کی عزت پر بری نظر نہ ڈالے، ہمارے معاملات کسی کے لیے پریشانی کا سبب نہ بنیں اور ہمارے گھروں سے محبت و سکون کا پیغام نکلے۔ اگر ایک مسلمان اپنی ذات سے اپنے خاندان، محلے اور معاشرے کو خیر پہنچانے لگے تو یہی سیرتِ رسولؐ کا عملی انقلاب ہے۔ اس بابرکت مہینے میں ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم نبی کریمؐ کی سیرت کا مطالعہ کریں گے، درود و سلام کی کثرت کریں گے، نماز کی پابندی کو مضبوط کریں گے، اپنے معاملات درست کریں گے، والدین کی خدمت کریں گے، رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں گے، ضرورت مندوں کی مدد کریں گے اور اپنی زندگی میں اخلاق نبویؐ کو جگہ دیں گے۔ محبت کا یہ سفر کسی ایک مہینے تک محدود نہیں ہونا چاہیے؛ ربیع الاول ہمیں آغاز کا موقع دے اور پورا سال ہماری زندگی اس محبت کی گواہی دیتی رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ربیع الاول کیلنڈر کا محض ایک مہینہ نہیں، اپنے دل اور کردار کو سیرت مصطفیٰ کے آئینے میں دیکھنے کا موسم ہے۔ اگر اس مہینے میں ہماری آنکھیں محبت سے نم ہوں مگر کردار میں کوئی تبدیلی نہ آئے، زبان پر درود ہو مگر معاملات میں ظلم باقی رہے، محفل میں سیرت کا ذکر ہو مگر گھر میں اخلاق نبوی کا فقدان ہو تو ہمیں اپنے جشن سے زیادہ اپنے احتساب کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر ربیع الاول ہمیں جھوٹ چھوڑنے، حق ادا کرنے، دل جوڑنے، مظلوم کا سہارا بننے، والدین کی خدمت کرنے، انسانوں سے محبت کرنے اور رسولؐ کے اخلاق کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے پر آمادہ کر دے تو یقیناً یہ مہینہ ہمارے لیے حقیقی معنوں میں مبارک ثابت ہوگا۔ محبت مصطفیٰؐ کا سب سے روشن چراغ وہ کردار ہے جس کی روشنی میں دوسروں کو بھی امن، عزت، محبت اور خیر نصیب ہو، یہی ربیع الاول کا سب سے بڑا پیغام اور ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

آپ ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز توحید کے پیغام سے کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ اس پوری کائنات کا خالق اور مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور عبادت کے لائق بھی صرف وہی ہے۔ اس زمانے میں عرب معاشرے میں بت پرستی عام تھی۔ لوگ مختلف بتوں کو اپنا معبود سمجھتے تھے اور ان کے سامنے جھکتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس غلط عقیدے کو ختم کرنے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لانے کی کوشش کی۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو سمجھایا کہ وہ اپنی زندگی کو اپنے خالق کی مرضی کے مطابق گزاریں اور اس دنیا کی ظاہری طاقتوں کے بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ آپ ﷺ کی دعوت صرف عقیدے کی اصلاح تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ نے پورے معاشرے کی اصلاح فرمائی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو سچ بولنے، وعدہ پورا کرنے، امانت کی حفاظت کرنے، والدین کا احترام کرنے، رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے، پڑوسیوں کا خیال رکھنے، یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے اور کمزوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے انسان کو بتایا کہ دوسروں کے حقوق ادا کیے بغیر صرف اپنی ذات کی بھلائی کافی نہیں۔ ایک مسلمان کی زندگی میں عبادت کے ساتھ اچھا اخلاق اور انسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بھی بہت اہم ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کے اخلاق مبارکہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ یعنی بے شک آپ ﷺ عظیم اخلاق کے مرتبے پر فائز ہیں۔ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو آپ ﷺ کا عظیم کردار تھا۔ آپ ﷺ کی گفتگو میں نرمی تھی، آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آتے تھے، کسی کی دل آزاری سے بچتے تھے اور ضرورت مندوں کا خیال رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ انسان کی اصل خوبصورتی اس کے لباس، دولت یا ظاہری شکل میں نہیں بلکہ اس کے کردار اور اخلاق میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنی ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اس آیت میں آپ ﷺ کی پوری شخصیت کا ایک عظیم پہلو سامنے آتا ہے، یعنی آپ ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے۔

□□□

مرشدانِ خبر
ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA
۲۳/اگست۔۲۰۲۶

وندے ماترم کو سیاسی اور مذہبی تقسیم کا ذریعہ بنانے کی کوشش

کانگریس کی راجیہ سبھا رکن رینوکا چودھری نے وندے ماترم کو لے کر جاری سیاسی تنازع پر بی جے پی اور آر ایس ایس کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ قومی گیت کو سیاسی بحث کا موضوع بنا کر ملک میں نفرت اور تقسیم کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رینوکا چودھری نے سونیا گاندھی پر وندے ماترم کی مبینہ توہین سے متعلق الزامات کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ اصل عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے اٹھایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق سونیا گاندھی نے جو کہا، اسے سمجھے بغیر صرف ایک اشارے کی بنیاد پر ان کے خلاف الزامات عائد کیے گئے۔ انہوں نے کنگنا رناوت کے اس الزام پر بھی ردعمل دیا جس میں اداکارہ اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے کانگریس پر حب الوطنی اور قومی ترانے کے معاملے میں پاکستان سے بھی زیادہ نفرت کرنے کا الزام لگایا تھا۔ رینوکا چودھری نے کنگنا پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ملک کی تاریخ کے بارے میں مکمل معلومات نہیں دی گئیں۔ انہوں نے آر ایس ایس کے ماضی کا حوالہ دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ جو لوگ آج اچانک وندے ماترم اور حب الوطنی کی بات کر رہے ہیں، وہ پہلے کہاں تھے۔ کانگریس رہنما نے الزام لگایا کہ وندے ماترم کو جان بوجھ کر سیاسی اور مذہبی تقسیم کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ قومی گیت کو اچانک اتنی شدت سے سیاسی بحث کا حصہ کیوں بنایا جا رہا ہے۔ مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی کے سونیا گاندھی کے خلاف ''اطالوی خون'' سے متعلق بیان پر بھی رینوکا چودھری نے سخت ردعمل دیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی کی قومیت یا خاندانی پس منظر کو بنیاد بنا کر حب الوطنی پر سوال اٹھانا مناسب نہیں اور سوال کیا کہ آخر کسی شخص کے خون میں کیا ہے، یہ طے کرنے کا معیار کیا ہونا چاہیے۔ مندر اس لیے بنائے جا رہے ہیں تاکہ انہیں چوری کیا جا سکے۔ رینوکا چودھری نے ایودھیا کے رام مندر سے متعلق عطیات اور انتظامی معاملات پر بھی مرکزی حکومت اور متعلقہ ٹرسٹ کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے رام مندر عطیات معاملے میں ایس آئی ٹی کی جانب سے شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کے سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے اور سابق ٹرسٹی انل مشرا کو کلین چٹ دیے جانے پر سوال اٹھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں پہلے ہی اندازہ تھا کہ بڑے عہدوں پر موجود افراد کو بچانے کے لیے نچلے درجے کے لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ رینوکا چودھری نے الزام لگایا کہ مذہبی مقامات کی تعمیر کے نام پر ہونے والی سرگرمیوں میں شفافیت ضروری ہے۔ انہوں نے انتہائی سخت الفاظ میں کہا کہ اگر مذہب کے نام پر بدعنوانی یا بے ضابطگی ہوتی ہے تو اس پر سوال اٹھانا ضروری ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایودھیا رام مندر عطیات معاملے کی تحقیقات کرنے والی خصوصی تحقیقاتی ٹیم نے چمپت رائے اور انل مشرا سے پوچھ گچھ کی تھی۔ دونوں نے جون میں اپنے عہدوں سے استعفیٰ دیا تھا۔ رینوکا چودھری نے 'کاکروچ جنتا پارٹی' کے مستقبل سے متعلق سوال پر کہا کہ جمہوریت میں سیاسی مستقبل کے بارے میں حتمی پیش گوئی نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ کس نے سوچا تھا کہ عدالتی تبصرے کے بعد ایک نئی سیاسی جماعت کے قیام کی بات سامنے آئے گی۔ ان کے مطابق جمہوریت کی یہی خصوصیت ہے کہ جب تک جمہوری عمل زندہ ہے، سیاست میں کسی بھی تبدیلی کے امکانات موجود رہتے ہیں۔ وندے ماترم پر سیاسی تنازع اس وقت مزید نمایاں ہوا جب پارلیمنٹ میں قومی گیت سے متعلق بحث کے دوران حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان شدید اختلافات سامنے آئے۔ اپوزیشن نے حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے تاریخی اور قومی موضوعات کو سیاسی بحث کا مرکز بنا رہی ہے۔ رینوکا چودھری اس سے قبل بھی پارلیمنٹ کے اندر وندے ماترم اور NEET تنازع کے حوالے سے حکومت پر شدید تنقید کر چکی ہیں۔ جولائی میں انہوں نے کہا تھا کہ وندے ماترم کے نعرے لگانے سے طلبہ اور عوام کے حقیقی مسائل حل نہیں ہوں گے۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

چینی کم

پچھلے کچھ دنوں سے ہمارے ملک میں چینی کی قیمت مسلسل بڑھ رہی ہے اور اب یہ ایک عام سی چیز سے نکل کر بڑی بحث بن گئی ہے۔ اگر آپ بازار گئے ہوں تو آپ نے چینی کی بڑھتی قیمت سن کر اپنی جیب یقیناً ٹٹولی ہوگی۔ صرف ایک مہینے میں عام دکان پر چینی کی قیمت تقریباً 48 روپے کلو تھا، وہی قیمت بڑھ کر 20 اگست تک 55 سے 56 روپے تک پہنچ گئی۔ یعنی 7 سے 8 روپے کی سیدھی بڑھوتری۔ یہ تقریباً 16 فیصد اضافہ ہے۔ اور یہ تو اوسط قیمت ہے، ممبئی جیسے شہروں میں لوگ 61 روپے کلو تک بھی چینی خرید رہے ہیں۔ دیکھنے میں تو لگتا ہے کہ صرف چینی مہنگی ہوئی ہے لیکن اس کا اثر بہت جگہ پڑتا ہے۔ ہمارے گھر کی چائے، بچوں کے بسکٹ، مٹھائی، بیکری کا سامان سب میں چینی لگتی ہے۔ سب سے زیادہ ڈر تہواروں کا ہے۔ آگے گنیش چترتھی ہے، پھر دسہرہ اور دیوالی ہے۔ ان دنوں میں ہر گھر میں مٹھائی بنتی ہے، بازار میں مانگ بہت بڑھ جاتی ہے۔ اگر ابھی سے یہ حال ہے تو تہوار پر کیا ہوگا۔ اور جو کماتا ہے، اس کے لیے تو 50 روپے والی چیز کا 60 روپے ہونا بہت بڑا جھٹکا ہے۔ اس کا ماہانہ بجٹ میں مزید بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ وہ کہاں کمی کرے کہاں نہ کرے کہیں نہ کہیں اس سے بازار کی مہنگائی بھی بڑھتی ہے۔ اب یہاں دو الگ باتیں ہیں۔ حکومت کچھ اور کہہ رہی ہے اور اپوزیشن کچھ اور۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس بار چینی کی پیداوار کم ہوئی ہے۔ شروع میں لگ رہا تھا 343 لاکھ ٹن چینی بنے گی، اب اندازہ ہے کہ صرف 306 لاکھ ٹن ہی بنے گی۔ موسم نے بھی گنے کی فصل کو نقصان پہنچایا ہے۔ اوپر سے تہوار کی وجہ سے مانگ پہلے سے ہی زیادہ ہے، اور باہر کے ملکوں میں بھی سپلائی ہے۔ کچھ لوگوں نے ذخیرہ اندوزی بھی کی ہے۔ حکومت نے ایک بات صاف کی ہے کہ یہ ایتھنول کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے ایتھنول کے لیے 12 فیصد چینی استعمال ہوتی تھی، اب صرف 9 فیصد ہو رہی ہے۔ اب تو زیادہ تر ایتھنول مکئی، چاول اور گنے کے رس سے بن رہا ہے۔ قیمت روکنے کے لیے حکومت نے تین چار فوری کام کیے ہیں۔ پہلا، دکاندار کتنی چینی اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اس کی حد مقرر کر دی ہے۔ تاکہ کوئی جمع کر کے مصنوعی قلت نہ بنا سکے۔ بڑے خریداروں کے لیے بھی کہا ہے کہ 15 دن سے زیادہ کا ذخیرہ نہ رکھیں۔ دوسرا اور سب سے بڑا فیصلہ، حکومت 10 لاکھ ٹن کچی چینی باہر سے منگا رہی ہے اور اس پر کوئی ڈیوٹی نہیں لگے گی۔ سوچیں، تقریباً 10 سال بعد بھارت دوبارہ چینی باہر سے منگا رہا ہے۔ تیسرا، چینی کو باہر بھیجنے پر روک لگا دی ہے۔ پہلے اپنے ملک کے لوگوں کو پوری کرنی چاہیے، پھر باہر بھیجیں اپوزیشن جماعت کانگریس کے جے رام رمیش اور عام آدمی پارٹی کے اروند کیجریوال نے کہا ہے کہ یہ سب 20 فیصد ایتھنول پالیسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ 20 کا مطلب ہے پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول ملانا۔ ان کا کہنا ہے کہ جب گنے سے ایندھن بنے گا تو کھانے کے لیے چینی مہنگی تو ہوگی ہی۔ لیکن یہاں تھوڑا رک کر سوچنا ہوگا۔ صرف ایتھنول 20 کو ہی سارا قصوروار ٹھہرا دینا صحیح نہیں ہے۔ کم پیداوار، خراب موسم اور تہوار کی مانگ، یہ سب بھی بڑی اور وجہیں ہیں۔ میں کثر موجودہ حکومت ہر معاملے میں دو کشتیوں میں پیر رکھ کر چلنے کی روش اپناتی رہی ہے۔ ایک طرف کسان کو گنے کی اچھی قیمت دینی ہے، اس کے لیے 355 روپے فی کوئنٹل FRP رکھا ہے اور ملوں کو بھی چلانا ہے۔ دوسری طرف ہمیں، یعنی عام آدمی کو سستی چینی بھی دینی ہے، اس لیے چینی کی کم سے کم قیمت 31 روپے مقرر کی گئی ہے۔ اب اصل امتحان آنے والے مہینوں میں ہے۔ جو چینی باہر سے آئے گی اور جو اسٹاک والی پابندی لگی ہے، کیا اس سے دیوالی تک قیمت نیچے آتی ہے یا نہیں، یہی دیکھنا ہے۔ اور اگر قیمت یوں ہی برقرار رہتی ہے تو حکمراں جماعت کا کوئی وزیر یا وزیر خزانہ سمجھانے لگے کہ (جس طرح گزشتہ دو تین سال قبل پیاز کی بڑھتی ہوئی قیمت پر کہا تھا، میں پیاز نہیں کھاتی) اس بار کہہ دیں چوں ہمارے ملک میں ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد روز افزوں ہے، اسے دیکھتے ہوئے حکومت نے چینی کی قیمت بڑھائی ہے تاکہ عوام چینی کا استعمال کم کریں، اور صحت مند رہیں۔

— جبیں نازاں

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ربیع الاول کا مہینہ آتے ہی دلوں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ نبی کریمؐ کی یاد تازہ ہوتی ہے، سیرت کے جلسے ہوتے ہیں، درود و سلام کی محفلیں سجتی ہیں اور رسول اللہؐ سے محبت کے جذبات اپنے عروج پر پہنچ جاتے ہیں۔ یہ محبت ایمان کا حصہ ہے۔ مسلمان کے لیے رسول اللہؐ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں ہوسکتا۔ لیکن اسی محبت کے ماحول میں ایک سوال بھی ہمارے سامنے کھڑا ہوتا ہے: کیا ہم اپنے محبوب رسولؐ کی طرف وہی بات منسوب کرتے ہیں جو حقیقت میں آپؐ نے فرمائی یا آپؐ کی سیرت سے ثابت ہے؟ یہ سوال کسی کی محبت پر اعتراض نہیں، بلکہ محبت ہی کا تقاضا ہے۔ جس ہستی سے ہمیں سب سے زیادہ محبت ہے، اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہمیں سب سے زیادہ محتاط بھی ہونا چاہیے۔ رسول اللہؐ نے اپنی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا: "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔" (متفق علیہ)

موضوع اور ضعیف روایات سے میرے نبیؐ کی سیرت کو داغ دار نہ کیجئے

عبدالغفار صدیقی

ربیع الاول کا مہینہ آتے ہی دلوں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ نبی کریمؐ کی یاد تازہ ہوتی ہے، سیرت کے جلسے ہوتے ہیں، درود و سلام کی محفلیں سجتی ہیں اور رسول اللہؐ سے محبت کے جذبات اپنے عروج پر پہنچ جاتے ہیں۔ یہ محبت ایمان کا حصہ ہے۔ مسلمان کے لیے رسول اللہؐ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں ہوسکتا۔ لیکن اسی محبت کے ماحول میں ایک سوال بھی ہمارے سامنے کھڑا ہوتا ہے: کیا ہم اپنے محبوب رسولؐ کی طرف وہی بات منسوب کرتے ہیں جو حقیقت میں آپؐ نے فرمائی یا آپؐ کی سیرت سے ثابت ہے؟ یہ سوال کسی کی محبت پر اعتراض نہیں، بلکہ محبت ہی کا تقاضا ہے۔ جس ہستی سے ہمیں سب سے زیادہ محبت ہے، اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہمیں سب سے زیادہ محتاط بھی ہونا چاہیے۔ رسول اللہؐ نے اپنی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا: "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔" (متفق علیہ) آج ہمارے معاشرے میں رسول اللہؐ کے فضائل اور سیرت کے حوالے سے بہت سی باتیں ایسی مشہور ہیں جو یا تو ضعیف روایات سے منقول ہیں، یا جن کی کوئی معتبر بنیاد نہیں، یا پھر کسی روایت کے مفہوم کو بڑھا چڑھا کر ایسا بنا دیا گیا ہے کہ وہ اصل روایت سے بالکل مختلف نظر آنے لگتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان باتوں کو جذبات کے بجائے تحقیق کی نگاہ سے دیکھیں۔ سب سے پہلے یہ جملہ ملاحظہ کیجیے: "اگر محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔" یہ جملہ محبت اور عقیدت کے جذبات سے کہا جاتا ہے، لیکن اسے قرآن یا صحیح حدیث کے طور پر پیش کرنا درست نہیں۔ کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، وہی مالک ہے، وہی رازق ہے اور وہی تمام اختیارات کا حقیقی مالک ہے۔ رسول اللہؐ اللہ کے برگزیدہ بندے اور آخری رسول ہیں۔ آپؐ کا مقام بے مثال ہے، لیکن آپؐ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ قرآن نے آپؐ کی عظمت بیان کرتے ہوئے اسی عبدیت کو بھی نمایاں کیا ہے۔ ہمیں اپنے نبیؐ کی عظمت بیان کرنے کے لیے ایسی بات کی ضرورت نہیں جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو۔ حضور اکرمؐ کی تخلیق اللہ کے عین منصوبے کے مطابق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی روح کو پہلے پیدا کر رکھا ہے۔ کسے کب زمین پر آنا ہے وہی جانتا ہے۔ اول تو اس طرح کی کوئی بات قرآن میں نہیں ہے اور نہ حضورؐ نے ہی بیان فرمائی ہے۔ اس جملہ سے دیگر رسولوں کی توہین سی ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ باقی تمام انبیاء کرام (نعوذ باللہ) حضورؐ کے استقبال کے لیے یا ان کے لیے دری بچھانے کے واسطے پیدا ہوئے تھے۔ سوال یہ بھی ہے کہ آپؐ کیوں نہ ہوتے؟ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منصوبہ کا حصہ تھے۔ یوں تو آپ کسی بھی نبی کے بارے میں کہہ سکتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں "آدمؑ نہ ہوتے تو کچھ بھی ہوتا"۔ "حضرت نوحؑ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا" وغیرہ

اسی طرح ایک واقعہ بہت مشہور ہے کہ حضرت آدمؑ نے محمدؐ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور ان کی توبہ قبول ہوگئی۔ اس سلسلے میں بعض روایات نقل کی جاتی ہیں، لیکن ان کی صحت کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔ اس لیے اسے قطعی اور یقینی واقعہ کے طور پر بیان کرنا مناسب نہیں۔ حضرت آدمؑ کی توبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مغفرت قرآن مجید میں بالکل واضح طور پر موجود ہے۔ قرآن کہتا ہے: "پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے، تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی، بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔" (سورۃ البقرۃ: 37) جب قرآن نے واقعہ اس وضاحت کے ساتھ بیان کردیا تو ہمیں غیر ثابت

روایت کی ضرورت ہی کیا ہے؟

ایک اور بات بہت مشہور ہے کہ رسول اللہ کا سایہ نہیں تھا۔ بعض لوگ اسے آپؐ کی خصوصیت اور معجزہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس بارے میں کوئی ایسی صحیح اور صریح روایت موجود نہیں جس کی بنیاد پر ہم اسے یقینی حقیقت کے طور پر بیان کریں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ رسول اللہؐ کے معجزات بے شمار اور صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ اس لیے آپؐ کی عظمت ثابت کرنے کے لیے ہر مشہور بات کو معجزہ بنا دینا نہ علمی دیانت ہے اور نہ محبت کا تقاضا۔ اسی طرح یہ کہنا کہ رسول اللہؐ بشر نہیں تھے بلکہ محض نور تھے، ایک ایسا جملہ ہے جس میں الفاظ کے استعمال سے بہت بڑا فرق پیدا ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید رسول اللہؐ کی زبان سے کہلواتا ہے: "کہہ دیجیے: میں تو تم ہی جیسا ایک بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے۔" (سورۃ الکہف: 110) غور کیجیے! اس آیت کے مطابق آپؐ بشر ہیں، لیکن عام بشر نہیں۔ آپؐ اللہ کے آخری نبی، اس کے رسول اور وحی کے امین ہیں۔ آپؐ کی نبوت آپؐ کو تمام انسانوں سے بلند مقام عطا کرتی ہے، مگر اس سے آپؐ کی بشریت ختم نہیں ہوجاتی۔ قرآن نے ایک ہی آیت میں بشریت اور وحی دونوں کو بیان کر کے حقیقت واضح کردی۔

بعض مجالس میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول اللہؐ "مختارِ کل" ہیں، یعنی کائنات میں ہر قسم کا اختیار آپؐ کو حاصل ہے۔ یہاں بھی ہمیں محبت اور عقیدے کے درمیان توازن قائم رکھنا ہوگا۔ اختیارِ مطلق اللہ تعالیٰ کا ہے۔ قرآن کہتا ہے: "قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (سورۃ یونس: 49)" "کہہ دیجیے: میں خود اپنے لیے بھی کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، مگر جو اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی حاصل کرلیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ان لوگوں کے لیے ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں جو ایمان لاتے ہیں۔" قرآن کے یہ واضح بیان "مختارِ کل" کی حقیقت بیان کرنے کے لیے کافی ہے۔ رسول اکرمؐ اللہ کے حکم سے شفاعت فرمائیں گے، دعا کریں گے، امت کی رہنمائی کریں گے، لیکن مستقل اور ذاتی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ یہی توحید کا بنیادی سبق ہے۔ اسی سے ملتی جلتی ایک تعبیر بعض جگہ سنائی دیتی ہے: "اللہ دیتا ہے اور محمدؐ تقسیم کرتے ہیں۔" اگر اس جملے سے مراد یہ ہو کہ رسول اکرمؐ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے دین، علم اور ہدایت کو امت تک پہنچاتے ہیں تو بات کا ایک درست مفہوم ہوسکتا ہے، لیکن اگر اسے اس معنی میں لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا حضرت محمدؐ مستقل طور پر عطا کرنے اور رزق یا نفع و ضرر کے اختیار کے مالک ہیں تو یہ درست عقیدہ نہیں۔ قرآن ہمیں بار بار یاد دلاتا ہے کہ حقیقی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

رسول اللہؐ کی شفاعت ایک مسلم حقیقت ہے۔ صحیح احادیث میں قیامت کے دن آپؐ کی شفاعت کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ لیکن شفاعت کو بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کہتا ہے: "کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے؟" (سورۃ البقرۃ: 255) لہٰذا یہ کہنا درست ہے کہ رسول اللہؐ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم شفاعت عطا فرمائی ہے، لیکن یہ کہنا کہ آپؐ جسے چاہیں گے لازماً بخشوا دیں گے، اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ہر شخص کی مغفرت آپؐ کے اختیار میں ہے، قرآن کے بیان سے ہم آہنگ نہیں۔ ہم گناہ گار امید ہی نہیں بلکہ یہ یقین کر بیٹھے ہیں کہ حضور اکرمؐ ہماری ضرور اور غیر مشروط شفاعت فرمائیں اور حضورؐ اپنی بیٹی اور پھوپھی سے کیا فرمارہے ہیں ملاحظہ کیجیے: يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ (متفق علیہ) "اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہ! اے رسول اللہؐ کی پھوپھی صفیہ! اے بنی عبدالمطلب! میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو۔"

ایک اور اہم مسئلہ علمِ غیب کا ہے۔ رسول اللہؐ نے بہت سی ایسی خبریں دی ہیں جو انسانی علم کے دائرے سے باہر تھیں۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ذریعے ماضی اور مستقبل کے بہت سے واقعات امت کو بتائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا علمِ غیب ذاتی، کامل اور غیر محدود ہے، جبکہ رسولوں کو غیب میں سے اتنا ہی علم دیا جاتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: "وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند فرمالے۔" (سورۃ الجن: 26-27) اور۔ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ۔ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی حاصل کرلیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ (سورۃ یونس: 49)۔ اس لیے نہ تو رسول اللہؐ کے عطا کردہ غیبی علم کا انکار درست ہے اور نہ یہ کہنا درست ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرح ہر غیب کا ذاتی اور غیر محدود علم حاصل تھا۔ شمعِ رسالت کے پروانو! رسول اللہؐ کی عظمت کے لیے ہمیں من گھڑت واقعات، بے اصل قصے اور غیر مستند روایات کی ضرورت نہیں۔ قرآن نے آپؐ کو "رحمۃ للعالمین" قرار دیا۔ قرآن نے آپؐ کو "اسوۂ حسنہ" قرار دیا۔ قرآن نے آپؐ کو "خاتم النبیین" کہا۔ آپؐ کے اخلاق کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی: "اور بے شک آپ عظیم اخلاق پر ہیں۔" (سورۃ القلم: 4) ہمارے لیے یہی کافی ہے۔ آپؐ وہ ہیں جنہوں نے انسانوں کو اللہ سے جوڑا، شرک کی تاریکی سے نکالا، ظلم کے مقابل عدل کا راستہ دکھایا، عورتوں، بچوں، غلاموں، یتیموں، مسکینوں اور کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کی، دشمنوں کے ساتھ بھی اخلاق کا مظاہرہ کیا اور اپنی امت کے لیے بے مثال شفقت کا نمونہ پیش کیا۔ آپؐ کی سیرت کا ہر باب ہمارے لیے روشنی ہے۔

پھر کیوں نہ ہم اسی سچی اور روشن سیرت کو لوگوں کے سامنے پیش کریں؟ کیوں نہ ہم بچوں کو وہ رسولؐ دکھائیں جو راتوں کو اپنی امت کے لیے دعا کرتے تھے؟ کیوں نہ ہم نوجوانوں کو وہ نبیؐ بتائیں جنہوں نے علم، عدل، امانت اور حسنِ اخلاق کو زندگی کا مقصد بنایا؟ کیوں نہ ہم دنیا کو اس پیغمبرؐ سے واقف کرائیں جنہوں نے فتح کے دن اپنے بدترین دشمنوں کو بھی معاف کردیا؟ محبتِ رسولؐ کا مطلب یہ نہیں کہ ہم آپؐ کے بارے میں ہر مشہور بات کو بغیر تحقیق کے قبول کرلیں۔ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہماری زبان بھی آپؐ کی سنت کی پابند ہو۔ اگر ہم واقعی رسول اللہؐ سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں آپؐ کی طرف وہی بات منسوب کرنی چاہیے جو آپؐ نے فرمائی، اور وہی واقعہ بیان کرنا چاہیے جو معتبر ذرائع سے ثابت ہو۔ ربیع الاول ہمیں صرف جشن یا محفل کا موقع نہ دے، بلکہ اپنے نبیؐ کو صحیح طور پر جاننے کا موقع بھی دے۔ ہم اپنی گفتگو، اپنے گھر، اپنے کاروبار، اپنے معاملات، اپنے اخلاق اور اپنی معاشرت میں سنتِ رسولؐ کو زندہ کریں۔ ہم درود بھی پڑھیں، سیرت بھی پڑھیں، محبت بھی کریں اور تحقیق بھی کریں۔ یاد رکھیے! رسول اللہؐ کی شان بیان کرنے کے لیے مبالغے کی ضرورت نہیں۔ آپؐ کی حقیقی شان قرآن و سنت میں اتنی بلند ہے کہ دنیا کی کوئی زبان اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ ہمیں اپنے نبیؐ کی محبت میں کمی نہیں کرنی، لیکن محبت کے نام پر وہ بات بھی آپؐ کی طرف منسوب نہیں کرنی چاہیے جو آپؐ نے نہیں فرمائی۔

صدر محترم جمعیۃ علماء اتر پردیش کا آزادی کے موضوع پر ایک پرمغز بیان

حضرت مولانا سید اشہد رشیدی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد! دوستو اور ساتھیو! ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں علماء اور مسلمانوں کا کیا کردار ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ جو کردار ہمارا ہے وہ کسی کا نہیں ہے، جو کردار ہمارے بزرگوں نے پیش کیا ہے دوسری قومیں اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں؛ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مسلم قوم اور ہمارا نوجوان خود اپنے بزرگوں کی تاریخ، کردار اور وطن عزیز کے لئے ان کی قربانیوں سے ناواقف ہے، میں تاریخ وار کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھوں گا، میری گفتگو کے دو موضوع ہوں گے: پہلا موضوع یہ ہے کہ آزادیٔ وطن میں ہمارے بزرگوں کی کیا خدمات رہیں ہیں؟ اس کا ایک سرسری سا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ دوسرا موضوع یہ ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ میں اپنے پہلے موضوع کی طرف آتا ہوں۔ آزادیٔ وطن میں مسلمانوں کا کردار: دوستوں اور ساتھیوں! ایک لمبے عرصہ ہندوستان کے طول و عرض پر مسلمانوں نے حکومت کی اور ملک کو سونے کی چڑیا بنادیا، قومی یکجہتی کو پروان چڑھاتے ہوئے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اس وسیع و عریض ملک کو ایک لڑی میں پرویا، ترقی کی راہ پر گامزن کیا اور سلطنت کو نقصان پہنچانے والی ہر طاقت کو سرنگوں کردیا، ہر طرف خوشحالی تھی امن چین و سکون تھا، نہ کسی کے مذہب سے چھیڑ چھاڑ کی جاتی تھی اور نہ کسی سے رنگ و نسل کی بنیاد پر تعصب برتا جاتا تھا؛ لیکن جب حکمران خاندان میں بے راہ روی عام ہوگئی، اقتدار کی کرسی تک پہنچنے والے نفسانی خواہشات کی پیروی میں مصروف ہوگئے اور اپنے فرض منصبی کو بھلا بیٹھے تو خدا کی طرف سے پکڑ آئی اور "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے نام سے سات سمندر پار سے آنے والی ایک تجارتی کمپنی نے ملک کی سیاست میں دخل دینا شروع کیا، اور مقامی غداروں کو ساتھ لے کر حکومت وقت کے خلاف محاذ آرائی شروع کردی، فوجی طاقت اور غداروں کی سازشوں نے رنگ دکھایا نتیجہ کے طور پر ملک کے مختلف علاقے یکے بعد دیگرے انگریزوں کے قبضہ میں جاتے رہے، جگہ جگہ مزاحمت بھی ہوئی مگر اپنوں کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے بہت سی ریاستیں دشمنوں کے زیر قبضہ چلی گئیں، شمالی ہند پر پوری طرح تسلط قائم کرنے کے بعد انگریز جنوبی ہند کی طرف متوجہ ہوئے جہاں ان کا سامنا ایک طرف مرہٹوں سے ہوا تو دوسری طرف سلطنتِ خداداد کے امیر ٹیپو سلطان شہیدؒ سے ہوا، جو انگریزوں کی غلامی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کا یہ مقولہ بہت مشہور ہوا: "شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے" ہندوستان کے اس سپوت نے وطن عزیز کی آزادی کے لئے انگریزوں کے خلاف لڑتے ہوئے ۱۷۹۹ء میں جام شہادت نوش کیا اور مادرِ وطن سے محبت کی عجیب و غریب داستان صفحہ ہستی پر رقم کرگیا۔ انگریز افسر نے ان کی لاش پر کھڑے ہوکر یہ کہا تھا: کہ آج ہندوستان ہمارا ہوگیا، متحارب ریاستوں پر غلبہ حاصل کرنے کے

بعد ۱۸۰۳ء میں انگریزوں نے دہلی کا رخ کیا اور اس پر قابض ہونے کے بعد جب یہ اعلان کیا: کہ "خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم کمپنی بہادر کا" تو اس وقت کے سب سے بڑے عالم دین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ نے یہ فتویٰ دیا کہ آج ہمارا ملک غلام ہوگیا ہے، ہر ہندوستانی پر فرض ہے کہ وہ ملک کی آزادی کے لئے جہاد کرے، شاہ صاحب کو سزا کے طور پر شہر بدر کیا گیا، ان کو زہر دیا گیا اور ان کے جسم پر چھپکلی کا اپٹن ملا گیا، جس سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہی مگر اس مردِ مجاہد کے پائے استقلال میں ذرہ برابر کوئی جنبش پیدا نہ ہوئی اور وہ اپنے فتویٰ پر قائم رہے، جس کا اثر یہ ہوا کہ شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک ہر چہار جانب حسب استطاعت مسلمانِ ہند جہاد کی تیاریوں میں مصروف ہوگئے، شاہ صاحب اور ان کے تلامذہ نے سر سے کفن باندھ کر انگریزوں کے خلاف میدانِ جہاد میں برسر پیکار ہونے کا عزم مصمم کرلیا اور جب ۱۸۱۸ء میں انگریز کا قبضہ پورے ملک پر ہوگیا اور کسی میں چوں کرنے کی بھی جرأت نہیں تھی، اس وقت وطن عزیز کی آزادی کے لئے اگر کوئی طبقہ متحرک تھا تو وہ صرف علماء کرام تھے، شاہ صاحب کے شاگرد اور ان کے متوسلین تھے جو ملک کے طول و عرض میں گھوم پھر کے مسلمانوں کے دلوں میں انقلاب کی روح پھونکنے میں مصروف تھے۔

حضرت شاہ صاحب کی وفات کے بعد ۱۸۲۴ء میں حضرت سید احمد شہیدؒ اپنے ساتھیوں کے ساتھ میدان کارزار میں کود پڑے اور مادر وطن کی آزادی کے لئے انگریز اور اس کے وفاداروں سے ٹکرا گئے، بالاکوٹ کے میدان میں وطن عزیز کی آزادی اور تحفظ کے لئے دشمنوں سے لڑتے ہوئے حضرت سید احمد شہیدؒ مولانا اسماعیل شہیدؒ اور ان کے رفقاء نے ۱۸۳۱ء میں جام شہادت نوش کیا اور یہ ثابت کردیا کہ ہماری گردنیں کٹ تو سکتی ہیں، مگر سامراجی قوتوں کے سامنے جھک نہیں سکتیں، یہی وہ جذبہ تھا جس نے بچے کچھے مجاہدین آزادی کو میدان بدل کر پھر سے انگریز کے خلاف صف آراء ہونے کی ہمت عطا کی۔

چنانچہ جب ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے دہلی پر دوبارہ چڑھائی کی اور اس کو اجاڑ دیا، ہزاروں علماء کا قتل کیا، مدرسوں پر بلڈوزر چلادیا، تو مجاہدین نے اپنا رخ بدلا اور میرٹھ و مظفر نگر کو اپنی کارروائی کا مرکز بنایا اور انگریز کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کردیا جس کی قیادت سیدالطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے فرمائی اور اس میں حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا منیر صاحب نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن شہیدؒ جیسی بزرگ ہستیوں نے شرکت فرمائی؛ لیکن بقضائے الٰہی اس میں بھی ناکامی ہوئی، مگر مجاہدین کے حوصلے پست نہیں ہوئے اور اب انہوں نے اپنی توجہ تعلیمی اداروں کے قیام کی طرف مبذول کرلی، چنانچہ ۱۸۶۶ء میں "دارالعلوم دیوبند" کا قیام عمل میں آیا، اس کے بعد "مظاہر علوم سہارنپور" اور پھر ۱۸۷۸ء میں "جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی" کو قائم کیا گیا، ان مدارس کے قیام کے پیچھے اصل مقصد یہ تھا کہ ان اداروں سے ایسی نسل تیار کی جائے جو آزادیٔ وطن کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دینے کے لئے تیار رہے، چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے ایک نامور سپوت حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے آزادیٔ وطن کے لئے ۱۹۰۷ء میں "تحریک ریشمی رومال" شروع کی اس کو ۱۹۱۴ء تک اس قدر مضبوط کردیا تھا کہ اگر کچھ اپنے لوگ خیانت نہ کرتے تو اسی وقت ہندوستان آزاد ہوجاتا، اس تحریک کو چلانے کی پاداش میں حضرت شیخ الہند اور ان کے رفقاء کو مالٹا میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں؛ لیکن ان بزرگوں کے تربیت یافتہ ساتھیوں نے مایوس ہوکر پیچھے ہٹنے کے بجائے ہندوستان میں ایک نئی تحریک کی بنیاد رکھ دی اور ۱۹۱۹ء میں باقاعدہ "جمعیۃ علماء ہند" کی تشکیل عمل میں آئی، جس نے برادرانِ وطن کو ساتھ لے کر آزادیٔ وطن کے لئے جانی و مالی قربانیاں پیش کیں، اس کے اکابر نے جیلیں کاٹیں، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحبؒ، سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحبؒ اور مولانا سید فخر الدین احمد صاحبؒ وغیرہ کی جدوجہد رنگ لائی اور ۱۹۴۷ء میں انگریز کو اپنا بوریا بستر گول کر کے یہاں سے جانا پڑا اور ملک کو غلامی سے چھٹکارا ملا۔ اگر اس مختصر سی تاریخ آزادی پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوجائے گی کہ ۱۸۰۳ء سے لے کر ۱۹۱۹ء تک مکمل آزادی کے حصول کے لئے صرف مسلمان ہی انگریز حکومت سے ٹکراتا رہا اور اپنے ملک کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیتا رہا جس کی مثال کسی اور قوم کے پاس نہیں ہے۔

نظریۂ شیخ الہندؒ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ جب مالٹا سے رہا ہوکر آئے تو اپنے شاگردوں اور متوسلین کو جمع کر کے فرمایا کہ میں نے دورانِ اسارت تحریک آزادی کی ناکامی پر غور کیا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ انگریز "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی پر عمل کر کے ہندوستانیوں کی قوت کو منتشر کرتا رہا اور اپنے اقتدار کو طول دینے میں کامیاب ہوتا رہا، اگر آزادیٔ وطن کی تحریک میں دیگر اقوام کو بھی شامل کرلیا جائے، تو یقینا کامیابی مل جائے گی، چنانچہ آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم سے قومی اتحاد و یکجہتی کا نعرہ بلند کیا اور بلا تفریق مذہب و ملت ہر ہندوستانی کو جہاد آزادی میں شرکت کی دعوت دی اور جب متحدہ کوشش ہوئی تو دیش آزاد ہوگیا، آج بھی ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور نفرت کی آندھی سے بچانے کے لئے قومی یکجہتی کو فروغ دینے کی ضرورت ہے، اسی سے اقوام کا ایک دوسرے پر اعتماد بحال ہوگا اور پیار و محبت عام ہوگا، نیز ملک کو کمزور کرنے والی طاقتوں کو ناکام بنانا ممکن ہوسکے گا۔

غزل

کانٹا سا جو چبھا تھا وہ لو دے گیا ہے کیا
گھلتا ہوا لہو میں یہ خورشید سا ہے کیا

پلکوں کے بیچ سارے اجالے سمٹ گئے
سایہ نہ ساتھ دے یہ وہی مرحلہ ہے کیا

میں آندھیوں کے پاس تلاش صبا میں ہوں
تم مجھ سے پوچھتے ہو مرا حوصلہ ہے کیا

ساگر ہوں اور موج کے ہر دائرے میں ہوں
ساحل پہ کوئی نقش قدم کھو گیا ہے کیا

سو سو طرح لکھا تو سہی حرف آرزو
اک حرف آرزو ہی مری انتہا ہے کیا

اک خواب دل پذیر گھنی چھاؤں کی طرح
یہ بھی نہیں تو پھر مری زنجیر پا ہے کیا

کیا پھر کسی نے قرض مروت ادا کیا
کیوں آنکھ بے سوال ہے دل پھر دکھا ہے کیا

ادا جعفری

انسانیت کیلئے محبت، رحمت اور ہدایت کا پیغام

مکرمی: بہرکیف آپ اس بات سے باخوبی واقف ہونگے کہ یہ ماہ مبارک کا مہینہ چل رہا ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں بے شمار عظیم شخصیات گزری ہیں، جنہوں نے اپنے علم، کردار، بہادری، حکمت اور خدمات کے ذریعے انسانوں کو متاثر کیا لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مبارک ان سب میں سب سے بلند اور منفرد مقام رکھتی ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ آپ ﷺ ایسے دور میں تشریف لائے جب دنیا کے کئی معاشروں میں جہالت، ظلم، ناانصافی، بت پرستی، اخلاقی برائیاں اور انسانوں کے درمیان تفریق عام تھی۔ ایسے ماحول میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو ہدایت کا چراغ بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر ایمان، علم، محبت، عدل، رحم، صبر اور اچھے اخلاق کی روشنی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی انسانیت کے لیے ایک ایسا روشن نمونہ ہے جس سے ہر زمانے کا انسان رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ ﷺ کا تعلق قریش کے معزز خاندان سے تھا۔ آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ تھیں۔ بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی شخصیت کو اپنی خاص حفاظت میں رکھا۔ آپ ﷺ نے زندگی کے ابتدائی دور میں ہی مختلف حالات دیکھے، لیکن ان حالات نے آپ ﷺ کے کردار میں صبر، برداشت اور مضبوطی پیدا کی۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمیشہ پاکیزگی، سچائی اور امانت داری سے عبارت رہی۔ مکہ کے لوگ آپ ﷺ کی سچائی اور امانت داری سے اس قدر واقف تھے کہ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے القاب سے یاد کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی یہ صفات اس بات کا واضح ثبوت تھیں کہ نبوت سے پہلے بھی آپ ﷺ کا کردار انتہائی بلند تھا۔ آپ ﷺ کی جوانی پاکیزہ کردار اور محنت سے بھرپور تھی۔ آپ ﷺ نے کبھی معاشرے کی برائیوں کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیا۔ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی ان کی غلط رسم و رواج اور بت پرستی سے الگ رہے۔ آپ ﷺ غور و فکر فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال ہوئی تو غارِ حرا میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ یہ وہ عظیم لمحہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پوری انسانیت کی رہنمائی کے لیے اپنا آخری رسول مقرر فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کا آغاز کیا اور انہیں ایک اللہ کی عبادت، نیکی، سچائی اور انصاف کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز توحید کے پیغام سے کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ اس پوری کائنات کا خالق اور مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور عبادت کے لائق بھی صرف وہی ہے۔ اس زمانے میں عرب معاشرے میں بت پرستی عام تھی۔ لوگ مختلف بتوں کو اپنا معبود سمجھتے تھے اور ان کے سامنے جھکتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس غلط عقیدے کو ختم کرنے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لانے کی کوشش کی۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو سمجھایا کہ وہ اپنی زندگی کو اپنے خالق کی مرضی کے مطابق گزاریں اور اس دنیا کی ظاہری طاقتوں کے بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ آپ ﷺ کی دعوت صرف عقیدے کی اصلاح تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ نے پورے معاشرے کی اصلاح فرمائی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو سچ بولنے، وعدہ پورا کرنے، امانت کی حفاظت کرنے، والدین کا احترام کرنے، رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے، پڑوسیوں کا خیال رکھنے، یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے اور کمزوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے انسان کو بتایا کہ دوسروں کے حقوق ادا کیے بغیر صرف اپنی ذات کی بھلائی کافی نہیں۔ ایک مسلمان کی زندگی میں عبادت کے ساتھ اچھا اخلاق اور انسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بھی بہت اہم ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کے اخلاقِ مبارکہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "وَإِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ" یعنی بے شک آپ ﷺ عظیم اخلاق کے مرتبے پر فائز ہیں۔ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو آپ ﷺ کا عظیم کردار تھا۔ آپ ﷺ کی گفتگو میں نرمی تھی، آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آتے تھے، کسی کی دل آزاری سے بچتے تھے اور ضرورت مندوں کا خیال رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ انسان کی اصل خوبصورتی اس کے لباس، دولت یا ظاہری شکل میں نہیں بلکہ اس کے کردار اور اخلاق میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنی ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اس آیت میں آپ ﷺ کی پوری شخصیت کا ایک عظیم پہلو سامنے آتا ہے، یعنی آپ ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی رحمت انسانوں تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ نے تمام مخلوقات کے ساتھ نرمی اور حسنِ سلوک کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرنے، ظلم سے بچنے اور کمزوروں کا خیال رکھنے کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ بچوں سے بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے، انہیں سلام کرتے اور ان کے جذبات کا خیال رکھتے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت کا معاملہ کرنا چاہیے۔ اسی طرح آپ ﷺ بزرگوں کا احترام فرماتے اور معاشرے کے کمزور افراد کی مدد کرتے۔ یتیموں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے خصوصی تعلیمات دیں۔ آپ ﷺ نے ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی جس میں کسی شخص کو صرف اس لیے کمتر نہیں سمجھا جاتا تھا کہ وہ غریب یا کمزور ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کے حقوق کے بارے میں بھی واضح تعلیمات دیں۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ اچھے برتاؤ، عزت اور انصاف کا حکم دیا۔ اس زمانے میں جب بہت سے معاشروں میں عورت کو مناسب حقوق حاصل نہیں تھے، اسلام نے اسے عزت اور معاشرتی مقام عطا کیا۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نے یہ واضح کیا کہ خاندان اور معاشرے کی مضبوطی کے لیے عورت کے حقوق کا احترام ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے عمل سے بھی حسنِ سلوک کی مثال قائم فرمائی۔ آپ ﷺ کی زندگی میں والدین کے احترام کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسلام نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کو بڑی نیکی قرار دیا۔ آج کے دور میں جب بہت سے نوجوان اپنی مصروفیات میں والدین کی باتوں اور ضروریات کو نظرانداز کر دیتے ہیں، سیرتِ النبی ﷺ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ والدین کی عزت اور خدمت ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ والدین نے ہماری پرورش اور تربیت کے لیے جو محنت کی ہے، اس کا بدلہ مکمل طور پر ادا کرنا ممکن نہیں، لیکن ان کے ساتھ محبت، ادب اور خدمت کا رویہ اختیار کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے پڑوسیوں کے حقوق پر بھی بہت زور دیا۔ ایک اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور ضرورت کے وقت اس کا ساتھ دے۔ پڑوسی چاہے امیر ہو یا غریب، جاننے والا ہو یا اجنبی، اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔ اگر ہمارے معاشرے کے لوگ صرف اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھنے لگیں تو بہت سی نفرتیں اور مشکلات کم ہوسکتی ہیں۔ سیرتِ النبی ﷺ ہمیں اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کے ساتھ محبت، تعاون اور خیرخواہی کا درس دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت عدل و انصاف کا بھی ایک روشن نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ حق اور انصاف کو ترجیح دی۔ آپ ﷺ نے کسی کے ساتھ اس کے خاندان، دولت، طاقت یا مقام کی بنیاد پر ناانصافی نہیں کی۔ آپ ﷺ نے انسانوں کے درمیان مساوات اور بھائی چارے کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات نے یہ واضح کیا کہ کسی انسان کو دوسرے انسان پر ظلم کرنے یا اسے حقیر سمجھنے کا حق حاصل نہیں۔ آج بھی اگر ہم اپنے معاشرے میں انصاف اور مساوات کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سیرتِ النبی ﷺ کے اصولوں سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ آپ ﷺ کی زندگی صبر و استقامت کی عظیم مثال ہے۔ جب آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے مخالفت کی۔ آپ ﷺ کو مختلف مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن آپ ﷺ نے کبھی حق کا راستہ نہیں چھوڑا۔ آپ ﷺ نے ہر مشکل کا مقابلہ صبر اور حکمت سے کیا۔ آپ ﷺ کی ثابت قدمی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ زندگی میں مشکلات آنا ایک فطری بات ہے۔

چھاتروں کی گونج: 'منوسمرتی کہتی ہے خاتون کبھی آزاد نہ ہو'

وہ ہمیشہ کسی مرد کے تابع رہے، راہل گاندھی کا تلخ تبصرہ

''خواتین کو دبانے کا مائنڈ سیٹ منوسمرتی سے آتا ہے اور آج ہماری جنگ اسی مائنڈ سیٹ سے ہے۔ بی جے پی-آر ایس ایس کے لوگ چاہتے ہیں کہ لڑکیاں/خواتین پنجرے میں بند رہیں۔ لیکن ہم ایسا ہندوستان نہیں چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ احترام سبھی کا ہو۔'' یہ بیان لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج مہاراشٹر کے پونے شہر واقع 'اے آئی ایس ایس ایم ایس کالج گراؤنڈ' میں منعقد 'چھاتروں کی گونج' پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے طالبات اور جین-زی خواتین کے لیے مخصوص اس پروگرام میں ہزاروں خواتین کے سامنے نہ صرف منوسمرتی کے نظریات کو سرے سے مسترد کیا، بلکہ خواتین کو کئی معنوں میں مردوں سے برتر بھی بتایا۔ راہل گاندھی نے اس تقریب کے دوران خواتین کی سلامتی سے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو ماں، بیوی یا بیٹی کے کردار تک محدود کر کے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ خواتین بذات خود اپنی ایک الگ شناخت رکھتی ہیں، وہ کسی کے تابع نہیں ہو سکتیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے منوسمرتی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ''اس میں لکھا ہے کہ بچپن میں عورت کو اپنے والد کے تابع رہنا چاہیے، جوانی میں اپنے شوہر کے تابع، اور جب اس کا شوہر مر جائے تو اپنے بیٹوں کے تابع۔ عورت کو کبھی خود مختار نہیں ہونا چاہیے۔'' انھوں نے صاف لفظوں میں کہا کہ منوسمرتی کے مطابق عورت کو کبھی آزاد نہیں ہونا چاہیے، لیکن ملک کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ خواتین آزاد ہوں، اپنے لیے کھڑی ہوں اور خود پر اعتماد کریں۔ ہزاروں خواتین کی بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ خواتین فطرتاً مردوں کے مقابلے میں زیادہ حساس، نرم مزاج، رحم دل اور دور اندیش ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کی خواتین کو ملک کی سب سے بڑی طاقت تصور کرتے ہیں۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ جب بھی وہ مردوں سے بات کرتے ہیں تو خواتین کو اکثر 3 کرداروں میں تقسیم کر کے دیکھا جاتا ہے- بیٹی، بیوی یا ماں۔ راہل کہتے ہیں کہ ''بیٹی، بیوی یا ماں کے طور پر شناخت ہونے میں کچھ بھی غلط نہیں ہے، لیکن کسی خاتون کی بس یہی واحد شناخت نہیں ہو سکتی۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''ملک میں بہت سی باصلاحیت خواتین مختلف شعبوں میں شاندار کام کر رہی ہیں۔ وہ پیشہ ور ہیں، کھلاڑی ہیں اور کئی طرح کے کام کرتی ہیں۔ ایسے میں ان کی شناخت صرف بیٹی، بیوی یا ماں تک محدود نہیں کی جا سکتی۔'' 'چھاتروں کی گونج' پروگرام میں راہل گاندھی نے کئی طالبات سے ان کے مسائل اور زندگی میں پیش آئے واقعات پر گفتگو کی۔ ایک موقع پر انھوں نے خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ سماج میں خواتین کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے تشدد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ انھوں نے تشدد کے طریقوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ''اس کے 3 طریقے ہیں... جسمانی تشدد، مواقع پر مبنی تشدد اور معاشی تشدد۔'' جسمانی تشدد کے بارے میں بات کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ''سالانہ 5.4 لاکھ بیٹیوں کا قتل حمل میں ہی کر دیا جاتا ہے، 80 فیصد خواتین کے ساتھ جنسی استحصال ہوتا ہے، 29 فیصد خواتین کے ساتھ جسمانی تشدد کیا جاتا ہے اور 6 فیصد خواتین کے ساتھ عصمت دری ہوتی ہے۔'' مواقع پر مبنی تشدد سے متعلق انھوں نے کہا کہ 50 فیصد خواتین کو سیکورٹی کے نام پر تعلیم یا کام کرنے سے رجیکشن جھیلنا پڑتا ہے۔ اسی طرح معاشی تشدد یہ ہے کہ محفوظ سفر کے نام پر سالانہ 17500 روپے کا اضافی خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

ہند-ماریشس کے درمیان توانائی کے شعبے میں معاہدہ

آئی او سی ایل درآمد کی ضروریات پوری کرے گا

نئی دہلی: بھارت اور ماریشس نے توانائی کے شعبے میں باہمی شراکت داری کو مضبوط بناتے ہوئے پانچ سالہ معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس کے تحت انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ (آئی او سی ایل) ماریشس کی پٹرول، ڈیزل اور ہوائی جہاز کے ایندھن (اے ٹی ایف) کی درآمدی ضروریات پوری کرے گا۔ وزارت پٹرولیم و قدرتی گیس نے ہفتہ کو جاری ایک بیان میں بتایا کہ مرکزی وزیر پٹرولیم و قدرتی گیس ہردیپ سنگھ پوری کے ماریشس کے سرکاری دورے کے دوران 20 اور 21 اگست کو اس معاہدے کی دستاویزات کا تبادلہ کیا گیا۔ دونوں ممالک کے درمیان تیل اور گیس کے شعبے میں تعاون بڑھانے کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت (ایم او یو) پر بھی دستخط کیے گئے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ اس میں پٹرولیم مصنوعات کی فراہمی، تربیت و صلاحیت سازی اور حیاتیاتی ایندھن کے شعبے میں تعاون شامل ہے۔ معاہدے کے تحت آئی او سی ایل ماریشس کی پٹرول، ہائی اسپیڈ ڈیزل اور ہوائی جہاز کے ایندھن (اے ٹی ایف) کی مکمل درآمدی ضروریات پوری کرے گا۔ اس معاہدے سے بحرِ ہند کے خطے میں بھارت کا ایک اہم توانائی سلامتی شراکت دار کے طور پر کردار مزید مضبوط ہوگا۔ وزارت پٹرولیم نے کہا کہ یہ معاہدہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب عالمی ایندھن کی منڈی میں ممکنہ سپلائی میں رکاوٹوں کے درمیان ممالک اپنی توانائی کی سلامتی مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مغربی ایشیا کے خطے میں جاری عدم استحکام نے بھی توانائی کی فراہمی کی سلامتی کی اہمیت بڑھا دی ہے۔ وہیں، مغربی ایشیا میں جاری بحران کے دوران بھی بھارت نے نیپال اور بھوٹان کو اپنی سپلائی کی یقین دہانیوں کو پورا کرنا جاری رکھا، جو خطے کے لیے ایک قابل اعتماد سپلائر کے طور پر اس کی حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔ بھارت ایک بڑے تیل صاف کرنے کے مرکز کے طور پر ابھرا ہے۔ ملک کی 23 ریفائنریوں میں ہر سال تقریباً 26.7 کروڑ ٹن صاف شدہ پٹرولیم مصنوعات تیار ہوتی ہیں۔ بھارت فلٹر ایندھن کا خالص برآمد کنندہ ہے۔ بھارت پہلے ہی اپنے پڑوسی ممالک نیپال اور بھوٹان کو پٹرولیم مصنوعات فراہم کرتا ہے اور خطے کے دیگر ممالک سمیت مختلف منڈیوں میں بھی بڑی مقدار میں ایندھن برآمد کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان یہ معاہدہ صدی کے آغاز سے جاری تجارتی موجودگی پر مبنی ہے۔ انڈین آئل نے 2001 میں اپنی ذیلی کمپنی انڈین آئل (ماریشس) لمیٹڈ کے ذریعے ماریشس کی مارکیٹ میں بھی اپنی خدمات شروع کی تھیں۔

قومی خلائی دن ۲۰۲۶/اسرو کے چیئرمین

وی نارائنن نے اختراع، تعاون اور عالمی قیادت پر زور دی

بنگلورو: جیسا کہ ہندوستان قومی خلائی دن 2026 منا رہا ہے، اسرو کے چیئرمین اور خلائی محکمہ کے سکریٹری ڈاکٹر وی نارائنن نے خلا میں عالمی رہنما بننے کی سمت کام کرتے ہوئے وسیع تر اختراعات، تعاون اور عزائم پر زور دیا ہے۔ اس سال کے قومی خلائی دن کا تھیم ہے وکست بھارت کی طرف: عالمی خلائی قیادت کے لیے اختراع، تعاون اور خواہش مند۔ تھیم خلائی سائنس اور ٹکنالوجی میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے عزائم اور اختراعات اور تکنیکی ترقی کے ذریعہ ایک ترقی یافتہ ملک کی تعمیر کے اس کے وسیع مقصد کی عکاسی کرتا ہے۔ قومی خلائی دن خلائی تحقیق میں ہندوستان کی کامیابیوں کو اجاگر کرنے اور سائنس دانوں، انجینئروں، محققین اور دیگر پیشہ ور افراد کے تعاون کو تسلیم کرنے کے لیے منایا جاتا ہے جنہوں نے ملک کے خلائی پروگرام کی تعمیر میں مدد کی ہے۔ 2026 کا تھیم ہندوستان کے خلائی سفر کے مرکز میں تین خیالات رکھتا ہے: اختراع، تعاون اور عالمی قیادت۔ جدت اب بھی اہم ہے کیونکہ ہندوستان نئی لانچ وہیکلز، خلائی جہاز، سیٹلائٹ اور جدید ٹیکنالوجیز تیار کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں، ملک کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے حکومتی اداروں، صنعت، اکیڈمی، اسٹارٹ اپس اور بین الاقوامی شراکت داروں کے درمیان تعاون تیزی سے اہم ہوتا جا رہا ہے۔ تیسرا ستون، عالمی خلائی قیادت، تیزی سے ترقی کرتے ہوئے بین الاقوامی خلائی شعبے میں ایک بڑا کردار ادا کرنے کے ہندوستان کے عزائم کی عکاسی کرتا ہے۔ اپنے قومی خلائی دن 2026 کے پیغام میں، ڈاکٹر وی نارائنن نے سائنس اور ٹکنالوجی کی سرحدوں کو آگے بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا اور شراکت داری کی تعمیر کرتے ہوئے جو ہندوستان کے خلائی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ یہ پیغام ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب ہندوستان کا خلائی پروگرام روایتی سیٹلائٹ اور لانچ مشنوں سے آگے بڑھ رہا ہے۔ انسانی خلائی پرواز، گہری خلائی تلاش، زمین کا جدید مشاہدہ، تجارتی خلائی سرگرمیاں اور نئی ٹیکنالوجیز کی ترقی مواقع کے نئے شعبے کھول رہی ہے۔ ہندوستان کے لیے خلائی شعبہ نہ صرف سائنسی دریافت بلکہ قومی ترقی سے بھی جڑا ہوا ہے۔ سیٹلائٹ مواصلات، موسم کی پیشن گوئی، نیویگیشن، ڈیزاسٹر مینجمنٹ، زراعت اور دیگر کئی شعبوں میں مدد کرتے ہیں جو روزمرہ کی زندگی کو براہ راست متاثر کرتے ہیں۔

بھارت کو صرف فارمیسی ہی نہیں بلکہ دنیا کی تجربہ گاہ بننے کی ضرورت ہے

انوپریہ پٹیل نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان کو ادویاتی دریافت کیلئے مصنوعی ذہانت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کی فارمیسی سے دنیا کی لیبارٹری میں تبدیل ہونا چاہیے

احمد آباد: مرکزی وزیر انوپریہ پٹیل نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان کو ادویاتی دریافت کے لیے مصنوعی ذہانت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا کی فارمیسی سے دنیا کی لیبارٹری میں تبدیل ہونا چاہیے۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ احمد آباد میں ہیلتھ کیئر سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، پٹیل نے نوٹ کیا کہ AI علاقائی تفاوتوں پر قابو پانے اور طبی ماہرین کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک قوت ضرب کے طور پر کام کر سکتا ہے۔ ملک صرف دنیا کی دواخانہ ہونے کے لیبل سے مطمئن نہیں ہو گا۔ صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر مملکت نے کہا کہ اب اس کی دنیا کی تجربہ گاہ بننے کی خواہش ہے، اور اسی لیے AI ضروری تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہندوستانی فارماسیوٹیکل انڈسٹری ایسی دوائیں تیار کرے جو کہیں اور دریافت ہوئی ہیں۔ ایک طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ ہمیں دنیا کی فارمیسی کے طور پر سراہا گیا ہے۔ ہم دنیا بھر کے ممالک کو جنرک ادویات اور ویکسین فراہم کرتے ہیں۔ ہم ڈبلیو ایچ او کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں، اور ہندوستان کی صلاحیتوں کو اب آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پٹیل نے نوٹ کیا کہ ایک صحت مند ہندوستان کی تعمیر اور آبادی، تنوع اور جغرافیائی پیچیدگیوں کو دیکھتے ہوئے 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کے ہدف کو حاصل کرنے میں بہت سے چیلنجز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی وسیع اور جینیاتی طور پر متنوع آبادی کو دیکھتے ہوئے، ایسا علاج جو ایک مریض کے لیے اچھا کام کر سکتا ہے دوسرے مریض کے لیے بھی کام نہیں کر سکتا، انہوں نے مزید کہا کہ ایک ہی سائز کے مطابق تمام اپروچ ممکن نہیں ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ اے آئی کو ہر ایک مریض کو ذاتی علاج فراہم کرنے کی ضرورت ہے، اور بہت سے چیلنجوں سے نمٹنے میں ایک فورس ضرب ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت سے علاقے اب بھی ناقابل رسائی ہیں۔ صحت کی دیکھ بھال تک رسائی میں تغیرات ہیں کیونکہ بہت سی جگہیں جغرافیائی پیچیدگیوں کی وجہ سے ناقابل رسائی ہیں۔'' پٹیل نے مزید نشاندہی کی کہ نئے میڈیکل کالجوں کے قیام اور پی جی (پوسٹ گریجویٹ) اور یو جی (انڈر گریجویٹ) نشستوں میں اضافے کے باوجود، ماہرین اور جدید تشخیصی سہولیات کی کمی ہے، اور متعدی اور غیر متعدی امراض کا دوہرا بوجھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ان متعدد چیلنجوں کے پیش نظر، AI ایک طاقت بڑھانے والا ثابت ہو سکتا ہے۔ اس میں ان رکاوٹوں کو دور کرنے اور ہمیں صحت کی مساوات کے حصول کے قریب لانے کی صلاحیت ہے۔ بھارت کو عالمی سطح پر دوا ساز مرکز بنے رہنے کے ساتھ ساتھ اب ایک عالمی تجربہ گاہ بننے کی بھی سخت ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں صرف سستی دوائیں تیار کرنا کافی نہیں ہے، بلکہ تحقیق، نئے فارمولوں کی ایجاد اور طبی تجربات میں بھی صفِ اول میں آنا لازمی ہے۔

صفا بیت المال کے تحت چوتھی ''آخری سفر مغسلہ ویان'' کا آغاز

گنجان آبادیوں اور تنگ گلیوں میں غسل و تکفین میت کی سہولت مزید وسیع

حیدرآباد: سکندرآباد اور اطراف کی گنجان آبادیوں، تنگ گلیوں، اپارٹمنٹس اور سلم بستیوں میں میت کے غسل و تکفین کے انتظامات میں پیش آنے والی دشواریوں کے پیشِ نظر صفا بیت المال کی جانب سے غسلِ میت کیلئے بس سروس کا نظام آخری سفر کے نام سے گزشتہ کئی برسوں سے جاری ہے۔ اس خصوصی بس میں میت کے غسل اور کفن کے تمام ضروری انتظامات کی سہولت موجود ہے، جبکہ مرد و خواتین کے لیے علیحدہ انتظام کے ساتھ تربیت یافتہ افراد و خواتین یہ خدمت انجام دیتے ہیں۔ صفا بیت المال کی جانب سے غسل میت کیلئے تیار کردہ تین مغسلہ ویان کے ذریعہ غسلِ میت کی یہ خدمت انجام دی جا رہی تھیں۔ تاہم مختلف علاقوں سے بڑھتی ہوئی ضرورت اور عوامی تقاضوں کے پیشِ نظر اب چوتھی بس سروس کا آغاز کیا گیا ہے، جس سے مزید خاندانوں کو ضرورت کے وقت بروقت سہولت میسر آ سکے گی۔ صفا بیت المال نے اس خدمت کو مستقبل میں مزید وسعت دینے کے ارادہ سے 10 غسلِ میت بسیں چلانے کا منصوبہ بنایا ہے، تاکہ حیدرآباد و سکندرآباد کے علاوہ اطراف کے مزید علاقوں میں بھی تجہیز و تکفینِ میت کی سہولت ضرورت کے وقت آسانی سے دستیاب ہو سکے۔ ذمہ دارانِ صفا بیت المال نے کہا کہ اس خدمت کیلئے ضرورت مند خاندان غسلِ میت بس سروس کے لیے 4 گھنٹے قبل رابطہ اور بکنگ کریں تاکہ سہولت اور بہتر انتظامات پیش کر سکیں۔ اہل خیر سے اپیل کی گئی کہ اس کارِ خیر میں زکوٰۃ و واجب صدقات سے ہٹ کر عطیات، اور دیگر مالی تعاون کے ذریعہ مدد کریں۔ نیز کسی مستحق میت کی تجہیز و تکفین کے اخراجات میں حصہ لیں، تفصیلات کیلئے 8142211111 پر رابطہ کریں۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے 'چنئی اعلامیہ' کو متفقہ طور پر اپنانے کا اعلان کیا

چنئی: ہندوستان کی زیر صدارت 14 ویں برکس سائنس وزارتی اجلاس کے اختتامی اجلاس میں، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز اور ایم او ایس پی ایم او، پرسنل، عوامی شکایات، پنشن، ایٹمی توانائی اور خلائی، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے متفقہ طور پر چنئی اعلامیہ کو اپنانے کا اعلان کیا۔ سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع میں تیار فریم ورک۔ ہندوستان کی برکس چیئرشپ کے تحت اپنایا گیا چنئی اتفاق رائے، ایس ٹی آئی تعاون کے مرکز میں لوگوں پر مبنی اور انسانیت کے لیے پہلے نقطہ نظر کو رکھتا ہے، جس میں پائیدار ترقی، لچکدار اور اعلیٰ معیار کی نمو، سماجی شمولیت اور برکس میں لوگوں کی فلاح و بہبود اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے اختراعات اور ٹیکنالوجی کے استعمال پر زور دیا گیا ہے۔ اپنے اختتامی کلمات پیش کرتے ہوئے، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج (برائے سائنس و ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ بحث و مباحثے نے ایک زیادہ لچکدار اور مستحکم مستقبل کی تعمیر میں سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے مرکزی کردار کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت اور اعلیٰ کارکردگی والے کمپیوٹنگ سے لے کر کوانٹم ٹیکنالوجیز، جدید مواد، بائیو ٹیکنالوجی، صحت، آب و ہوا اور پائیداری تک بات چیت کی وسعت ان مشترکہ مواقع اور چیلنجوں کی عکاسی کرتی ہے جنہیں برکس ممالک اجتماعی کارروائی کے ذریعے حل کر سکتے ہیں۔ چنئی کا اتفاق رائے 14 موضوعاتی ورکنگ گروپس، برکس ینگ سائنٹسٹ فورم کے 11 ایڈیشنز، ینگ انوویٹر پرائز کے نو ایڈیشنز اور فلیگ شپ پراجیکٹ، فلیگ شپ پراجیکٹ، کال ریسرچ سمیت نو برکس ایس ٹی آئی فریم ورک پروگرام کے نو ایڈیشنوں میں مسلسل تعاون پر مبنی سرگرمی کے ساتھ، برکس ایس ٹی آئی تعاون کی بڑھتی ہوئی پختگی اور گہرائی کو ریکارڈ کرتا ہے۔ اعلامیہ اس رفتار کو برکس ایس ٹی آئی شراکت داری میں بڑھتی ہوئی طاقت، سرمایہ کاری اور مسلسل مصروفیت کی عکاسی کرتا ہے۔

ہندوستان اور برطانیہ نے دفاعی صنعتی تعاون کا جائزہ لیا

نئی دہلی: ہندوستان اور برطانیہ نے جمعہ کو ہندوستان-برطانیہ ویژن 2035 اور 10 سالہ دفاعی صنعتی روڈ میپ کے ذریعے تحقیق اور ترقی پر زور دینے کے ساتھ جاری دفاعی صنعتی تعاون کا جائزہ لیا۔ 25 ویں ہند-برطانیہ دفاعی مشاورتی گروپ کی میٹنگ نئی دہلی میں وزیر دفاع راجیش کمار سنگھ اور برطانیہ کے مستقل انڈر سکریٹری برائے دفاع جیریمی پوکلنگٹن کے درمیان منعقد ہوئی۔ ایک بیان میں، وزارت دفاع نے کہا کہ دونوں فریقوں نے مشترکہ مشقوں، تربیت اور صلاحیت کی تعمیر کے ذریعے ہندوستان اور برطانیہ کی مسلح افواج کے درمیان دوطرفہ تبادلوں کو بڑھانے پر اتفاق کیا۔ انہوں نے ہند-بحر الکاہل میں مضبوط بحری سلامتی کے تعاون کو بھی تسلیم کیا، جس میں انڈو پیسفک اوشینز انیشیٹیو کے تحت علاقائی میری ٹائم سیکورٹی سینٹر آف ایکسیلنس کا قیام بھی شامل ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سیکرٹریز نے علاقائی امن و سلامتی کے امور پر تبادلہ خیال کیا اور باہمی سلامتی اور سٹریٹجک خود مختاری کے عزم کا اعادہ کیا۔'' دونوں فریقوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان۔ برطانیہ اسٹریٹجک پارٹنر شپ امن، استحکام، آزادی اور باہمی احترام کی مشترکہ اقدار پر مبنی ہے۔'' برطانیہ کے مستقل انڈر سکریٹری برائے دفاع کی حیثیت سے پوکلنگٹن کا ہندوستان کا یہ پہلا دورہ تھا۔

بھارت-تھائی لینڈ کے بیچ ڈیجیٹل ادائیگی بارے شراکت داری کا امکان

چاونارت تھانگ سمپنٹ نے روشنی ڈالی کہ ہندوستان اور تھائی لینڈ سیاحت میں پہلے سے ہی مضبوط شراکت دار ہیں

وارانسی: ہندوستان میں تھائی لینڈ کے سفیر چاونارت تھانکسمپنٹ نے روشنی ڈالی کہ ہندوستان اور تھائی لینڈ سیاحت میں پہلے سے ہی مضبوط شراکت دار ہیں، دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے سفر کے ساتھ، ہندوستان کے UPI اور تھائی لینڈ کے PromptPay کے درمیان زیادہ انضمام سے اقتصادی ادائیگیوں کے نظام کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ فیڈریشن آف ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ ایسوسی ایشن آف انڈیا کے 56 ویں سالانہ کنونشن کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے، تھائی ایلچی نے دونوں ممالک کے درمیان سیاحوں کی بڑھتی ہوئی نقل و حرکت پر روشنی ڈالی، جس میں تھائی لینڈ میں ہندوستانی منزل کی شادیوں اور تھائی سیاحوں کے لاکھدا جیسے مقامات کا دورہ کرنا بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے ہی سیاحت میں بہت اچھے شراکت دار ہیں۔ میں نے بہت سے تھائی لوگوں کو لداخ جاتے ہوئے دیکھا، اور ہندوستانی لوگ تھائی لینڈ میں شادی کی تقریب میں بہت زیادہ آتے ہیں کیونکہ کسی نہ کسی طرح دہلی سے بنکاک یا فوکٹ کے لیے پرواز مختصر ہوتی ہے۔ انہوں نے دونوں ممالک کے ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام کو مربوط کرنے کی صلاحیت کو بھی اجاگر کیا، کہا کہ اس طرح کے رابطے سے اقتصادی ترقی کو تیز کیا جا سکتا ہے اور لوگوں کے لیے سفر اور خریداری کو زیادہ آسان بنایا جا سکتا ہے۔ ڈیجیٹل معیشت ہماری اقتصادی ترقی کو تیز کرے گی۔ اگر آپ تھائی لینڈ میں اپنی خریداری کی ادائیگی کے لیے UPI کا استعمال کر سکتے ہیں اور ہم یہاں اپنے کسی بھی خریداری کے سامان کی ادائیگی کے لیے اپنا PromptPay استعمال کر سکتے ہیں، تو یہ بہت اچھا ہوگا، ٹھیک ہے۔ ایلچی نے کہا کہ بغیر کسی رکاوٹ کے ڈیجیٹل ادائیگی لوگوں کو زیادہ آسان طرز زندگی فراہم کر سکتی ہے جبکہ ہندوستان اور تھائی لینڈ کے درمیان اقتصادی روابط کو بھی مضبوط بنا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اور لوگ زیادہ آرام دہ یا آسان طرز زندگی گزار سکتے ہیں۔ ہندوستان اور تھائی لینڈ اپنی شراکت داری کے تمام شعبوں میں گرمجوشی اور دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ وزارت خارجہ کی طرف سے پہلے جاری کی گئی ایک ریلیز میں بتایا گیا تھا کہ دونوں ممالک کس طرح اچھی طرح سے جڑے ہوئے ہیں، 15 سے زیادہ ہندوستانی شہروں سے تھائی لینڈ کے لیے براہ راست پروازوں کے ساتھ، موسمی تغیر کے ساتھ 500 سے زیادہ ہفتہ وار پروازیں ہیں۔ تھائی لینڈ کی وزارت سیاحت اور کھیل کا حوالہ دیتے ہوئے، وزارت خارجہ امور نے مشاہدہ کیا کہ 2025 کے دوران تقریباً 2.48 ملین ہندوستانی سیاحوں نے تھائی لینڈ کا دورہ کیا (سال بہ سال تقریباً 17 فیصد کا اضافہ)، جو تھائی لینڈ میں سیاحوں کی کل آمد کا تقریباً 6 فیصد ہے اور ہندوستانی اس مدت کے دوران تھائی لینڈ کا دورہ کرنے والے سیاحوں کا تیسرا سب سے بڑا گروپ تھا۔

ہندوستان-جاپان تعلقات کے 75 سال

یاماتو ہندوستانی معاشرے میں اپنا کردار بڑھائے گی

ٹوکیو/نئی دہلی: 2027 میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ منائی جائے گی۔ جاپان کی معروف ڈیلیوری کمپنی یاماتو ٹرانسپورٹ کمپنی اپنی جدید ''اینالاگ'' کام کرنے کی مہارت کو ہندوستان کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور اے آئی پالیسی کے ساتھ جوڑ کر ہندوستانی معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یاماتو ٹرانسپورٹ کمپنی جاپان کی سب سے بڑی ڈیلیوری کمپنی ہے۔ 100 سال سے زائد تاریخ رکھنے والی یہ کمپنی بیرونِ ملک بھی اپنا کاروبار پھیلا چکی ہے۔ ہندوستان میں یاماتو نے 2008 میں کام شروع کیا تھا۔ ہریانہ کے سدھراوالی میں واقع اس کا لاجسٹکس سینٹر ہندوستان کے لیے صنعتی مصنوعات کو سنبھالنے والا سب سے بڑا مرکز ہے، جہاں سے افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ کے لیے بھی سامان روانہ کیا جاتا ہے۔ یہاں 300 سے زیادہ ہندوستانی ملازمین کام کرتے ہیں۔ یاماتو لاجسٹکس انڈیا کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈاسکے ایتو کے مطابق، سدھراوالی لاجسٹکس سینٹر 2 لاکھ 60 ہزار مربع فٹ رقبے پر قائم ہے اور اس کا بیشتر حصہ صنعتی مصنوعات سے بھرا رہتا ہے۔ تاہم مزید کاروباری مواقع حاصل کرنے کے لیے یاماتو ہندوستانی کمپنیوں تک فعال انداز میں رسائی حاصل کر رہی ہے۔ جب یاماتو کسی فیکٹری کے آلات یا پیداواری تنصیب کو منتقل کرتی ہے تو وہ صارف کو اس کی سپلائی چین کو بہتر بنانے کا منصوبہ بھی پیش کرتی ہے۔ یہ منصوبہ جاپان میں حاصل کیے گئے علم، تجربے اور مہارت کی بنیاد پر تیار کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی کمپنیوں کے ساتھ کاروباری تعاون بھی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان میں بہت سی درمیانے درجے کی ڈیلیوری کمپنیاں موجود ہیں۔ یاماتو انہیں مناسب ترسیلی منصوبہ بندی اور محفوظ پیکنگ کی مہارت فراہم کرتی ہے، جس کے نتیجے میں ایک معیاری اور پریمیم ڈیلیوری نظام تشکیل پاتا ہے۔ ہندوستانی معاشرے کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کے لیے یاماتو حکومت کی ''کاریگر تربیتی اسکیم'' میں بھی حصہ لے رہی ہے۔ تین ہفتوں کی کلاس روم تربیت کے بعد تربیت حاصل کرنے والے افراد عملی کام کی جگہ پر جا کر اپنی پیشہ ورانہ مہارت کو بہتر بناتے ہیں۔ یہ جاپان کی معروف ورک پلیس روایت ''کائیزن'' (مسلسل بہتری) کی بنیادی روح ہے۔ نمایاں کارکردگی دکھانے والے کچھ کارکنوں کو جاپان میں یاماتو کے ہیڈکوارٹر کے لاجسٹکس سینٹر کا دورہ کرنے کے لیے بھی مدعو کیا جائے گا، جہاں انہیں جدید ترین لاجسٹکس سہولیات اور نظام کا عملی تجربہ حاصل ہوگا۔ منیجنگ ڈائریکٹر ڈاسکے ایتو نے جاپانی ''اینالاگ'' آپریشنل مہارتوں اور ہندوستانی DX اور اے آئی ٹیکنالوجی کو یکجا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

ہم ہیں کامیاب-۱۶/ر: 'فریدیہ چائلڈ کیئر سنٹر اینڈ ہاسپیٹل' نے خدمت خلق کی بنیاد پر طے کیا کامیابی کا سفر

ڈاکٹر تنویر فریدی کہتے ہیں کہ ''طبی پیشہ پوری طرح سے خدمت خلق ہے۔ جسے خدمت خلق کرنا ہو، اسی کو یہ پیشہ اختیار کرنا چاہیے۔ میڈیکل پروفیشن کو بزنس تصور کرنا ہی غلط ہے۔''

ڈاکٹر تنویر فریدی روزانہ 10 بجے صبح جب اپنے ہاسپیٹل پہنچتے ہیں تو کئی مائیں اپنے بیمار بچوں کو لے کر 'فریدیہ چائلڈ کیئر سنٹر اینڈ ہاسپیٹل' میں پلکیں بچھائے ان کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں۔ اس وقت اُن ماؤں کی حالت دیکھ کر حقیقی معنوں میں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ڈاکٹرس اس دنیا میں فرشتے کی ہی ایک شکل ہیں۔ ڈاکٹرس ایک بہترین وسیلہ ہیں، جس کے ذریعہ اللہ مریضوں کو شفا بخشتا ہے۔ ڈاکٹر فریدی کو وہ ہزاروں مائیں فرشتہ ہی تصور کرتی ہیں، جن کے بچے بروقت اچھے علاج سے آج اس دنیا میں سانس لے رہے ہیں۔ ڈاکٹر تنویر فریدی علیگ نے بہار کے بکسر میں 'فریدیہ چائلڈ کیئر سنٹر اینڈ ہاسپیٹل' کی بنیاد جب 2006 میں رکھی تھی، تب یہ اس ضلع کا پہلا اسپتال تھا جہاں 'نیونیٹل انٹینسیو کیئر یونٹ' (این آئی سی یو) موجود ہو۔ بچوں کے کسی بھی اسپتال میں این آئی سی یو کی اہمیت اس لیے بہت زیادہ ہے، کیونکہ وقت سے قبل پیدا ہونے والے بچوں کو بیشتر جدید آلات پر مبنی مخصوص علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ ولادت کے وقت کم وزن والے اور سانس لینے میں تکلیف کا سامنا کرنے والے بچوں کو بھی این آئی سی یو کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 'فریدیہ چائلڈ کیئر سنٹر اینڈ ہاسپیٹل' کے قیام کے بعد بکسر اور آس پاس کے لوگوں کو بہت آسانیاں فراہم ہوئیں۔ ڈاکٹر فریدی بتاتے ہیں کہ 20 سال قبل خدمت خلق کا جذبہ لے کر ایک چھوٹا سا اسپتال کھولا تھا، جو دھیرے دھیرے وسعت اختیار کرتا گیا۔ وہ اس بات سے بے حد خوش نظر آتے ہیں کہ بچوں کا علاج کرا کر انھیں نہ صرف تسکین قلب حاصل ہو رہا ہے، بلکہ اللہ پاک نے بے پناہ عزت سے بھی نوازا ہے۔ یہ اسپتال آج انتہائی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے، لیکن کوئی بھی کامیابی یونہی حاصل نہیں ہو جاتی۔ ڈاکٹر تنویر فریدی کو بھی اس کے لیے کافی قربانیاں دینی پڑیں۔ یہاں یہ بتانا غیر ضروری نہیں ہوگا کہ ان کی شادی 2004 میں ہوئی، اور اس کے 2 سال بعد ہی انھوں نے چائلڈ کیئر سنٹر کی بنیاد ڈال کر خود کو پوری طرح اس میں جھونک دیا۔ 5 اسٹاف کے ساتھ شروع کیے گئے اس چائلڈ کیئر سنٹر میں وہ دن رات مصروف رہتے تھے، جس کی وجہ سے اہل خانہ کو وقت نہیں دے پاتے تھے۔ ڈاکٹر فریدی مسکراتے ہوئے بتاتے ہیں کہ کئی بار ان کی شریک حیات نصرت پروین نے اوقاتِ قلیل کے لیے شکایت کی، لیکن ہر مشکل وقت میں حوصلہ بھی انھوں نے ہی بڑھایا۔ وہ اپنی شریک حیات کا اس بات کے لیے انتہائی مشکور بھی نظر آئے کہ گھر کی بیشتر ذمہ داریوں کو انھوں نے سنبھالا اور بچوں کی بہترین پرورش بھی کی۔ اگر ان کا تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید روز و شب مزید مشکلات سے بھر جاتا۔ جب ڈاکٹر فریدی سے یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ انھوں نے بکسر میں ہی یہ چائلڈ کیئر سنٹر کیوں کھولا، تو وہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے اپنا بچپن یہیں گزارا ہے اور بچوں کا کوئی اچھا اسپتال نہ ہونے کی خلش وہ ہمیشہ محسوس کرتے تھے۔ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ کئی بار انھوں نے اپنے والد ڈاکٹر زبیر احمد فریدی درد کے ساتھ اس بارے میں صلاح و مشورہ کیا، اور جب 2005 میں چائلڈ کیئر سنٹر کھولنے کا پختہ ارادہ کیا تو والد محترم نے ہی ایک کٹھہ میں ایک عمارت تعمیر کرائی۔ یعنی 'فریدیہ چائلڈ کیئر سنٹر اینڈ ہاسپیٹل' کی بنیاد ڈاکٹر زبیر احمد فریدی درد کی رکھی ہوئی ہے، جو کہ خود بھی آر ایم پی ڈاکٹر تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر زبیر فریدی طبی پیشہ کے ساتھ ساتھ ادب سے بھی بے حد لگاؤ رکھتے تھے۔ ان کی غزلوں کا ایک مجموعہ 'دیارِ درد' کے نام سے منظر عام پر بھی آ چکا ہے۔ ڈاکٹر زبیر نے 2024 میں اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ دیا، لیکن ڈاکٹر تنویر فریدی کا کہنا ہے کہ اسپتال میں جب وہ بیٹھتے ہیں تو احساس ہوتا ہے جیسے والد محترم کا دست شفقت اب بھی موجود ہے۔ 'قومی آواز' سے بات چیت کے دوران ڈاکٹر تنویر فریدی طبی پیشہ کے موجودہ حالات پر انتہائی فکرمند نظر آئے۔ انھوں نے کہا کہ اس پیشہ کو کچھ لوگوں نے 'بزنس' سمجھ لیا ہے، جو افسوسناک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''طبی پیشہ پوری طرح سے خدمت خلق ہے۔ جسے خدمت خلق کرنا ہو، اسی کو یہ پیشہ اختیار کرنا چاہیے۔ میڈیکل پروفیشن کو بزنس تصور کرنا ہی غلط ہے۔'' ان کا ماننا ہے کہ جب آپ خدمت خلق کا جذبہ لے کر مریضوں کا علاج کرتے ہیں تو آپ کے اندر ایک پازیٹو انرجی پیدا ہوتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں جامع اصلاحات ناگزیر۔بھارت کا مطالبہ

نیویارک: بھارت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (UNSC) کے ڈھانچے، طریقۂ کار اور فیصلہ سازی کے عمل میں جامع اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ عالمی حالات میں ان اصلاحات کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ فوری اور اہم ہو چکی ہے۔ سلامتی کونسل کے طریقۂ کار سے متعلق سالانہ کھلی بحث میں اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مشن کی ناظم الامور سفیر یوجنا پٹیل نے کہا کہ 1945 میں سلامتی کونسل کے قیام کے بعد عالمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں آ چکی ہیں اور اقوام متحدہ کی رکنیت تقریباً چار گنا بڑھ چکی ہے۔ ان کے مطابق آٹھ دہائیاں قبل کے حالات کو ہمیشہ کے لیے سلامتی کونسل کی ساخت کا تعین نہیں کرنا چاہیے۔ بھارت نے سلامتی کونسل کی مستقل اور غیر مستقل دونوں اقسام کی نشستوں میں توسیع اور بالخصوص گلوبل ساؤتھ کی زیادہ نمائندگی کا مطالبہ کیا۔نئی دہلی نے کہا کہ اصلاحات کے لیے واضح مدت اور اہداف کے ساتھ تحریری بنیادوں پر مذاکرات آگے بڑھائے جانے چاہئیں۔ بھارت نے منتخب غیر مستقل ارکان کو تمام متعلقہ دستاویزات اور تاریخی ریکارڈ تک مساوی رسائی دینے، امن مشنز میں فوج اور پولیس فراہم کرنے والے ممالک کو زیادہ کردار دینے اور سلامتی کونسل کے فیصلوں میں شفافیت بڑھانے پر بھی زور دیا۔ دہشت گردوں کو فہرست میں شامل کرنے یا نکالنے کے طریقۂ کار پر بھارت نے کہا کہ ایسے فیصلے تنگ سیاسی مفادات کے بجائے معروضی معیار اور ٹھوس دستاویزی شواہد کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا شہری انتظامیہ پر ۵۰۰ ر کروڑ کی زمین پر جبری قبضے کا الزام

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے علی گڑھ میونسپل کارپوریشن پر اس کی ۵۰۰ ر کروڑ روپے مالیت کی ۳ر اعشاریہ ۸ ر ایکڑ زمین پر جبری قبضے کا الزام عائد کیا ہے، شہری انتظامیہ نے اس زمین پر باڑ لگا دی ہے۔

علی گڑھ میونسپل کارپوریشن نے جمعرات ۲۰ ر اگست کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی ۳ر اعشاریہ ۸ر ایکڑ سے زائد پرائمری زمین پر باڑ لگا دی، جس سے اس جائیداد کی ملکیت پر نیا تنازع کھڑا ہوگیا ہے جس کی مالیت تقریباً ۵۰۰ ر کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ میونسپل عہدیداروں نے اس جگہ پر ایک بورڈ بھی نصب کر دیا، جس کے بعد وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کی قیادت میں اے ایم یو کی ایک ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ خاتون نے میونسپل کارپوریشن کے اس اقدام کو ''غیر ضروری اور ناقابل قبول قدم'' قرار دیا اور کہا کہ یونیورسٹی اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی۔ انہوں نے کہا، ''یہ محض زمین کے اس ٹکڑے پر زبردستی قبضہ ہے جو قانونی طور پر ملک کے ایک تاریخی اعلیٰ تعلیمی مرکز سے تعلق رکھتی ہے، اور ہمارے پاس ایک صدی سے زائد عرصے پر محیط تمام قانونی دستاویزات ہیں جو ہماری ملکیت کو ثابت کرتی ہیں۔'' وائس چانسلر نے یہ بھی سوال کیا کہ میونسپل کارپوریشن نے یونیورسٹی کو کوئی نوٹس دیے بغیر یہ کارروائی کیوں کی۔ انہوں نے کہا، ''یہاں تک کہ ان معاملات میں جہاں زمین پر غیر قانونی قبضہ کیا جا رہا ہے، حکام کو کارروائی کرنے سے پہلے قابض کو نوٹس جاری کرنا چاہیے۔'' اے ایم یو کا کہنا ہے کہ زمین ۱۹۲۵ء سے یونیورسٹی کی ملکیت ہے۔ جمعرات کو جاری کردہ ایک بیان میں اے ایم یو نے کہا کہ یہ زمین ۱۳ر جون ۱۹۲۵ء کو لینڈ ایکوزیشن ایکٹ ۱۸۹۴ء کے تحت حاصل کی گئی تھی۔ اسے بعد ازاں ۱۹ر نومبر ۱۹۴۰ء کو گورنر آف یونائیٹڈ پراونسز نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے لیے مختص کر دیا۔ اے ایم یو نے کہا کہ اس کے پاس آرکائیو ریکارڈز، ریونیو دستاویزات اور دیگر قانونی شواہد موجود ہیں جو اس جائیداد پر اس کے حق کو ثابت کرتے ہیں۔ یونیورسٹی نے یہ بھی کہا کہ یہ مرکزی حکومت کے تحت ایک خود مختار تعلیمی ادارہ ہے اور اس لیے اس کی جائیدادیں مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتی ہیں۔ اے ایم یو نے الزام لگایا کہ اس کے ریونیو ریکارڈز کو ۱۹۹۲ء میں کسی مجاز اتھارٹی کے حکم یا منظوری کے بغیر ''چپکے سے ترامیم'' کا نشانہ بنایا گیا۔ یونیورسٹی نے کہا کہ اسے ۲۰۰۳ء میں مبینہ ترامیم کا علم ہوا اور اس کے بعد سے وہ ریکارڈ کی اصلاح کے لیے کوشاں ہے۔ یونیورسٹی نے کہا کہ خاص طور پر تشویشناک بات یہ ہے کہ میونسپل کارپوریشن اس زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ ملکیت کا تنازع اسی اتھارٹی کے سامنے زیر التواء ہے۔ اے ایم یو نے ۶ر جنوری ۲۰۲۲ء کی ایک مشترکہ پیمائش رپورٹ کا بھی حوالہ دیا، جو تحصیلدار، کانونگو اور لیکھپال نے ۳ر جنوری ۲۰۲۲ء کو کی گئی پیمائش کے بعد تیار کی تھی۔ یونیورسٹی کے مطابق، رپورٹ میں متنازع جائیداد کو اے ایم یو رائیڈنگ فیلڈ سے تعلق رکھنے والا درج کیا گیا تھا۔ یونیورسٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن فوری طور پر اپنی کارروائی روکے اور ملکیت کے تنازع کا قانون کے مطابق فیصلہ ہونے تک موجودہ صورتحال برقرار رکھے۔ اے ایم یو کے پراکٹر نوید خان نے مکتوب میڈیا کو بتایا کہ ملکیت کا تنازع ۲۰۲۳ء سے مقامی ایس ڈی ایم کے سامنے زیر التواء ہے اور یونیورسٹی اپنی دستاویزات جمع کرا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سینئر ضلعی عہدیداروں کے ساتھ بات چیت ہوئی ہے اور وہ پر امن حل کی امید رکھتے ہیں۔ دریں اثنا، میونسپل کارپوریشن کی کارروائی کے بعد اے ایم یو ٹیچرز ایسوسی ایشن (اے ایم یو ٹی اے) کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ اے ایم یو ٹی اے کے صدر طفیل احمد نے کہا کہ یونیورسٹی کے اسٹیک ہولڈرز اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سمیت سینئر حکام سے رجوع کریں گے۔ انہوں نے کہا، ''اگر ضرورت پڑی تو ہم اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کریں گے۔'' تاہم میونسپل کارپوریشن نے اے ایم یو کے دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ میونسپل کمشنر پریم پرکاش مینا نے کہا کہ سول باڈی کے پاس ریکارڈز ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زمین گزشتہ ۴۰ ر سال سے ان کی ملکیت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سول باڈی جلد ہی اس زمین پر اہم شہری منصوبوں کی تعمیر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دریں اثنا، ضلع انتظامیہ نے اشارہ دیا ہے کہ تنازع کا فیصلہ دونوں فریقوں کو سننے کے بعد کیا جائے گا۔ چونکہ میونسپل کارپوریشن اور اے ایم یو دونوں ملکیت کا دعویٰ کر رہے ہیں اور یہ معاملہ ضلع انتظامیہ کے سامنے زیر التواء ہے، یونیورسٹی کے رائیڈنگ فیلڈ کا تنازع اب ایک اور قانونی اور انتظامی جنگ کے لیے تیار دکھائی دیتا ہے۔ ابھی کے لیے، ضلع انتظامیہ کے مطابق، متنازع زمین پر اے ایم یو کا قبضہ برقرار رہے گا۔ علی گڑھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، اویناش کمار نے کہا کہ دونوں فریقوں کو نوٹس جاری کیے جائیں گے اور سماعت کے بعد ملکیت کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، ''اے ایم سی واقعے کے بعد اے ایم یو کے وائس چانسلر نے کچھ دعوے کیے ہیں۔ یہ دستاویزات، آرکائیو کی جانچ اور ریکارڈ کی تصدیق کا معاملہ ہے۔ کوئی بھی فیصلہ یا نتیجہ اس کے بعد نکالا جائے گا۔'' علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (AMU) اور علی گڑھ میونسپل کارپوریشن کے درمیان ۵۰۰ ر کروڑ روپے مالیت کی ۸.۳ ر ایکڑ (تقریباً ۴۶ ر بیگھہ) قیمتی زمین کی ملکیت کو لے کر ایک بڑا تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے شہری انتظامیہ پر زمین پر جبری قبضے اور باڑ لگانے کا الزام عائد کیا ہے۔ باڑ اور بورڈ لگانا: ۲۰ ر اگست ۲۰۲۶ء کو میونسپل کارپوریشن اور ضلعی انتظامیہ کی مشترکہ ٹیم نے بھمولہ مافی (نگلا پٹواری) علاقے میں واقع اس زمین کی پیمائش کی، وہاں اپنا بورڈ لگایا اور فینسنگ (باڑ) کر دی۔

بہترین بھارتی اور عالمی سینما کی نمائش کرے گا

تخلیقی فکر کے تبادلے اور بھارت کی افزوں تخلیقی معیشت کو مضبوط کرے گا: ایل مروگن

نئی دہلی: 57ویں بھارتی بین الاقوامی فلمی میلے (آئی ایف ایف آئی) کے لیے انتظامی کمیٹی کی پہلی میٹنگ کا انعقاد 21 اگست 2026 کو کرتویہ بھون-2 واقع نئی دہلی میں ہوا، جس کی صدارت وزیر مملکت برائے اطلاعات ونشریات، ڈاکٹر ایل مروگن نے کی۔ اس کا مقصد میلے کے آئندہ ایڈیشن کی تیاریوں کا جائزہ لینا اور عالمی درجے کے بین الاقوامی فلمی میلے کے طور پر اس کی پوزیشن کو مزید مضبوط کرنے کے لیے مختلف اقدامات پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔ 57واں بھارتی بین الاقوامی فلمی میلے (آئی ایف ایف آئی) کا انعقاد 20 سے 28 نومبر 2026 کو گوا میں کیا جائے گا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر ایل مروگن نے افی (آئی ایف ایف آئی) کے 57ویں ایڈیشن کے لیے اپنے وژن کا خاکہ پیش کیا، جس میں انہوں نے نوجوان طلبہ، ابھرتے ہوئے فلم سازوں اور ہندوستانی فلم انڈسٹری کے گمنام ہیروز کے لیے مزید بہترین مواقع فراہم کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ افی کو نوجوان ٹیلنٹ کے لیے ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا چاہیے جہاں وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں، نامور فلم سازوں سے سیکھ سکیں اور عالمی فلمی برادری سے جڑ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی، دنیا بھر سے بہترین فلموں اور ممتاز تخلیقی ٹیلنٹ کو بھارت لا کر اس کی بین الاقوامی رسائی کو مزید مضبوط بنایا جانا چاہیے۔ ڈاکٹر مروگن نے اس بات پر زور دیا کہ جناب اشونی ویشنو کی قیادت میں وزارت، بھارت کی تخلیقی معیشت (اورنج اکانومی) کو فروغ دینے اور ملک کی تخلیقی صنعتوں کو مضبوط بنانے کے لیے نئے اقدامات کر رہی ہے، جس سے ٹیلنٹ، جدت طرازی اور عالمی تعاون کے لیے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر مروگن نے نوجوان اور ابھرتے ہوئے ٹیلنٹ کے لیے ماسٹر کلاسز، نامور فلم سازوں کے ساتھ منظم بات چیت اور بامقصد رہنمائی کے مواقع کو وسعت دینے کی ضرورت پر مزید زور دیا۔ انہوں نے بین الاقوامی تعاون اور پیشہ ورانہ تبادلے کے راستوں کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستانی سینما کے تنوع اور طاقت کو اجاگر کرنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ افی کی ترقی اور مسلسل کامیابی میں حکومتِ گوا کے کلیدی کردار کا اعتراف کرتے ہوئے، وزیر موصوف نے گوا کے سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی شری منوہر پاریکر کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا، جن کا وژن گوا کو بین الاقوامی سینما کے لیے عالمی سطح پر ایک تسلیم شدہ مرکز بنانے میں مددگار ثابت ہوا تھا۔ انہوں نے افی کو صحیح معنوں میں ایک عالمی معیار کا ثقافتی تقریب بنانے کے لیے گوا کے معزز وزیر اعلیٰ شری پرمود ساونت کی مسلسل حمایت اور کوششوں کو بھی سراہا۔ تقریب کے دوران، وزارتِ اطلاعات ونشریات کے سکریٹری جناب چنچل کمار نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت کی بڑھتی ہوئی تخلیقی معیشت کو فروغ دینے اور ہندوستانی و بین الاقوامی تخلیقی برادریوں کے مابین تعاون کو گہرا کرنے کے لیے افی (آئی ایف ایف آئی) کو ایک اہم اور بنیادی پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے فیسٹیول میں شرکت کرنے والے فلم سازوں، سنیما کے شائقین، مندوبین اور مہمانوں کے لیے اعلیٰ معیار اور بلا تعطل (بغیر کسی رکاوٹ کے) بہترین تجربے کو یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔

مدھیہ پردیش: کانگریس کے ریاستی صدر

جیتو پٹواری نے شراب ٹینڈر کے طریقۂ کار کی تحقیقات کا مطالبہ کیا

کانگریس کی مدھیہ پردیش اکائی کے صدر جیتو پٹواری نے وزیر اعلیٰ موہن یادو کو خط لکھ کر شراب ٹینڈر کے طریقۂ کار کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے خط میں لکھا کہ 13-2012 سے 27-2026 تک شراب کے کاروبار میں کچھ چنندہ کمپنیوں کا مسلسل اثر و رسوخ بنا ہوا ہے۔ سامنے آئے دعووں کے مطابق 4 گروپ کے پاس تقریباً 70 فیصد مارکیٹ ہے اور کئی اضلاع میں سالوں سے انہی کمپنیوں کو مسلسل ٹینڈر ملتے رہے ہیں۔ اگر یہ باتیں درست ہیں تو اسے محض اتفاق نہیں مانا جا سکتا۔ اس سے ریاست کے پورے ٹینڈر نظام کی شفافیت اور غیر جانبداری پر سنگین سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے یہ بھی کہا کہ آن لائن ٹینڈر نظام نافذ ہونے کے باوجود اگر ٹینڈر کے نتائج میں پرانے پیٹرن کی تکرار ہو رہی ہے تو حکومت کو ریاستی عوام کے سامنے اس کا واضح جواب دینا چاہیے۔ 'کمپٹیشن کمیشن آف انڈیا' کی کارروائی کے بعد 2022 میں جس مبینہ پیٹرن کے ٹوٹنے کی بات سامنے آئی تھی اس کے بعد اگر پھر وہی صورتحال دکھائی دے رہی ہے تو اس کی غیر جانبدارانہ جانچ ضروری ہے۔ جیتو پٹواری نے وزیر اعلیٰ سے سوال کیا کہ حکومت شراب کے کاروبار سے ہزاروں کروڑ روپے کا ریونیو حاصل کرنے والے کاروباریوں کے مفادات کا تحفظ کر رہی ہے یا ریاست کے ریونیو اور عوام کے مفادات کا؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ حکومت کی ذمہ داری کسی کاروباری گروپ کو تحفظ فراہم کرنا نہیں بلکہ منصفانہ کمپٹیشن کو یقینی بناتے ہوئے ریاست کے ریونیو اور عوامی مفاد کا تحفظ کرنا ہے۔ مدھیہ پردیش کانگریس کے ریاستی صدر جیتو پٹواری نے مطالبہ کیا ہے کہ 13-2012 سے اب تک ریاست میں شراب کے تمام بڑے ٹینڈروں کا آزادانہ اور اعلیٰ سطحی آڈٹ کرایا جائے۔ کن کمپنیوں نے کن کن اضلاع میں کتنے سالوں تک ٹینڈر حاصل کیے، اس کی مکمل تفصیلات عام کی جائیں۔ ہر ٹینڈر میں حصہ لینے والی کمپنیوں، ان کی بولی، اہلیت اور حتمی انتخاب کے طریقۂ کار کو پبلک کیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس بات کی جانچ کرائی جائے کہ کسی کمپنی یا کمپنیوں کے گروپ نے مارکیٹ میں کمپٹیشن کو متاثر تو نہیں کیا۔ ٹینڈر کے طریقۂ کار میں ملی بھگت، کارٹیل یا کسی افسر اور کمپنی کے درمیان گٹھ جوڑ کا شبہ ہونے کی صورت میں آزادانہ جانچ کرائی جائے۔

گہرے سمندر کے آبدوز شکن جنگی جہاز 'منگرول' کی بحریہ میں شمولیت

کوچین: 'منگرول'، کوچین کی کوچین شپ یارڈ لمیٹڈ (سی ایس ایل) میں تیار کردہ تیسرا گہرے سمندر کا آبدوز شکن جنگی جہاز ہے، جسے 21 اگست 2026 کو بھارتی بحریہ میں شامل کیا گیا۔ اس جنگی جہاز میں 80 فیصد سے زیادہ ملک میں تیار کیا گیا ساز و سامان استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ساحلی پانیوں میں زیر آب نگرانی، اینٹی سب میرین وارفیئر (اے ایس ڈبلیو) آپریشنز، کم شدت کی بحری کارروائیوں (ایل آئی ایم او) اور مائن وارفیئر کی صلاحیتوں سے لیس ہے۔ واٹر جیٹ سے چلنے والے اس جہاز میں جدید ٹارپیڈو، آبدوز شکن راکٹس کے ساتھ جدید ریڈار اور سونار بھی نصب ہیں۔ 'منگرول' کا نام گجرات کے جوناگڑھ ضلع میں واقع ساحلی شہر اور چھوٹی بندرگاہ منگرول کے نام پر رکھا گیا ہے، جو سمندری ماہی گیری کی صنعت کے اہم مراکز میں شامل ہے۔ اس نام کے ذریعے سابق بھارتی بحری جہاز 'آئی این ایس منگرول' کی وراثت کو بھی آگے بڑھایا گیا ہے۔ یہ جہاز بھارتی بحریہ کا مائن سویپر تھا اور 2004 تک خدمات انجام دیتا رہا۔ 'منگرول' کی حوالگی بھارتی بحریہ کی دیسی جنگی جہاز سازی کی صلاحیتوں کے سفر میں ایک اور اہم سنگ میل ہے اور حکومت کے 'آتم نربھر بھارت' کے وژن کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ جہاز ملک کے مضبوط ہوتے مقامی دفاعی مینوفیکچرنگ نظام کی بھی علامت ہے۔

برکس ممالک کے وزراء نے قدیم بدھ ورثے کا دورہ کیا

وشاکھاپٹنم: مرکزی وزیر برائے امور نوجوانان و کھیل منسکھ مانڈویہ نے ہفتے کے روز برکس کے 11 رکن ممالک کے نوجوانوں اور کھیلوں کے وزراء اور نمائندوں کے ہمراہ وشاکھاپٹنم کے معروف بدھ مت ورثے کے مقام تھوٹلاکنڈا کا دورہ کیا۔ یہ دورہ جاری برکس یوتھ منسٹریل میٹنگ کے تحت کیا گیا۔ دورے کے دوران منسکھ مانڈویہ نے تاریخی مقام پر پودے لگائے، جبکہ برکس کے نمائندوں نے قدیم بدھ مت کمپلیکس کا دورہ کیا اور اس کی تاریخی و ثقافتی اہمیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ نمائندوں نے مہا استوپا، قدیم کنوؤں، باورچی خانے کے کمپلیکس اور مراقبے کے مراکز کا معائنہ کیا۔ ایک گائیڈ نے انہیں اس مقام کی تاریخ اور بدھ مت کی تعلیم اور مراقبے کے اہم مرکز کی حیثیت سے اس کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔ دورے کے بارے میں بات کرتے ہوئے منسکھ مانڈویہ نے کہا کہ برکس کے نمائندوں نے ہندوستان کے بدھ مت ورثے کو سراہا اور اس کی عالمی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا، ''آج تمام برکس نمائندوں نے وشاکھاپٹنم کے بدھ مت ورثے کے مقام کا دورہ کیا۔ سب نے اسے بہت پسند کیا اور اس کی بھرپور ستائش کی۔ ہندوستان کے تاریخی ورثے کے مقامات پوری دنیا کے لیے اہم ہیں اور بدھ مت کا ورثہ بھی صرف ہمارے ملک کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔'' روس کی ایک نمائندہ نے اس مقام کو ''شاندار، انتہائی خوبصورت اور تاریخی جگہ'' قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ مستقبل میں یہاں بڑی تعداد میں سیاح آئیں گے۔ انہوں نے برکس اجلاس کے بارے میں بھی کہا کہ اس کا انعقاد ''بہت اچھے انداز میں'' کیا گیا ہے اور امید ظاہر کی کہ اجلاس کے نتیجے میں برکس یوتھ کونسل کا اعلامیہ بھی منظور کیا جائے گا۔ وزارت امور نوجوانان و کھیل کی 'مائی بھارت' پہل کے مطابق، برکس یوتھ منسٹریل میٹنگ کا مقصد رکن ممالک کے نوجوانوں کے وزراء کو نوجوانوں کو بااختیار بنانے سے متعلق اقدامات کو اسٹریٹجک سمت دینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ یہ اجلاس ہندوستان کی 2026 کی برکس صدارت کے وژن ''لچک، جدت، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر'' کے تحت منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں ایک مضبوط اور جامع مستقبل کی تعمیر میں نوجوانوں کو اہم شراکت دار کے طور پر تسلیم کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ اجلاس میں برکس یوتھ سمٹ اور یوتھ کونسل سے سامنے آنے والی سفارشات کا جائزہ لیا جائے گا اور تعلیم، ہنر اور کاروبار سمیت مختلف شعبوں میں تعاون اور پالیسی سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اجلاس کے اختتام پر برکس یوتھ منسٹریل مشترکہ اعلامیہ اور برکس یوتھ کوآپریشن فریم ورک منظور کیے جانے کی توقع ہے، جو برکس ممالک کے درمیان نوجوانوں کے تعاون کے لیے طویل مدتی لائحۂ عمل فراہم کریں گے۔ ہندوستان نے 2026 میں چوتھی مرتبہ برکس کی صدارت سنبھالی ہے۔ اس سے قبل ہندوستان 2012، 2016 اور 2021 میں برکس کی صدارت کر چکا ہے۔ ہندوستان کی 2026 کی برکس صدارت کی رہنمائی ''لچک، جدت، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر'' کے موضوع سے ہو رہی ہے، جو 2025 میں ریوڈی جنیرو میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس میں وزیر اعظم نریندر مودی کے پیش کردہ عوام پر مرکوز اور انسانیت کو اولین ترجیح دینے والے نقطۂ نظر کی عکاسی کرتی ہے۔

چین پر انحصار کم کرنے کی بڑی تیاری

بھارت 1.2 ارب ڈالر کی مراعاتی اسکیم لانے کے قریب

نئی دہلی: بھارت تقریباً 1.2 ارب ڈالر کی نئی مراعاتی اسکیم کی منظوری دینے کی تیاری کر رہا ہے، جس کا مقصد ملک میں جدید تعمیراتی اور انفراسٹرکچر مشینری کی تیاری بڑھانا اور اہم آلات کے لیے چین پر انحصار کم کرنا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق اسکیم کو جلد حتمی شکل دی جا سکتی ہے۔ مجوزہ منصوبے کے تحت سات سال کے دوران مقامی کمپنیوں کو مراعات فراہم کی جائیں گی اور حکومت کو امید ہے کہ اس سے تقریباً 1.8 ارب ڈالر کی نئی سرمایہ کاری آئے گی۔ اس میں ٹنل بورنگ مشینیں، بلند عمارتوں میں استعمال ہونے والی لفٹیں اور آگ بجھانے کے جدید آلات سمیت کئی اہم مصنوعات شامل ہوں گی۔ بھارت خصوصاً ٹنل بورنگ مشینوں کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا رہا ہے اور چین ان مشینوں کا ایک اہم سپلائر رہا ہے۔ تاہم چین سے ٹنلنگ مشینری کی درآمد 23-2022 میں تقریباً 18 ملین ڈالر سے کم ہو کر 26-2025 میں صرف 800,000 ڈالر رہ گئی۔ 2024 میں چین کی جانب سے کسٹمز کلیئرنس میں تاخیر کے باعث ان مشینوں کی بھارت کو فراہمی بھی متاثر ہوئی تھی۔ نئی اسکیم سے سرکاری کمپنی بی ای ایم ایل کے علاوہ لارسن اینڈ ٹوربو اور جانسن لفٹسیی بھارتی کمپنیوں کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔ منصوبے میں مقامی پرزوں اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے ویلیو ایڈیشن کے اہداف بھی رکھے جائیں گے۔ بھارت کی تعمیراتی اور انفراسٹرکچر آلات کی مارکیٹ اس وقت تقریباً 10.5 ارب ڈالر کی ہے اور سڑکوں، میٹرو ریل، ہوائی اڈوں اور دیگر بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں پر بڑھتے اخراجات کے ساتھ اس میں مزید توسیع متوقع ہے۔ نئی اسکیم کو اہم صنعتی شعبوں میں درآمدات کم کر کے مقامی مینوفیکچرنگ اور خود انحصاری بڑھانے کی وسیع حکمت عملی کا حصہ سمجھا جا رہا ہے۔ سولر پینلز کی تیاری میں استعمال ہونے والا بنیادی خام مال پولی سیلیکون اب تک چین سے آتا تھا۔ حکومت اب پولی سیلیکون کی مقامی پیداوار بڑھانے کے لیے خصوصی پی ایل آئی (PLI) اسکیم لا رہی ہے تاکہ 10 گیگاواٹ سے زیادہ کی مقامی صلاحیت پیدا کی جا سکے۔

خواتین کی قیادت والے دیہی

کاروباری اداروں کی توسیع کے لئے حکومت پرعزم

نئی دہلی: دیہی ترقیات کی وزارت کی بااختیار (امپاورڈ) کمیٹی نے خواتین کی قیادت والے دیہی کاروباری اداروں کی توسیع اور انہیں ترقی پذیر کاروبار میں تبدیل کرنے کے لیے کئی اہم تجاویز کا جائزہ لیا۔ دیہی ترقیات کی وزارت کے مطابق، دین دیال انتیودیہ یوجنا۔قومی دیہی آجیویکا مشن کے غیر زرعی روزگار (این ایف ایل) جزو کے تحت منعقدہ اس میٹنگ کی صدارت سکریٹری دیہی ترقیات روہت کنسل نے کی۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد دیہی خواتین صنعت کاروں کو فروغ دے کر 6 کروڑ لکھ پتی دیدیاں تیار کرنے کے قومی ہدف کو تیز رفتار بنانا ہے۔ میٹنگ میں جوائنٹ سکریٹری (دیہی روزگار) امت شکلا اور سواتی شرما سمیت ریاستوں کے سینئر افسران اور تعلیمی نمائندے موجود رہے۔ کمیٹی نے چار ریاستوں میں ممتاز تعلیمی اداروں کے ساتھ شراکت داری کے تحت نئے انکیوبیٹر پروگراموں کے خاکے کو حتمی شکل دی ہے۔ ان میں آئی آئی ٹی پٹنہ (بہار)، آئی آئی ایم جموں (جموں و کشمیر)، آئی آئی ایم لکھنؤ (اتر پردیش) اور آئی آئی ٹی گاندھی نگر (گجرات) شامل ہیں۔ ان پروگراموں کے ذریعے 600 سے زائد اعلیٰ صلاحیت والے دیہی سیلف ہیلپ گروپس (ایس ایچ جیز) کے کاروباری اداروں کو کاروباری حکمت عملی، رہنمائی (مینٹرشپ)، مالیاتی منصوبہ بندی، ٹیکنالوجی اور منڈی تک رسائی میں منظم تعاون فراہم کیا جائے گا۔ نئے انکیوبیٹرز بنیادی طور پر غذائی و زرعی پروسیسنگ، ملبوسات و دستکاری، مینوفیکچرنگ، ریٹیل سروسز، سیاحت سے متعلق سرگرمیوں اور ڈیجیٹل انٹرپرائزز جیسے شعبوں پر توجہ مرکوز کریں گے۔ اسٹارٹ اپ ولیج انٹرپرینیورشپ پروگرام (ایس وی ای پی) میں مغربی بنگال اور گوا میں غیر زرعی کاروباری نظام کو مستحکم کرنے کے لیے اس پروگرام کی توسیع کو منظوری دی گئی۔ آسام، بہار، مغربی بنگال اور کرناٹک کے کامیاب ماڈل کے بعد فی الحال 13 ریاستوں میں 14 انکیوبیٹر پروگرام چل رہے ہیں، جو 2,100 سے زائد ایس ایچ جی انٹرپرائزز کو تعاون فراہم کر رہے ہیں۔ یہ اقدام دیہی خواتین کو محض گزارے کی سطح کے کام سے آگے بڑھا کر زیادہ کاروبار، مضبوط مارکیٹ روابط اور بڑے پیمانے پر روزگار پیدا کرنے والے پائیدار کاروباری اداروں کی طرف لے جانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

بھارت کو عالمی برآمدی مرکز بنانے کی تیاری

جاپان کی کوبوٹا یورپ اور امریکہ کو ٹریکٹر برآمدات بڑھائے گی

نئی دہلی: جاپان کی زرعی مشینری بنانے والی بڑی کمپنی کوبوٹا بھارت کو اپنے عالمی مینوفیکچرنگ اور برآمدی نیٹ ورک کا اہم مرکز بنانے کی حکمت عملی پر تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ کمپنی بھارت میں تیار ہونے والے کم لاگت ٹریکٹروں کی برآمدات یورپ اور امریکا سمیت بڑی عالمی منڈیوں میں بڑھانا چاہتی ہے، جہاں بھارتی پیداوار اسے قیمت کے اعتبار سے مسابقتی برتری فراہم کر سکتی ہے۔ کوبوٹا نے بھارتی کمپنی ایسکورٹ کے ساتھ شراکت داری کے بعد 2022 میں ایسکورٹ کوبوٹا کو اپنی کنسولیڈیٹڈ ذیلی کمپنی بنایا تھا۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ ایسکورٹ کے پہلے سے موجود مقامی سپلائی نیٹ ورک اور بھارت میں نسبتاً کم لاگت پر مصنوعات تیار کرنے کی صلاحیت نے اسے بھارت کو اپنی عالمی حکمت عملی کا مرکز بنانے میں مدد دی ہے۔ یورپ میں کوبوٹا پہلے ہی بھارت میں تیار کردہ چھوٹے ٹریکٹر برآمد کر رہی ہے۔ کمپنی کے مطابق بھارتی یونٹس کو خصوصاً ان کم قیمت والے شعبوں میں استعمال کیا جا رہا ہے جہاں اسے بھارت اور چین سے آنے والی نسبتاً سستی مصنوعات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ یورپی مارکیٹ میں مہنگائی اور بلند پیداواری لاگت کے باعث کم قیمت زرعی مشینری کی مانگ نے اس حکمت عملی کی اہمیت مزید بڑھا دی ہے۔ کمپنی اب امریکی مارکیٹ کے لیے بھی بھارت سے برآمدات بڑھانے کے امکانات دیکھ رہی ہے۔ ایسکورٹ کوبوٹا کی انتظامیہ کے مطابق جاپان کے مقابلے میں بھارت میں ٹریکٹر تیار کرنے کی بنیادی لاگت کم ہے، جس سے ٹیرف کے فرق کے باوجود بھارتی فیکٹریوں سے امریکا کو مصنوعات بھیجنا معاشی طور پر پرکشش ہو سکتا ہے۔ اسی حکمت عملی کے تحت بعض مصنوعات کی پیداوار بھارت منتقل کرنے کا منصوبہ پہلے ہی زیر غور ہے۔ اس توسیع کے لیے کمپنی بھارت میں اپنی پیداواری صلاحیت بھی بڑھا رہی ہے۔ ایسکورٹ کوبوٹا نے اتر پردیش کے بیڈا صنعتی علاقے میں تقریباً 2,000 کروڑ روپے کی نئی گرین فیلڈ مینوفیکچرنگ سہولت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، جو مستقبل میں ملکی طلب کے ساتھ عالمی برآمدات بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ بھارت پہلے ہی کمپنی کے عالمی نیٹ ورک میں نمایاں مقام حاصل کر چکا ہے۔ ایسکورٹ کوبوٹا کے مطابق اس کی برآمدی مقدار کا تقریباً 61 فیصد کوبوٹا کے عالمی نیٹ ورک کو جاتا ہے اور دونوں کمپنیاں بین الاقوامی منڈیوں کے لیے بھارتی برآمدی پورٹ فولیو مزید وسیع کرنے پر کام کر رہی ہیں۔ تازہ اعداد و شمار بھارت میں کمپنی کے مضبوط کاروبار کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔ جولائی 2026 میں ایسکورٹ کوبوٹا نے 8,731 ٹریکٹر فروخت کیے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 22 فیصد زیادہ ہیں۔ ان میں 8,194 ٹریکٹر بھارتی مارکیٹ میں فروخت ہوئے جبکہ 537 ٹریکٹر برآمد کیے گئے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ: سیمی فائنل میں

تریشا۔گایتری کی جوڑی کو شکست، کانسی کے تمغے پر کرنا پڑا اکتفا

نئی دہلی: چینی جوڑی نے 71 منٹ تک جاری رہنے والے مقابلے میں بھارتی جوڑی کو 18-21، 21-13، 21-8 سے شکست دے کر فائنل میں جگہ بنالی۔ تریشا اور گایتری کی شکست کے ساتھ ہی ٹورنامنٹ میں بھارت کا سفر بھی اختتام پذیر ہوگیا۔ بی ڈبلیو ایف ورلڈ چیمپئن شپ 2026 میں تریشا جولی اور گایتری گوپی چند کی جوڑی کو کانسی کے تمغے پر اکتفا کرنا پڑا۔ ویمنز ڈبلز کے سیمی فائنل مقابلے میں ہفتے

کے روز بھارتی جوڑی کو چین کی لیو شینگ شو اور تان ننگ کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ 71 منٹ تک جاری رہنے والے سیمی فائنل میں چینی جوڑی نے تریشا-گایتری کو 18-21، 21-13، 21-8 سے شکست دے کر فائنل کا ٹکٹ حاصل کرلیا۔ اس شکست کے ساتھ ہی تریشا اور گایتری کی جوڑی ویمنز ڈبلز کے فائنل میں پہنچنے والی پہلی غیر سیڈڈ جوڑی بننے کا اعزاز حاصل کرنے سے بھی محروم ہوگئی۔ تریشا اور گایتری کی شکست کے ساتھ ہی ٹورنامنٹ میں بھارت کا سفر بھی اختتام پذیر ہوگیا۔ بھارتی ٹیم کی مجموعی کارکردگی مایوس کن رہی اور ملک کے حصے میں صرف ایک کانسی کا تمغہ آیا۔ سیمی فائنل مقابلے کا آغاز تریشا اور گایتری کی جوڑی نے شاندار انداز میں کیا۔ بھارتی جوڑی نے چینی کھلاڑیوں کو مسلسل سخت مقابلہ دیا اور 7-2 کی برتری حاصل کرلی۔ تاہم، اس کے بعد لیو شینگ شو اور تان ننگ نے زبردست واپسی کرتے ہوئے مسلسل 9 پوائنٹس حاصل کیے اور وقفے تک اسکور 11-7 سے اپنے حق میں کرلیا۔ بھارتی جوڑی نے ایک بار پھر شاندار کم بیک کیا اور پہلا گیم 21-18 سے اپنے نام کرلیا۔ پہلا گیم ہارنے کے بعد چینی جوڑی دوسرے گیم کے آغاز سے ہی حاوی دکھائی دی اور ابتدائی مرحلے میں 3-0 کی برتری بنالی۔ تاہم، تریشا اور گایتری نے دوبارہ واپسی کی اور وقفے تک 9-8 کی برتری حاصل کرلی۔ مقابلہ 12-12 کی برابری پر پہنچا، لیکن اس کے بعد چینی جوڑی نے مسلسل آٹھ پوائنٹس حاصل کرتے ہوئے دوسرا گیم 21-13 سے جیت لیا۔ تیسرا گیم مکمل طور پر یکطرفہ رہا۔ چینی جوڑی نے اپنے تجربے کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے وقفے تک 11-5 کی برتری حاصل کرلی۔ اس کے بعد شینگ شو-تان ننگ کی جوڑی نے مسلسل 8 پوائنٹس حاصل کیے اور فیصلہ کن گیم 21-8 سے جیت کر چین کے لیے فائنل میں جگہ پکی کرلی۔ اس طرح تریشا جولی اور گایتری گوپی چند کی جوڑی کا شاندار سفر سیمی فائنل میں ختم ہوا اور انہیں کانسی کے تمغے سے مطمئن ہونا پڑا۔

بائی چنگ بھوٹیا کا ہندوستانی شائقین سے برازیل کے خلاف میچ کے بائیکاٹ کا مطالبہ

۹۰/منٹ کے میچ پر مبینہ طور پر ۵۰/سے ۷۰/کروڑ خرچ کرنے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہی رقم ہندوستانی فٹبال کے بنیادی ڈھانچے، کلبوں اور نوجوان کھلاڑیوں پر خرچ ہونی چاہیے۔

ہندوستان کے سابق کپتان بائی چنگ بھوٹیا نے ۳۰/اکتوبر ۲۰۲۶ء کو کولکاتا کے سالٹ لیک اسٹیڈیم میں ہونے والے ہندوستان برازیل دوستانہ میچ کے بائیکاٹ کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے ایک ۹۰/منٹ کے میچ پر مبینہ طور پر ۵۰/سے ۷۰/کروڑ خرچ کرنے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہی رقم ہندوستانی فٹبال کے بنیادی ڈھانچے، کلبوں اور نوجوان کھلاڑیوں پر خرچ ہونی چاہیے۔

ہندوستان کے سابق فٹبال کپتان بائی چنگ بھوٹیا نے ہندوستانی فٹبال شائقین سے ۳۰/اکتوبر کو برازیل کے خلاف ہونے والے دوستانہ میچ کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی ہے۔ یہ مقابلہ کولکاتا کے سالٹ لیک اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا اور برازیل کی ٹیم ۵/مرتبہ کی عالمی چیمپئن ہے۔ بھوٹیا نے کہا کہ ایک میچ پر بڑی رقم خرچ کرنے کے بجائے ہندوستانی فٹبال کے طویل مدتی مسائل حل کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ بھوٹیا نے 420 Grams کو دیے گئے انٹرویو میں کہا، ''اس برازیل میچ کا بائیکاٹ کریں۔ پھر یہ ایک بڑا پیغام ہوگا۔ اس کے بعد ہر منتظم اور ہر فیڈریشن ۲/بار سوچے گی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اگر مغربی بنگال حکومت میچ کے لیے رقم خرچ یا جمع کرنے والی ہے تو اسے ریاست کے ایسے کھلاڑیوں پر خرچ کیا جائے جو Commonwealth Games میں اگلے چند گولڈ میڈل جیت سکتے ہیں۔ میچ کے انعقاد پر تقریباً ۵۰/سے ۷۰/کروڑ خرچ ہونے کے دعوے سامنے آئے ہیں، تاہم اے آئی ایف ایف نے واضح کیا ہے کہ اس سے متعلق گردش کرنے والے غیر مصدقہ مالی اعداد و شمار کی کوئی دستاویزی بنیاد نہیں۔ فیڈریشن نے کہا کہ برازیل کے خلاف میچ کا فیصلہ مناسب ادارہ جاتی طریقۂ کار کے تحت کیا گیا اور یہ ہندوستانی فٹبال، قومی ٹیم اور لاکھوں شائقین کے لیے ایک غیر معمولی موقع ہے۔ بھوٹیا نے اخراجات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا، ''اگر ایک ۹۰/منٹ کے میچ کے لیے ۵۰/سے ۷۰/کروڑ برازیل کو دیے جاتے ہیں تو ہمیں اس کے بدلے کیا مل رہا ہے؟ شاید ۹۰/منٹ کی تفریح۔'' ان کے مطابق یہی رقم ہندوستانی فٹبال کے بنیادی ڈھانچے اور کھلاڑیوں کی ترقی پر خرچ کی جائے تو اس کا اثر کئی برس تک برقرار رہ سکتا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر مغربی بنگال کے فٹبال کلبوں کا ذکر کرتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر ریاست سے ۵۰/کروڑ یا اس سے زیادہ رقم ایک میچ پر خرچ ہوگئی تو ایسٹ بنگال اور محمڈن اسپورٹنگ جیسے کلبوں کو سرمایہ کاری اور اسپانسرشپ کے مسائل کا سامنا ہوسکتا ہے۔ بھوٹیا نے کہا کہ ہندوستانی فٹبال پہلے ہی مالی مشکلات سے گزر رہا ہے، اس لیے ایسے وقت میں ایک بڑے دوستانہ میچ پر بھاری رقم خرچ کرنا ترجیح نہیں ہونی چاہیے۔ برازیل کے خلاف میچ کو ترجیح دینے کا فیصلہ اس وقت مزید متنازع ہوا جب آل انڈیا فٹبال فیڈریشن نے FIFA ASEAN Cup سے ہندوستان کی دستبرداری کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان کو اس افتتاحی ٹورنامنٹ میں انڈونیشیا، ملائیشیا اور سنگاپور کے ساتھ گروپ میں شامل کیا گیا تھا، لیکن ۳۰/اکتوبر کے برازیل میچ اور ٹورنامنٹ کے شیڈول میں ٹکراؤ کے باعث AIFF نے برازیل کے مقابلے کو ترجیح دی۔ AIFF نے اپنے مؤقف میں کہا ہے کہ برازیل جیسی ۵/مرتبہ کی عالمی چیمپئن ٹیم کے خلاف کھیلنے سے قومی ٹیم کو حوصلہ ملے گا اور ہندوستانی فٹبال کی جانب شائقین کی توجہ بڑھے گی۔ فیڈریشن نے یہ بھی کہا کہ میچ کو یکطرفہ مالی انتظام کے طور پر پیش کرنا درست نہیں کیونکہ یہ دونوں فٹبال فیڈریشنز کے درمیان باہمی طور پر طے شدہ بین الاقوامی مقابلہ ہے۔ تازہ پیش رفت میں برازیلین فٹبال کنفیڈریشن سے قریبی ذرائع نے بھی واضح کیا ہے کہ بائیکاٹ کی اپیل کے باوجود برازیل کی ٹیم ۳۰/اکتوبر کو کولکاتا میں ہندوستان کے خلاف دوستانہ میچ کھیلنے کے اپنے منصوبے میں تبدیلی نہیں کر رہی۔

ٹیسٹ کرکٹ کو ویبھو سوریہ ونشی کی ضرورت

راہل دراوڑ نے سوریہ ونشی کے تینوں فارمیٹس میں کھیلنے کی حمایت کی

ہندوستان کے سابق کپتان راہل دراوڑ کا ماننا ہے کہ ٹیسٹ کرکٹ کو ویبھو سوریہ ونشی جیسے کھلاڑیوں کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سوریہ ونشی کو ریڈ بال کرکٹ کے لیے کافی وقت اور ایکسپوژر کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ ویبھو سوریہ ونشی اس بار دلیپ ٹرافی میں ایسٹ زون کی طرف سے کھیل رہے ہیں۔ دلیپ ٹرافی کی شروعات اتوار (23 اگست) سے ہو رہی ہے۔ ویبھو سوریہ ونشی اس دوران ٹیم کے نائب کپتان کے کردار میں بھی نظر آنے والے ہیں۔ ویبھو سوریہ ونشی کرکٹ کی نئی سنسنی بن کر ابھرے ہیں اور انہوں نے آئی پی ایل 2026 میں زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ رواں سال انگلینڈ کے خلاف ٹی-20 انٹرنیشنل میں انہیں ڈیبیو کا موقع ملا تھا۔ وہ آئندہ ماہ ہونے والے ایشین گیمز کے لیے بھی ہندوستانی ٹیم کا حصہ ہیں۔ راہل دراوڑ جب راجستھان رائلز کے ہیڈ کوچ تھے تو راجستھان فرنچائز نے ویبھو سوریہ ونشی کو آئی پی ایل نیلامی میں خریدا تھا۔ اب دراوڑ نے ویبھو سوریہ ونشی کو ٹیسٹ کرکٹ کے لیے تیار بتا دیا ہے۔ راہل دراوڑ نے یورپیین ٹی-20 پریمیئر لیگ (ای ٹی پی ایل) کے افتتاح کے لیے ڈبلن میں منعقدہ ایک تقریب میں کہا کہ ''یہ بہت اچھی بات ہے کہ ویبھو کو ہندوستان میں آئی پی ایل کے ذریعہ کچھ محدود اوورس کے فارمیٹس میں کرکٹ کھیلنے کا تجربہ مل رہا ہے، لیکن انہیں ہندوستانی گھریلو سسٹم میں واپس جا کر ریڈ بال کرکٹ کھیلنے اور اپنے ٹیسٹ کیریئر کو آگے بڑھانے کا بھی وقت مل رہا ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''اس نوجوان بلے باز کو محدود اوورس اور ٹیسٹ کرکٹ کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم سب ٹیسٹ کرکٹ کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں اور آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمیں ویبھو جیسے کھلاڑیوں کی ضرورت ہے تاکہ وہ تمام فارمیٹس میں کھیل سکیں۔'' ہندوستانی ٹیم کے سابق ہیڈ کوچ راہل دراوڑ مزید کہتے ہیں ''اچھی بات یہ ہے کہ ویبھو سوریہ ونشی کو کچھ وقت لگے گا، اسے کچھ تجربے کی ضرورت ہوگی اور اسے بہت سارا ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کا موقع ملے گا۔ اس نے شاید محدود اوورس کے فارمیٹس میں جتنی کرکٹ کھیلی ہے، اتنی ٹیسٹ کرکٹ نہیں کھیلی۔ وہ صرف 15 سال کا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کو اسے کچھ وقت دینا ہوگا اور اس کے ساتھ صبر سے کام لینا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ وہ شروع سے ہی بہت کامیاب رہا ہے، لیکن اسے بھی اپنے اچھے اور برے دور سے گزرنا ہوگا اور مجھے لگتا ہے کہ لوگوں کو اس کے ساتھ صبر سے کام لینا ہوگا۔'' دراوڑ کا ماننا ہے کہ ٹی-20 کے مواقع کے پیچھے بھاگنے کے بجائے ڈومیسٹک ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے سے بطور بلے باز ویبھو کی ترقی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم سب کو یاد رکھنا چاہیے کہ ویبھو کی عمر صرف 15 سال ہے اور انہیں ابھی ایک طویل سفر طے کرنا ہے۔ مجھے امید ہے کہ سوریہ ونشی ایک دن اعلیٰ سطح کی ریڈ بال کرکٹ میں قدم رکھ سکیں گے اور ہندوستان کے لیے تمام فارمیٹس میں کھیلنے والے کھلاڑی بن سکیں گے۔ یہ عالمی کرکٹ کے لیے حوصلہ افزا ہوگا۔'' واضح رہے کہ سوریہ ونشی نے اب تک صرف 8 فرسٹ کلاس میچ کھیلے ہیں۔ ان کی اوسط 17.25 ہے۔ دلیپ ٹرافی میں سوریہ ونشی کو کم از کم 2 مسلسل فرسٹ کلاس میچ کھیلنے کا موقع مل سکتا ہے۔

نیکسس چیمپئن شپ میں شاندار 'ایس' کے بعد شبھنکر نے بنایا کٹ

انہوں نے ایون پار کے دوسرے راؤنڈ میں چھٹے ہول پر شاندار ہول اِن ون کر کے دن کا سب سے بہترین شاٹ کھیلا

شبھنکر شرما نے نیکسس چیمپئن شپ میں ویک اینڈ راؤنڈ میں جگہ بنا کر مسلسل چار ٹورنامنٹس میں کٹ سے محروم رہنے کا سلسلہ ختم کر دیا۔ انہوں نے ایون پار کے دوسرے راؤنڈ میں چھٹے ہول پر شاندار ہول ان ون کر کے دن کا سب سے بہترین شاٹ کھیلا۔ شرما نے جمعرات کو 73 کے اسکور کے ساتھ ٹورنامنٹ کا آغاز کیا تھا۔ اس کے بعد دوسرے راؤنڈ میں 72 کا اسکور کیا اور 36 ہول مکمل ہونے کے بعد ون اوور 145 کے مجموعی اسکور پر پہنچ گئے۔ وہ ٹی-22 پوزیشن پر رہے اور ٹرمپ انٹرنیشنل گالف لنکس میں ویک اینڈ راؤنڈ کے لیے کوالیفائی کر لیا۔ دوسرے ہندوستانی گالفر یوراج سندھو 75 اور 79 کے اسکور کے ساتھ کٹ حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ پہلے ٹی سے دوسرے راؤنڈ کا آغاز کرنے والے شرما نے پانچویں ہول پر شاٹ گنوانے سے قبل برڈی کے ساتھ شروعات کی۔ اس کے بعد پار-3 چھٹے ہول پر انہوں نے راؤنڈ کا سب سے یادگار مظاہرہ کیا اور شاندار ہول ان ون حاصل کیا۔ اس کے بعد ہندوستانی کھلاڑی نے 12 ویں اور 13 ویں ہول پر برڈی بنائی، لیکن نویں، 11 ویں، 15 ویں اور 16 ویں ہول پر بوگی کی وجہ سے ان کی رفتار متاثر ہوئی۔ آخرکار انہوں نے لیول پار 72 کا کارڈ مکمل کیا۔ یہ ہول ان ون شرما کے لیے خاص طور پر اہم رہا، کیونکہ ڈی پی ورلڈ ٹور پر ان کا حالیہ دور مشکل رہا ہے۔ ویک اینڈ راؤنڈ میں جگہ ملنے سے دو مرتبہ ڈی پی ورلڈ ٹور جیتنے والے اس ہندوستانی کھلاڑی کو رفتار حاصل کرنے اور آخری 36 ہولز میں لیڈر بورڈ پر اوپر جانے کا موقع مل گیا ہے۔ ٹورنامنٹ میں انگلینڈ کے میتھیو ساؤتھ گیٹ نے ویک اینڈ راؤنڈ میں ایک شاٹ کی برتری حاصل کر لی۔ مسلسل دوسرے راؤنڈ میں 70 کا اسکور کرنے کے بعد وہ مجموعی طور پر چار انڈر پر پہنچ گئے۔ ساؤتھ گیٹ نے دن کا آغاز لیڈر سے تین شاٹس پیچھے رہ کر کیا تھا۔ انہوں نے ایبرڈین شائر کے مشکل اور تیز ہواؤں والے حالات میں نظم و ضبط کے ساتھ کھیل پیش کیا۔ انہوں نے 17 ویں ہول پر برڈی بنائی، جبکہ چھٹے ہول پر دن کا واحد شاٹ گنوایا۔ ساتویں ہول پر چپ اِن ایگل نے فیصلہ کن کردار ادا کیا اور انہیں براہ راست سرفہرست پہنچا دیا۔ گزشتہ ہفتے ڈنمارک میں رنر اَپ رہنے والے میتھیو جارڈن نے تھری انڈر 69 کا کارڈ بنایا اور جنوبی افریقہ کے شان نوریس کے ساتھ تھری انڈر پر مشترکہ دوسرے مقام پر رہے۔ نوریس نے بھی 69 کا اسکور کیا۔ اسکاٹ لینڈ کے اسکاٹ جیمیسن اور اوور نائٹ لیڈر مارکس کنہلٹ بھی دوسرے مقام پر موجود ہیں۔

جھانوی کپور کے نام سے فحش مواد پر دہلی ہائی کورٹ کا بڑا حکم

ایسے صفحات پر فنکار کی تصاویر، ویڈیوز، فلموں سے متعلق معلومات، تعریف یا تنقید جیسا مواد موجود ہو سکتا

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے فین پیجز کے حوالے سے بھی اہم تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ کسی اداکار یا مشہور شخصیت کے نام سے فین پیج چلانا بذات خود غیر قانونی نہیں ہوسکتا۔ ایسے صفحات پر فنکار کی تصاویر، ویڈیوز، فلموں سے متعلق معلومات، تعریف یا تنقید جیسا مواد موجود ہوسکتا ہے۔ عدالت نے سوال اٹھایا کہ صرف کسی مشہور شخصیت کے نام یا تصویر کا استعمال کرنے کی بنیاد پر تمام فین کلب یا فین پیجز کو کیسے بند کرنے کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے بالی ووڈ اداکارہ جھانوی کپور کے نام، شناخت اور تصاویر کے مبینہ غلط استعمال سے متعلق دائر درخواست پر اہم حکم جاری کیا ہے۔ عدالت نے انٹرنیٹ پر جھانوی کپور سے منسلک ایسے فحش اور پورنوگرافک مواد کو ہٹانے کی ہدایت دی ہے جو واضح طور پر قابل اعتراض پایا گیا۔ عدالت نے اس معاملے میں 552 یو آر ایل کو ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ عدالت نے اداکارہ کے نام یا شناخت سے منسلک تمام فین پیجز اور یو آر ایل کو اجتماعی طور پر حذف کرنے کی درخواست مسترد کردی۔ جھانوی کپور نے اپنی درخواست میں انٹرنیٹ پر ان کی شناخت اور تصاویر کے مبینہ غلط استعمال کے خلاف کارروائی کی اپیل کی تھی۔ معاملے میں تقریباً 6,884 یو آر ایل عدالت کے سامنے پیش کیے گئے تھے۔ درخواست گزار کی جانب سے ان تمام یو آر ایل کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا تھا، قابل ذکر بات یہ ہے کہ عدالت نے واضح کیا کہ ہر قسم کے آن لائن مواد کو ایک ہی زمرے میں رکھ کر اسے حذف کرنے کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ جسٹس انوپ جے رام بھمبھانی نے ابتدائی جانچ کے بعد 552 یو آر ایل کے حوالے سے کارروائی کی ہدایت دی۔ عدالت کے مطابق ان یو آر ایل پر ایسا مواد موجود تھا، جو بادی النظر میں انتہائی فحش یا پورنوگرافک دکھائی دیتا ہے۔ اسی بنیاد پر عدالت نے متعلقہ مواد کو ہٹانے کا حکم دیا۔ درخواست میں مبینہ طور جھانوی کپور کی تصاویر اور شناخت کے غلط استعمال کے کئی معاملات کا ذکر کیا گیا تھا۔ ان میں فحش مواد کے علاوہ مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ تصاویر، ڈیپ فیک مواد، کسی دوسرے شخص کے نام سے چلائے جانے والے اکاؤنٹس اور جھانوی کپور بن کر پیش کیے جانے والے اکاؤنٹس بھی شامل تھے۔ عدالت نے واضح کیا کہ ایسے صاف طور پر قابل اعتراض مواد کو عام فین پیجز یا دیگر مواد سے الگ کرکے دیکھا جانا ضروری ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے فین پیجز کے حوالے سے بھی اہم تبصرہ کیا۔

اداکارہ پونم ڈھلوں اسپتال میں داخل، اداکارہ نے خود دی صحت کے متعلق اپڈیٹ

پونم ڈھلوں کے اسپتال میں داخل ہونے کی خبر ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب (سی آئی این ٹی اے اے) میں قیادت کو لے کر تنازعہ جاری ہے

پونم ڈھلوں کے اسپتال میں داخل ہونے کی خبر ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سینی اینڈ ٹی وی آرٹسٹس ایسوسی ایشن (سی آئی این ٹی اے اے) میں قیادت کو لے کر تنازعہ جاری ہے۔ بالی ووڈ کی معروف اداکارہ اور سینی اینڈ ٹی وی آرٹسٹس ایسوسی ایشن (سی آئی این ٹی اے اے) کی صدر پونم ڈھلوں ان دنوں ادارے میں جاری تنازعات کی وجہ سے سرخیوں میں ہیں۔ اسی دوران پونم ڈھلوں سے متعلق ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ انہیں ڈینگو ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے انہیں ممبئی کے لیلاوتی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ معروف فلمی صحافی وکی لالوانی نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں پونم ڈھلوں کی صحت سے متعلق تازہ معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے صبح پونم ڈھلوں سے میسج کے ذریعہ ان کی طبیعت کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ اداکارہ نے وکی کو اپنی صحت کے بارے میں بتایا کہ اب وہ پہلے سے بہتر ہیں اور صحت یاب ہو رہی ہیں۔ فی الحال وہ اسپتال میں ہیں اور ڈاکٹر ان کا علاج کر رہے ہیں۔ پونم ڈھلوں کے اسپتال میں داخل ہونے کی خبر سامنے آنے کے بعد سے ہی ان کے مداح اور چاہنے والے سوشل میڈیا پر ان کی جلد صحت یابی کی دعا کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ پونم ڈھلوں کے اسپتال میں داخل ہونے کی خبر ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سینی اینڈ ٹی وی آرٹسٹس ایسوسی ایشن (سی آئی این ٹی اے اے) میں قیادت کو لے کر تنازعہ جاری ہے۔ سی آئی این ٹی اے اے میں ہوئے انتخابات کے دوران 11 اراکین کو ان کے عہدے سونپے گئے تھے، لیکن اب 8 افراد نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ عہدے چھوڑنے والوں کی فہرست میں اداکار مکیش رشی، ہیمنت پانڈے، ساحل چڈھا، ہیتل پرمار، پُنیت اِسر، ونڈو دارا سنگھ، دیپک پراشر اور وکاش ورما شامل ہیں۔ ان 8 اراکین نے ایک خط لکھا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ ایسوسی ایشن کا کام کاج 'سی آئی این ٹی اے اے' کی صدر پونم ڈھلوں، سینئر نائب صدر پدمنی کولہاپورے اور ایگزیکٹو کمیٹی کے کچھ دیگر اراکین کے گرد محدود ہوکر رہ گیا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے صدر پونم ڈھلوں پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے بغیر کسی مشورے کے کئی بڑے فیصلے کیے۔ انہوں نے اپنی ذاتی ای میل آئی ڈی سے آفیشل میسج بھیجے۔ ان فیصلوں کے دوران انہوں نے ادارے کے اراکین سے بات چیت نہیں کی۔ معروف فلمی صحافی وکی لالوانی نے پونم ڈھلوں سے میسج کے ذریعے رابطہ کیا، جس پر اداکارہ نے جواب دیتے ہوئے تصدیق کی کہ وہ اب تیزی سے صحت یاب ہو رہی ہیں اور پہلے سے بہتر محسوس کر رہی ہیں۔ فی الحال وہ ڈاکٹروں کی نگرانی میں اسپتال میں ہی زیر علاج ہیں۔

اسپرٹ: دیپکا پاڈوکون نے وانگا برادرس پر صنفی تعصب کا الزام لگانے والی پوسٹ لائیک کی

سندیپ ریڈی وانگا کے بھائی اور فلم کے پروڈیوسر پرنے ریڈی وانگا کی جانب سے دیپکا کے فلم چھوڑنے کی وجوہات سے متعلق نئے دعووں کے بعد اداکارہ نے براہِ راست کوئی بیان جاری نہیں کیا

فلم ''اسپرٹ'' سے دیپکا پڈوکون کے الگ ہونے کا تنازع ایک بار پھر شدت اختیار کرگیا ہے۔ سندیپ ریڈی وانگا کے بھائی اور فلم کے پروڈیوسر پرنے ریڈی وانگا کی جانب سے دیپکا کے فلم چھوڑنے کی وجوہات سے متعلق نئے دعووں کے بعد اداکارہ نے براہِ راست کوئی بیان جاری نہیں کیا، تاہم انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک ایسی پوسٹ لائیک کی ہے جس میں مردانہ انا، صنفی تعصب اور خواتین کے ساتھ فلمی صنعت میں مبینہ دوہرے رویے کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ دیپکا کے اس اقدام کو سوشل میڈیا صارفین وانگا برادرس کے دعووں پر ان کا بالواسطہ ردعمل قرار دے رہے ہیں، تاہم اداکارہ نے ان الزامات کی باضابطہ تردید یا تصدیق نہیں کی ہے۔ فلم ''اسپرٹ'' سے متعلق دیپکا پڈوکون اور ہدایتکار سندیپ ریڈی وانگا کا پرانا تنازع ایک بار پھر شدت اختیار کرگیا ہے۔ پروڈیوسر اور سندیپ ریڈی وانگا کے بھائی پرنے ریڈی وانگا کی جانب سے دیپکا کے فلم سے الگ ہونے کی وجوہات کے بارے میں نئے دعووں کے بعد اداکارہ نے براہِ راست کوئی بیان دینے کے بجائے ایک ایسی وائرل سوشل میڈیا پوسٹ کو لائیک کیا ہے جس میں وانگا برادرس پر ''مردانہ انا'' اور ''عورتوں کے خلاف تعصب'' کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ دپیکا کی جانب سے پوسٹ کو لائیک کیے جانے کو ان کے مؤقف کی بالواسطہ تائید کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، تاہم اداکارہ نے خود ان الزامات کے جواب میں کوئی تفصیلی وضاحت نہیں دی۔ دپیکا پڈوکون کے فلم ''اسپرٹ'' سے الگ ہونے کا معاملہ ایک سال سے زیادہ عرصے سے زیر بحث ہے۔ فلم میں اداکار پربھاس مرکزی کردار میں ہیں اور اس کی ہدایتکاری سندیپ ریڈی وانگا کر رہے ہیں۔ دپیکا کے فلم سے الگ ہونے کے بعد ابتدا میں رپورٹس میں کہا گیا تھا کہ ان کے کام کے اوقات اور معاوضے سے متعلق شرائط پر اختلافات پیدا ہوئے تھے۔ اب پرنے ریڈی وانگا نے ایک حالیہ انٹرویو میں دعویٰ کیا ہے کہ معاملہ صرف اضافی معاوضے یا روزانہ آٹھ گھنٹے کام کرنے کی شرط تک محدود نہیں تھا۔ ان کے مطابق دپیکا نے فلم کے منافع میں ۱۰/فیصد حصہ مانگا تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ فلم کی کہانی اور دیگر خفیہ معلومات سے متعلق تفصیلات باہر پہنچنے کا معاملہ بھی اختلافات کی ایک وجہ بنا۔ یہ تمام دعوے پرنے ریڈی وانگا کی جانب سے کیے گئے ہیں اور دپیکا یا ان کی ٹیم کی جانب سے ان کی تصدیق نہیں کی گئی۔ ان نئے دعووں کے بعد سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ تیزی سے وائرل ہوئی جس میں دپیکا کو ان کی مبینہ شرائط پر تنقید کا نشانہ بنانے کے بجائے فلمی صنعت میں مرد اور خواتین فنکاروں کے ساتھ مختلف رویے پر سوال اٹھایا گیا۔ پوسٹ میں بنیادی طور پر یہ نکتہ اٹھایا گیا کہ جب کوئی بڑا مرد اداکار اپنے معاوضے، کام کے اوقات یا منافع میں حصے سے متعلق شرائط رکھتا ہے تو اسے اکثر پیشہ ورانہ مذاکرات کا حصہ سمجھا جاتا ہے، لیکن جب کوئی خاتون سپر اسٹار اسی نوعیت کی شرائط پیش کرتی ہے تو اسے ''مشکل''، ''بدتمیز'' یا ''انا پرست'' قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پوسٹ میں اسی رویے کو صنفی تعصب اور مردانہ انا سے جوڑا گیا۔ دپیکا کی جانب سے اس پوسٹ کو لائک کیے جانے کے بعد مداحوں اور سوشل میڈیا صارفین نے اسے وانگا برادرس کے دعووں پر ان کا بالواسطہ ردعمل قرار دینا شروع کردیا۔ تاہم یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ کسی پوسٹ کو لائک کرنا باضابطہ بیان یا الزام کی تصدیق کے مترادف نہیں ہے۔ اب تک دپیکا پڈوکون نے پرنے ریڈی وانگا کے حالیہ دعووں پر کوئی تفصیلی عوامی بیان جاری نہیں کیا۔ ان کی جانب سے پوسٹ کو لائک کیے جانے کو ہی موجودہ تنازع میں ان کا نمایاں ترین ردعمل سمجھا جارہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فلم سے ان کے الگ ہونے کی اصل وجوہات کے بارے میں گزشتہ برس بھی مختلف قیاس آرائیاں سامنے آتی رہی تھیں، تاہم دپیکا کی جانب سے حالیہ دعووں کی مکمل تردید یا تصدیق نہیں کی گئی۔ دپیکا کے فلم سے الگ ہونے کے بعد ترپتی ڈمری کو مرکزی خاتون کردار کے لیے شامل کیا گیا۔ فلم میں پربھاس مرکزی کردار ادا کررہے ہیں جبکہ سندیپ ریڈی وانگا ہدایتکار ہیں۔ فلم ''اسپرٹ'' ایک بڑے بجٹ کی پین انڈیا فلم کے طور پر پہلے ہی خاصی توجہ حاصل کرچکی ہے، اور اس فلم سے دپیکا کے الگ ہونے کے بعد پیدا ہونے والا تنازع اس کی تشہیر اور کاسٹنگ سے متعلق بحث کو مزید نمایاں کررہا ہے۔ فی الحال تنازع کے دونوں پہلوؤں میں اہم فرق یہ ہے کہ پرنے ریڈی وانگا نے دپیکا کے خلاف متعدد دعوے کیے ہیں، جبکہ دپیکا نے ان کا براہِ راست جواب دینے کے بجائے ایک ایسی پوسٹ کو لائک کیا ہے جو ان دعووں اور مبینہ صنفی تعصب پر سوال اٹھاتی ہے۔ اس لیے ان کے لائک کو ان کے ردعمل کے طور پر تو دیکھا جاسکتا ہے، لیکن اسے ان کی جانب سے تمام الزامات کی باضابطہ تردید قرار دینا درست نہیں ہوگا۔ دیپکا پڈوکون نے فلم اسپرٹ کے تنازع پر ڈائریکٹر سندیپ ریڈی وانگا اور ان کے بھائی پرنائے وانگا پر تنقید کرنے والی سوشل میڈیا پوسٹ لائیک کی ہے۔ اس وائرل پوسٹ میں وانگا برادرز کے بیانات کو صنفی تعصب اور ''میل ایگو کرائسس'' (مردانہ انا کا مسئلہ) قرار دیا گیا تھا۔ اداکارہ نے براہ راست کوئی بیان جاری نہیں کیا، لیکن ان کے اس خاموش ردعمل نے انٹرنیٹ پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔